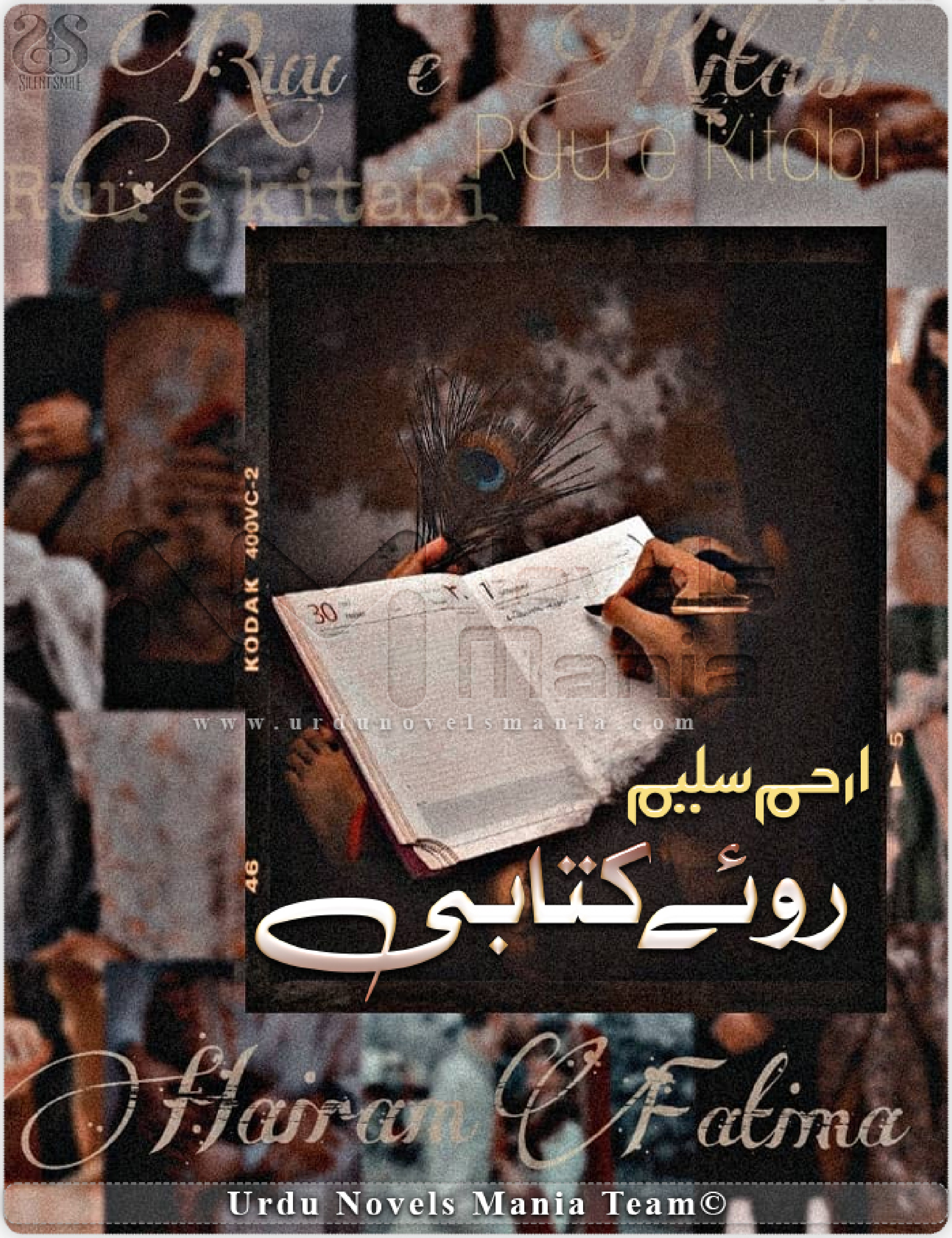

www.urdunovelsmania.com

ناول : روئے کتابی

رائٹر : ارحم سلیم

السلام علیکم۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اگر آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو www.urdunovelsmania.com آن لائن ویب سائیٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔۔ اگر آپ ہماری ویب سائیٹ پر اپنا ناول ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یہ شاعری پوسٹ کروانا چاہتے تو بھی ایک میل کریں

novelsmania.2020@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Fb.com/NovelsMania.Officiall

0323-0707017

روئے کتابی

ارحم سلیم

مہینہ تھا جولائی کا.....اور وقت کی گھڑی دوپہر کے دو بجا رہی تھی۔

لاہور کی مین روڈ پر گاڑیوں کی قطاریں لگی تھیں۔ہارن کی آوازیں اور گاڑیوں کا دھواں...... آلودگی ہی آلودگی تھی۔چلچلاتی ہوئی دھوپ میں بائیک سواروں کی پیشانیاں پسینے سے تر تھیں البتہ بند گاڑیوں میں بیٹھے لوگ کچھ بہتر حالت میں تھے۔

انہیں گاڑیوں کی لمبی قطار میں ایک سیاہ فارٹنر پوری شان سے کھڑی تھی۔دھوپ کی تپش میں اس کی سطح چمک رہی تھی۔وہ گاڑی اپنی قدر و قیمت کی وجہ سے سب گاڑیوں میں نمایاں ہو رہی تھی۔گاڑی کی ونڈو سکرین سے سامنے کی سیٹ پر بیٹھے نفوس صاف نظر آرہے تھے۔شیشے میں سے دھوپ چھلک کر ان کے وجود پر گر رہی تھی۔

"یا اللہ مجھے صبر دے" گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی لڑکی ہولے سے بڑبڑائی پر اس کی بڑبڑاہٹ اتنی بلند تھی کہ پاس بیٹھا شخص باآسانی سن سکتا تھا۔

"کب پہنچوں گی میں گھر....ایک تو سارا دن یونی میں پروفیسرز کے ساتھ سر کھپا کر برا حال ہو جاتا ہے اور واپسی پر یہ لاہور کی ٹریفک ہی سبحان اللہ" وہ اس صورتحال سے سخت بے

زار نظر آرہی تھی۔ کوفت ذدہ سی نظر کبھی باہر ڈالتی اور کبھی اپنے بغل میں لاپرواسے بیٹھے حیرم پر۔

"کب نکلیں گے ہم اس ٹریفک سے" فاطمہ حیرم کی جانب رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اس ٹریفک میں پھنسے تھے اور ہر پانچ منٹ بعد گاڑی چیونٹی کی طرح حرکت میں آکر بس تھوڑا سا فاصلہ طے کرتی تھی۔

"فاطمہ خاموش ہوکر بیٹھو" حیرم نے اس پر ایک نظر ڈال کر سنجیدگی سے کہا۔ اس کے کشادہ ماتھے پر غصے سے شکنیں واضح تھیں، یقیناً وہ بھی اس ٹریفک سے تنگ آچکا تھا۔

"میں تھک گئی ہوں حیرم بھائی مجھے گھر جانا ہے" بےزاری سے کہہ کر فاطمہ ٹانگیں لمبی کر کے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر آرام دہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"سیدھی ہوکر بیٹھو" حیرم ایک دم سے کرخت لہجے میں بولا۔ فاطمی فوراً سے تیر کی طرح سیدھی ہوگئی۔ حیرم کا سخت لہجہ اسے یونہی پل میں ڈرا دیتا تھا۔

"اور اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے میں آگے ہی بہت پریشان ہوں میرے غصے میں مزید اضافے کی وجہ مت بنو"

فاطمہ منہ بسور کر سامنے دیکھنے لگی۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹکائے وہ جمائیاں روک رہی تھی۔ وہ سخت بوریت کا شکار ہورہی تھی۔ حیرم کے ہوتے ہوئے وہ فون بھی

استعمال نہیں کر سکتی تھی۔ حیرم کو سخت چڑ تھی اس کے ہر وقت فون پر لگے رہنے سے۔ یونہی بیٹھے بیٹھے اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا اور آنکھیں موند گئی۔

ہوا کا ایک ٹھنڈا جھونکا اس کے چہرے سے آکر ٹکرایا تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو کچھ فاصلے پر ہی اسے اپنا گھر نظر آگیا۔ وہ گھر پہنچ گئے تھے۔ فاطمہ نے دل میں ہی شکر ادا کیا اور بغل میں بیٹھے حیرم کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات ہنوز سنجیدہ تھا......بس ماتھے کی شکنیں غائب تھیں۔

گھر کے گیٹ کے پاس آکر حیرم نے ہارن دیا تو گارڈ نے فوراً سے گیٹ کھول دیا۔

"نیچے اترو" حیرم کی آواز فاطمہ کے کانوں میں پڑی تو وہ اس کی جانب مڑی

"کیوں گاڑی اندر نہیں جائے گی؟"

"فاطمہ گاڑی سے اترو مجھے واپس ہاسپٹل جانا ہے" حیرم نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کے ہر انداز سے عجلت ظاہر ہورہی تھی۔

"آپ اندر نہیں آئیں گے؟" اس نے معصومیت سے پوچھا۔ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ حیرم کو تنگ کرنے میں موڈ میں ہے۔ اور جب جب وہ اسے تنگ کرتی تھی آخر میں خوب ڈانٹ کھا کر خود کو کوستی تھی۔ حیرم نے ایک برہم نظر اس پر ڈالی۔

www.urdunovelsmania.com

"فاطمہ میں نے ابھی تم سے کیا کہا کہ مجھے ہاسپٹل جانا ہے مطلب کہ میں جلدی میں ہوں۔ اب میرا دماغ نہیں کھاؤ اور نیچے اترو پہلے ہی تمہاری وجہ سے میں لیٹ ہو گیا ہوں "غصے سے کہہ کر حیرم اسکی جانب جھکا اور گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔ مطلب صاف تھا کہ اب یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

فاطمہ کا چہرہ اس قدر بے عزتی پر غصے سے لال ہو گیا۔ وہ چھلانگ لگا کر گاڑی سے اتری اور ٹھاہ کی آواز سے زوردار انداز میں دروازہ بند کرتی پیر پٹختی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"بیگ لے کر جاؤ اپنا "حیرم فوراً سے اپنی طرف کا شیشہ نیچے کر کے چلایا لیکن فاطمہ یہ جا وہ جا۔

ناگواری سے بڑبڑاتے حیرم نے اگنیشن میں چابی گھمائی اور گاڑی سٹارٹ کر کے اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فاطمہ غصے سے بپھری گھر کے لاونج میں داخل ہوئی۔ اسکے جارحانہ تاثرات دیکھ کر لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ کر میگزین پڑھتی اقصیٰ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ اس کے انداز و اطوار بتا

رہے تھے کہ لاؤنج کی تباہی کا وقت آگیا ہے اور فاطمہ کی اگلی حرکت نے اسکے سوچ کو حقیقت کا روپ دے دیا تھا۔

فاطمہ نے آگے بڑھ کر صوفے پر رکھے تمام کشن دور اچھال دیے۔ایک ایک کر کے تمام کشن صوفوں کی بجائے زمین پر بچھے کارپیٹ کی زینت بن گئے۔

"بس کردو فاطمہ "اقصیٰ نے اسے پرسکون کرنا چاہا لیکن وہ تو آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی تمہارے بھائی کو مسئلہ کیا ہے میرے ساتھ۔میں کہتی ہوں مجھے یونی سے لینے آئیں اپنی مرضی سے لینے آتے ہیں اور پھر حکم بھی ایسے چلاتے ہیں جیسے میں ان کی زرخرید غلام ہوں"

"تو فاطمہ تم بھی ان کے سامنے اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھا کرو تمہیں پتا تو ہے بھائی کی نیچر کا"

"اقصیٰ میرے سامنے اپنے بھائی کی حمایت مت کیا کرو اور یہ کشنز اٹھاؤ سارے اس سے پہلے کہ امی آکر میرا سر پھاڑ دیں"

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"میں نہیں اٹھا رہی پھیلانے سے پہلے سوچنا تھا" اقصیٰ صاف انکار کرتے میگزین کے پیج پلٹنے لگی۔ فاطمہ نے گھور کر اسے دیکھا اور مجبوراً ایک ایک کرکے سارے کشن واپس صوفے پر سیٹ رکھ دیے۔

"میں روم میں جا رہی ہوں میرا کھانا بھجوا دو" شہزادیوں کی طرح اقصیٰ کو آرڈر دے کر وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔ اس کے جاتے ہی اقصیٰ نے غصے سے میگزین صوفے پر پٹخا اور بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی تاکہ فاطمہ کے لیے لنچ بھجوا سکے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

کمرے میں آکر وہ فوراً سے فریش ہوئی، کپڑے چینج کرکے ڈھیلا سا ٹراؤزر شرٹ پہنا، بالوں کا جوڑا بنا کر وہ کھانے کی ٹرے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی جو کچھ دیر پہلے ہی اقصیٰ وہاں رکھ کر گئی تھی۔ ایک ہاتھ میں چمچ سے بریانی کھاتے اس کا دوسرا ہاتھ مسلسل فون کی سکرین پر حرکت کر رہا تھا۔ ایک دم سے فون پر کال آنے لگی تو اس نے ہینڈز فری لگاتے کال ریسیو کی۔

ہاتھ میں پلیٹ پکڑ کر وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ کھانے سے بھرا منہ مسلسل حرکت کر رہا تھا جب مقابل کی بات سنتے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات بڑھتے جا رہے تھے۔

"جیا باز آجاؤ تم اپنی حرکتوں سے" فاطمہ کے لہجے میں غصے کی جھلک صاف ظاہر تھی۔

"یار فاطمہ کچھ نہیں ہوتا تم ایویں ڈرتی رہتی ہو"

"میں ڈرتی نہیں کسی سے پر پھر بھی احتیاط ضروری ہوتی ہے"

"اچھا یار زیادہ لیکچر مت دو" جیا کی بے زار آواز سن کر فاطمہ کچھ نرم پڑی۔

"تم میری دوست ہو جیا مجھے فکر ہے تمہاری"

"میں کون سا خودکشی کرنے جا رہی ہوں.......اچھا یہ سب چھوڑو بتاؤ پارٹی کی کیا پلیننگ ہے؟" جیا فوراً سے موضوع تبدیل کر گئی۔ فلحال وہ فاطمہ سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"امی کو کہا تو تھا بنوا دیں گی کوئی نہ کوئی ڈریس۔ میرا موڈ نہیں ہو رہا مارکیٹ جانے کا"

"لو میں نے تو سوچا تھا ہم ایک جیسے کپڑے پہنے گیں اور شاپنگ بھی ساتھ کریں گے"

"نہیں ایک جیسے کپڑے نہیں کرنے"

"کیوں"

www.urdunovelsmania.com

"بس مجھے نہیں پسند ہم ایک جیسا کلر پہن لیں گے یا میرے پاس ایک اور آئیڈیا ہے"

"کیا" جیا پرجوشی سے بولی

"ہم ریڈ اینڈ بلیک تقسیم کریں گے۔ جس کا ڈریس ریڈ ہوگا اس کی باقی سب چیزیں بلیک ہوگیں اور جس کا ڈریس بلیک ہوگا اس کی باقی سب چیزیں ریڈ.... سم تھنگ یونیک اینڈ سم تھنگ ڈفرنٹ" فاطمہ نے ایک ہی سانس میں سارا پلان اس کے گوش گزار کیا۔ فاطمہ کی زندگی اس چھوٹے سے مقولے کے گرد گھومتی تھی اسے اپنی ہر چیز ہر لحاظ سے پرفیکٹ اور دوسروں سے الگ چاہیے ہوتی تھی۔

"آئیڈیا تو بہت اچھا ہے...... ہم یہی کریں گے"

"تم جب فری ہو بتا دینا شاپنگ کا پلان بنا لیں گے"

اب وہ بھی پارٹی کے لیے ایکسائٹڈ ہوگئی تھی ورنہ عموماً یہ سب اس کے موڈ پر مبنی ہوتا تھا اگر اس کا موڈ اچھا ہوتا تو وہ ہر فنکشن بھرپور طریقے سے انجوائے کرتی تھی اور اگر یہی موڈ خراب ہوتا تو وہ بڑے سے بڑے فنکشن پر بھی منہ پھلا کر بیٹھی ہوتی تھی۔ اور اس وقت حیرم کے ساتھ ہونے والی لڑائی کی وجہ سے اس کا موڈ سخت خراب تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"اچھا اب کال بند کرو مجھے سخت نیند آرہی ہے" بریانی کا آخری نوالہ لیتے اس نے جمائی روکتے کہا۔ پہلے یونیورسٹی کی تھکاوٹ اور پھر واپسی کی ٹریفک.....اسے سخت نیند آرہی تھی۔

ٹرے کو اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا، فون کو چارج پر لگا کر اے سی کا ٹمپریچر فل کرتی وہ کمفرٹر اوڑھ کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ اب یقیناً وہ دو سے تین گھنٹے کی نیند لینے والی تھی۔

ہاسپٹل کی راہداری میں گہما گہمی سی تھی۔ سرکاری ہاسپٹل کے حالات کا براہ راست منظر سامنے تھا۔ ڈاکٹر زکی ذراسی توجہ کے لیے یہاں وہاں بھاگتے لوگ، کرسیوں پر لیٹے، زمین پر بیٹھے غریب مریض۔ ہاسپٹل کی مخصوص دوائیوں کی بدبو نے پسینے کی بو کے ساتھ مل کر اس ماحول میں سانس لینا دوبھر کر دیا تھا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ایسے میں وہ لوگوں کے ہجوم کو چیرتا راہداری میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر کچھ لوگ اٹھ کر اس کی جانب بھاگے تھے لیکن اس کے ساتھ آتے وارڈ بوائے نے انہیں فوراً سے پیچھے کر دیا۔

بلیک جینز اور گرے رنگ کی ڈریس شرٹ پر اوور آل پہنے ڈاکٹر حیرم بہروز لغاری اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ کمرے میں آ کر اس نے چہرے سے ماسک اتارا اور واشروم کی طرف بڑھا۔ اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کر کے وہ کمرے میں آ کر میز پر بیٹھا۔ اے سی چلنے کی وجہ سے کمرے کا ماحول باہر کے ماحول کی نسبت بہت بہتر تھا۔ گلاس میں جگ سے پانی انڈیل کر چند گھونٹ پینے کے بعد اس نے میز کے نیچے دائیں جانب لگا بٹن دبایا۔ اس کے کمرے کے باہر لگی گھنٹی بجی....وارڈ بوائے نے گھنٹی کا مطلب سمجھتے پہلے مریض کو اندر جانے کا اشارہ دیا۔

فاطمہ کو گھر ڈراپ کرنے کے بعد وہ فوراً ہاسپٹل آیا تھا۔ وہ ایک سرجن ڈاکٹر تھا اور آج اسے تین سرجریز کرنی تھیں۔ آخری سرجری کر کے کھانا کھانے کے بعد وہ اب مریضوں کو چیک کرنے آیا تھا۔ ہفتے کے تین دن ایسے ہوتا تھا جب وہ سب سے زیادہ مصروف ہوتا تھا جمعرات، جمعہ اور ہفتہ۔ یہ وہ دن تھے جب وہ سرکاری ہاسپٹل میں ڈیوٹی کرتا تھا اور اسی دن اسے سرجریز بھی کرنی ہوتی تھیں۔ صبح آٹھ بجے آ کر مریض چیک کرتا، تقریباً

بارہ بجے فارغ ہو کر وہ دو گھنٹے کی بریک لیتا، دو بجے کے بعد وہ صرف سرجریز کرتا تھا اور پھر آدھے گھنٹے کے بریک کے بعد دوبارہ سے مریض چیک کرتا جس سے فارغ ہوتے اسے رات کے گیارہ بھی بج جاتے تھے۔ اتوار کو اس کی چھٹی ہوتی تھی اور بقایا کے تین دن وہ اپنے پرائیویٹ کلینک پر چند گھنٹوں کی ڈیوٹی کرتا تھا۔ سرجریز وہ وہاں بھی کرتا تھا لیکن روٹین اتنی سخت نہیں ہوتی تھی جتنی یہاں پر تھی۔

مریض چیک کرتے کرتے اسے رات کے دس بج گئے تھے۔ سر مسلسل جھکا کر رکھنے کی وجہ سے اب اسکی گردن میں بھی درد شروع ہو گیا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اسنے گردن کو ہلکا سا دبایا اور آنکھیں موند کر سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر پرسکون ہو کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر وہ ایسے ہی بیٹھا رہا پھر ٹیبل سے اپنا فون اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر کمرے سے نکل آیا۔ وہ جلد سے جلد گھر جانا چاہتا تھا، اسے نیند کی سخت ضرورت تھی۔

گھر پہنچتے اسے آدھا گھنٹا لگ گیا تھا۔ گاڑی گیراج میں کھڑی کر کے وہ اندر کی طرف آیا۔ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہی اندر سے سے آتی آوازوں نے اسکی ساری تھکن پل میں دور کر دی۔ اپنے گھر میں آکر ایک عجیب سا سکون اور اطمینان جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

"السلام علیکم" حیرم کے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ایک پل کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"وا علیکم السلام آج اتنی دیر کر دی" فرزانہ بیگم جو صوفے پر اقصیٰ کے ساتھ بیٹھی تھیں اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"جی امی آپ کو تو پتا ہے آج کا دن کافی مصروف گزرتا ہے" ہاتھ میں پکڑا اوورآل اس نے صوفے پر رکھا اور خود بھی گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔

"اچھا تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لاتی ہوں"

"ابھی لا دیں امی بہت بھوک لگی ہے اور تھوڑی گپ شپ بھی ہو جائے گی سب کے ساتھ" حیرم نے آنکھیں مسلتے کہا تو فرزانہ بیگم سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

فاطمہ، اقصیٰ ایک طرف صوفے پر بیٹھیں لیپ ٹاپ کھولے کپڑوں کے ڈیزائنز دیکھ رہی تھیں اور زور و شور سے ان پر تبصرے کرنے میں مصروف تھیں۔ کچھ دیر پہلے فرزانہ بیگم بھی ان کا بھرپور ساتھ دے رہی تھیں۔ حیرم نے آنکھیں بند کر کے سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔ لاونج میں ہلکی ہلکی سرگوشیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں جو یقیناً فاطمہ اور اقصیٰ کی تھیں۔

کچھ دیر بعد فرازنہ بیگم ٹرے میں کھانا لے کر لاؤنج میں داخل ہوئی۔ حیرم کے آگے کھانے کی ٹرے رکھ کر وہ پھر سے فاطمہ اور اقصیٰ کے پاس جا کر بیٹھ گئیں۔ حیرم کھانا کھانے لگا۔ اچانک سے فرزانہ بیگم کچھ یاد آنے پر بولیں

"حیرم تم نے وہ تصویریں چیک کی تھیں؟"

"کون سی تصویریں" چاولوں کا چمچا منہ کی طرف لے جاتا اس کا ہاتھ ایک پل کے لیے رکا تھا۔

فرزانہ بیگم نے قدرے خفگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"حیرم بیٹا رشتے کے لیے لڑکیوں کی تصویریں میں نے تمہارے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھیں۔مجھے پورا یقین ہے تم نے نہیں دیکھی ہو گیں"

"امی...."حیرم نے جھنجھلاتے ہوئے چاولوں کی پلیٹ ایک طرف رکھی

"آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے میری شادی۔ میری کون سی عمر نکلی جا رہی ہے"

"بیٹا جی مجھے کوئی شوق نہیں اپنے اولاد کی شادیاں دیر سے کرنے کا۔اب تم فنانشلی سٹیبل ہو ماشاءاللہ اچھا کماتے ہو، شادی کرنے کے لیے بالکل پرفیکٹ ہو اور ویسے بھی اب اس گھر کو ایک عدد بہو کی ضرورت ہے میں تنگ آگئی ہوں پورا گھر سنبھال سنبھال کر"

"تو سیدھی طرح بولیں نا ایک کام والی چاہیے"

"حیرم "اس کے الفاظ کے چناؤ پر بہروز لغاری، حیرم کے والد نے سختی سے اسے ٹوکا جو پاس ہی صوفے پر بیٹھے تھے۔ فاطمہ اور اقصیٰ لیپ ٹاپ بند کر کے اب دلچسپی سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھیں۔ حیرم کی شادی کا ٹاپک ان کا پسندیدہ ٹاپک تھا۔

www.urdunovelsmania.com

"سوری بابا پر آپ امی کو سمجھا دیں میں ابھی نہیں کرنا چاہتا شادی اور رہی بات گھر کے کاموں کی تو یہ دونوں کس مرض کی دوا ہیں۔ ان سے کام کروایا کریں سارا دن شہزادیوں کی طرح پلنگ توڑتی رہتی ہیں" حیرم کی بات سن کر اقصیٰ نے اسے زبردست گھوری سے نوازا جبکہ فاطمہ نے خفگی سے پہلو بدلا۔

ایک تو نا جانے اس بندے کو ان کے آرام سے کیا مسئلہ تھا۔ خود تو مشین کی طرح کام کرتا رہتا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کی طرح اردگرد کی دنیا سے بے نیاز ہو کر بس کام کرتی رہیں........فاطمہ بس غصے سے سوچ کر رہ گئی۔

"مطلب تم شادی نہیں کرنا چاہتے"

"امی میں نے یہ کب کہا کہ نہیں کرنا چاہتا بس یہ کہہ رہا ہوں فلحال نہیں کرنا چاہتا"

"یہ بھی بتا دوں کہ کتنا عرصہ چاہیے صاحب زادے کو خود کو شادی کے لیے تیار کرنے کے لیے"

"دو تین سال تک تو سوچیے گا بھی مت" آرام سے کہہ کر اس نے چاولوں کی پلیٹ اٹھا لی۔ فرزانہ بیگم نے غصے سے اس کی جانب دیکھا

www.urdunovelsmania.com

"کرو جو مرضی ماں کی بات کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے" حیرم نے بے چارگی سے باپ کی جانب دیکھا۔ وہ لاکھ قابل اور مشہور ڈاکٹر سہی پر ماں کی ایموشنل بلیک میلنگ سے کیسے نبٹنا ہے، یہ وہ کسی طریقے سے بھی جان نہیں پایا تھا۔

بہروز صاحب نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پرسکون رہنے کا کہا۔ مطلب صاف تھا کہ وہ اپنی بیگم کو سنبھال لیں گے۔

فرزانہ بیگم ابھی بھی غصے سے کچھ بڑبڑا رہی تھیں پر حیرم نظرانداز کرتا کھانے کی طرف متوجہ ہوگیا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

آج اتوار تھا۔ حیرم کی چھٹی تھی اسی لیے فاطمہ نے اقصیٰ اور جیا کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا پروگرام بنا لیا۔ ناشتہ کرنے کے بعد جیا کو اسکے گھر سے پک کر کے حیرم انہیں مال ڈراپ کر گیا تھا۔

وہ تینوں اس وقت مختلف دکانوں کے چکر لگاتی کپڑے پسند کرنے میں لگی تھیں۔

"یہ کیسا ہے؟" فاطمہ نے ایک خوبصورت سا بلیک فراک اپنے ساتھ لگاتے کہا۔

"بہت پیارا ہے فاطمہ یہ ڈن کرو" اقصیٰ کے کہنے پر فاطمہ نے وہ ڈریس دکاندار کو پکڑا دیا اور اسے پیک کرنے کے لیے کہا۔

"جیا چھوڑ دو اس فون کی جان" جیا کو کافی دیر سے فون پر لگا دیکھ کر فاطمہ غصے سے بولی۔ اس نے ابھی کچھ بھی پسند نہیں کیا تھا اور فاطمہ کی شاپنگ پوری ہونے والی تھی۔

"آ گئی یار" جیا نے جلدی سے فون بند کر کے بیگ میں ڈالا اور فاطمہ کی طرف آ گئی۔ آدھے گھنٹے تک اپنی شاپنگ پوری کر کے وہ تینوں ریسٹورنٹ میں بیٹھی اب کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔

فاطمہ اور اقصیٰ مسلسل باتوں میں مصروف تھیں پر جیا کافی خاموش تھی جسے فاطمہ نے باخوبی محسوس کیا تھا۔

"کیا ہوا اتنی چپ کیوں ہو؟" آخر کار فاطمہ نے اسکی خاموشی سے تنگ آکر پوچھ ہی ڈالا۔ جیا کافی خوش مزاج قسم کی لڑکی تھی یوں خاموش بیٹھنا اسکی طبیعت کا خاصہ نہیں تھا۔

"کچھ نہیں بس سر درد کر رہا ہے"

"کچھ کھاؤ تو سہی پھر گھر چلتے ہیں" فاطمہ کا اشارہ اسکی خالی پلیٹ کی جانب تھا۔

"نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا تم دونوں ختم کرو جلدی اور اقصیٰ حیرم بھائی کو کال کر دو۔ کھانا ختم کرنے تک وہ آجائیں گے" دائیں ہاتھ سے اپنا سر دباتے جیا بے زاری سے بولی۔

فاطمہ نے قدرے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔ جیا کا رویہ اسے تھوڑا عجیب لگا تھا لیکن پھر اسکی طبیعت خرابی سمجھ کر خاموش ہو گئی۔

اقصیٰ فون نکال کو حیرم کال کرنے لگی۔ جلدی جلدی سے انہوں نے کھانا ختم کیا اور حیرم کے کال کرنے پر اٹھ کر ریسٹورنٹ سے نکل گئیں۔

"جلدی بیٹھو مجھے کسی کام سے جانا ہے" ان تینوں کو آتا دیکھ کر حیرم نے مصروف سے انداز میں کہا۔

اقصیٰ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ فاطمہ اور جیا بیک سیٹ پر تھیں۔

"اس آدمی کا بس چلے تو رات کو بھی اٹھ کر کام پر چلا جائے" فاطمہ کی بڑبڑاہٹ ساتھ بیٹھی جیا کے کانوں تک پہنچی تو اس نے کہنی اسکے پہلو میں ماری۔

"ڈاکٹرہیں وہ ہاسپٹل میں کوئی ایمرجنسی بھی ہوسکتی ہے"

فاطمہ نے کوئی جواب نہ دیااورناک منہ بسورکرباہردیکھنے لگی۔

"اچھاذرابات سنومیری"جیاکھسکتےہوئے فاطمہ کے ذراقریب ہوئی اوراس کے کان میں بولی۔

فاطمہ نے گردن موڑکرحیرت سے اسے دیکھا۔ایسے رازونیازکے ساتھ باتیں توانہوں نے کبھی یونیورسٹی میں بھی نہیں کی تھیں

"رات کودس بجے میں کال کروں گی۔سومت جانا بہت ضروری بات کرنی ہے مجھے"

فاطمہ جیاسے بات کی تفصیل پوچھنا چاہتی تھی لیکن پھراسکے تاثرات دیکھ کرخاموش ہوگئی۔اس کے چہرے کے نقوش اورلہجے میں ایسا کچھ توضرورتھا جوفاطمہ کوکھٹکا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ستاروں کا تھال چاند کو مرکز بنائے آسمان پر الٹا پڑا تھا۔ ایسے میں فاطمہ کانوں میں ہینڈز فری لگائے ہاتھ میں فون پکڑے ننگے پاؤں لان میں چکر لگا رہی تھی۔ سارے دن کی گرمی کے بعد اس وقت ہوا کافی ٹھنڈی اور خوشگوار تھی۔

قدم قدم نرم گھاس پر چلتی وہ مکمل طور پر کانوں میں گونجتی آواز میں ڈوبی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی اور چہرے پر اداسی کے تاثرات اتنے گہرے تھے کہ گاڑی پارک کر کے لاؤنج کی طرف جاتے حیرم نے باخوبی نوٹ کیے تھے۔ اس نے بس اک پل رک کر اسے دیکھا تھا اور پھر نفی میں سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ فاطمہ کیا کر رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔

فاطمہ دس سال کی تھی جب اس کی ماں کی ڈیتھ ہوگئی تھی۔ اور فاطمہ کو اس وقت لان میں چکر لگاتا دیکھ کر ہی حیرم سمجھ گیا تھا کہ فاطمہ اس وقت اپنی ماں کی ویڈیوز دیکھ رہی ہوگی۔ فاطمہ کی بچپن کی ویڈیوز جس میں اسکی ماں اسے کھانا کھلا رہی ہوتی، اس کی کھلکھلاہٹیں اور ماں کی ڈانٹ، جب ماں بیمار تھی تو فاطمہ کے لیے خاص طور پر ریکارڈ کیے جانے والے پیغامات..... ناجانے کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر وہ سب ویڈیوز اس نے اپنے فون میں محفوظ

کرلی تھی۔ اوراب اکثر فارغ اوقات میں وہ ان ویڈیوز کو دیکھتی ہوئی پائی جاتی تھی۔ ماں کی آوازاسے سکون دیتی تھی بڑی بڑی سے بڑی پریشانی میں بھی وہ مطمئن ہوجاتی تھی۔ ان ویڈیوز کے زریعے وہ اپنی ماں کی خوشبو محسوس کرتی تھی۔

ماضی کی یادوں میں کھوئی وہ گہری رات کا حصہ لگ رہی تھی۔

اس نے ٹراؤزر پر ڈھیلی سی شرٹ پہنی تھی، دوپٹہ مفلر کے اسٹائل میں گردن کے گرد لپٹا تھا۔ بھورے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا تھا جو تقریباً کھلنے کے قریب تھا۔ ہلکی گندمی رنگت، بادامی سیاہ آنکھیں، گھنی پلکیں اور چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ۔ اس کے چہرے پر بلا کی کشش تھی کہ جس کی نظر ایک باراس پر پڑتی وہ اسے مڑکر ضرور دیکھتا تھا۔ اس کے چہرے کا ہر تاثر ہی جان لیوا تھا۔ جب مسکراتی تو بائیں گال میں پڑتا گڑھا ساری توجہ کھینچ لیتا اورجب اداس ہوتی تو اس کی سیاہ آنکھیں توجہ ہٹا دیتی۔ وہ کسی شاعر کی غزل جیسی تھی۔ اداس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آتی اور اکثر مسکراتے ہوئے چہروں کو رونے پر مجبور کر دیتی۔

جب زمین پر نرمی سے سج سج کر چلتی تو اطراف میں پھیلے قدرت کے نظارے اس حسن کی دیوی کی نظر اتارتے تھے۔ پلکیں اٹھا کر جب وہ چاند کی چاندنی سے آنکھوں کو خیرہ کرتی تو وہ شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا۔ پھولوں کی کلیاں اس کے دودھیا ہاتھوں میں

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آتے ہی کھلکھلا اٹھتیں۔ سورج کی روشنی اس کے گلابی گالوں کو چمکا کر اپنے ہونے پر ناز کرتی تھی۔

جوڑے سی نکلی چند آوارہ لٹیں ہوا کے دوش پر اڑتی اٹھکیلیاں کر رہی تھیں جنہیں وہ بار بار اپنی مخروطی انگلیوں سے چہرے سے ہٹاتی۔ آنکھوں میں ٹھہرے آنسو اب پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر لڑھک گئے تھے۔

یونہی قدم قدم چلتے اسے اپنے قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے گردن موڑ کر دائیں جانب دیکھا تو آسودگی سے مسکرا دی۔

شہروز لغاری نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے سینے سے لگا لیا۔ ان کے گلے لگتے ہی فاطمہ کو ڈھارس ملی۔

"بس اب رونا نہیں چلو اندر چلیں" انہوں نے دھیرے سے اسے خود سے لگ کیا اور اپنے بازوؤں کے حصار میں لیکر اندر کی طرف بڑھ گئے۔ شہروز لغاری فاطمہ کے والد تھے۔

اندر کچن کے پاس بنے ڈائنگ روم کی طرف بڑھو تو ڈائنگ ٹیبل پر اقصیٰ فرزانہ بیگم کے ساتھ کھانا لگا رہی تھی۔ سربراہی کرسی پر بہروز صاحب بیٹھے تھے۔ ان کی بائیں جانب حیرم

بیٹھا تھا اور وہ دھیمی آواز میں آپس میں کوئی گفتگو کر رہے تھے۔ شہروز صاحب بھی ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے اور فاطمہ اقصیٰ کی مدد کرنے لگی۔

ڈنر لگنے پر وہ سب ہلکی گپ شپ کے ساتھ کھانا کھانے لگے۔

"فصیح آرہا ہے کل" پلیٹ پر جھکے حیرم کی آواز نے سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑا دی۔

"اچھا کتنے بجے آئے گا؟" فرزانہ بیگم کی آواز میں خوشی کا عنصر واضح تھا۔ فصیح فاطمہ کا چھوٹا بھائی تھا اور ان کی ماں کی وفات کی بعد فرزانہ بیگم نے انہیں اپنی اولاد کی طرح پالا تھا اور فصیح تو ویسے بھی گھر بھر کا لاڈلا تھا۔

"شام کو پانچ بجے کی فلائیٹ ہے"

"ہائے اللہ میرا بھائی اتنے دنوں بعد گھر آرہا ہے" اقصیٰ نے چہکتے ہوئے کہا۔

"فرزانہ کل خاص تیاری ہونی چاہیے پورے چھ ماہ بعد میرا بیٹا گھر آرہا ہے"

"ہاں بہروز آپ فکر ہی نہیں کریں"

"چلیں اب فصیح کے استقبال میں شاندار دعوت کا انتظام کیا جائے گا"

"تو اور کیا نہیں ہونا چاہیئے؟" اقصیٰ کمر پر ہاتھ رکھتے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی

"کھانے کو کیوں پڑ رہی ہو۔ میرا ابھی بھائی ہے میں ویسے ہی ایک بات کی ہے" فاطمہ نے ناراضگی سے کہا تو اقصیٰ مطمئن ہو کر بیٹھ گئی۔ فاطمہ ناراض ہوجائے خیر تھی، وہ منا لے گی۔ پر اپنے بھائیوں کے خلاف وہ ایک لفظ نہیں سنتی تھی اور اسکی اور فاطمہ کی اکثر لڑائیاں حیرم اور فصیح کی وجہ سے ہی ہوتی تھیں۔ فاطمہ آئے دن ان دونوں سے لڑتی رہتی تھی اور اقصیٰ ہمیشہ اپنے بھائیوں کا ساتھ دیتی تھی۔ اور فاطمہ کو اس سے یہی گلہ رہتا تھا کہ اس نے آج تک اسکا ساتھ نہیں دیا۔

"میں کل ہاسپٹل سے ہی ائیر پورٹ چلا جاؤں گا اسے لینے" نیپکن سے ہاتھ پونچھتے حیرم نے کہا اور ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے گھر کی سب خواتین کی پلاننگ شروع ہوچکی تھیں۔ وہی پلاننگ جس پر ہر گھر میں اکثر بحث چھڑ جاتی ہے..... کل کیا بنے گا؟

www.urdunovelsmania.com

رات کے دس بج رہے تھے۔ فاطمہ اپنے بیڈ سے ٹیک لگائے فون پر کال ملا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ہی کال ریسیو کرلی گئی۔

"ہاں بولو جیا کیا بات کرنی ہے؟"

"یار وہ" جیا کے لہجے میں ہچکچاہٹ تھی

"پہلے تم وعدہ کرو کہ تم ناراض نہیں ہوگی"

فاطمہ نے ایک گہری سانس لی، نا جانے کیا کہنے والی تھی وہ جو اس طرح تمہید باندھ رہی تھی۔ وہ ایک اچھی سامع تھی۔ وہ نہ صرف دوسروں کے دل کا بوجھ ہلکا کرتی تھی بلکہ انہیں اچھے مشورے بھی دیتی تھی۔ اس سے بات کرکے ہی دل کافی اچھا محسوس کرنے لگتا تھا۔ وہ زندگی سے محبت کرتی تھی اور چاہتی تھی باقی دنیا بھی ایسا کرے۔

"تم بولو جو بولنا ہے میں نہیں ہوتی ناراض"

"فاطمہ وہ فاران" جیا کے لہجے میں ہچکچاہٹ تھی۔

"کیا فاران؟" فاطمہ الجھن سے بولی۔

"وہ مجھے فاران سے کچھ پوچھنا تھا"

www.urdunovelsmania.com

"کیا پوچھنا تھا؟ "اس کی بات پر فاطمہ کے ماتھے پر بل پڑے۔ اس نے واضح طور پر محسوس کیا تھا جیسے جیا کچھ کہتے کہتے بات بدل گئی ہے۔ وہ بات کو گھما رہی تھی یا شاید وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ کہاں سے شروع کرے۔

"تم پوچھ دو گی؟"

"جیا کیا بات کر رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کھل کر بولو" فاطمہ کے بولنے پر دوسری طرف ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ جیا کے ٹوٹے پھوٹے جملے فاطمہ کے سر پر سے گزر رہے تھے۔

"جیا آر یو اوکے؟"

"نو آئی ایم ناٹ اوکے "جیا کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"جیا تم رو رہی ہو "فاطمہ جو پرسکون سے انداز میں بستر پر بیٹھی تھی فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"فاطمہ میں بہت بڑی مشکل میں پھنس گئی ہوں"

"کیسی مشکل"

"فاطمہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ میں فاران کو سٹالک کرتی تھی۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آئی کہ کب، کیسے وہ... وہ مجھے اچھا لگنا شروع

www.urdunovelsmania.com

ہوگیا۔ میرا دل چاہتا ہے میں ہر وقت اسے دیکھتی رہوں اسے دیکھے بغیر میرا دن نہیں گزرتا فاطمہ "جیا روتے ہوئے فاطمہ کے سامنے اقرار کر رہی تھی اور فاطمہ خاموشی سے سب سن رہی تھی۔

"میں نے خود کو بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا فاطمہ۔ میں اسکی ایڈیکٹ ہوتی جارہی ہوں۔ انسانوں کا نشہ بہت جان لیوا ہوتا ہے فاطمہ اور میں اسکی عادی ہو چکی ہوں"

"جیا" فاطمہ کے لب آہستگی سے ملے۔ اس کے لہجے میں ہمدردی تھی۔ دوسری طرف جیا کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

"میں کیا کروں فاطمہ میں کیا کروں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا"

موبائل کے دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔ ایک رو رہی تھی تو دوسری سکتے کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے۔

پھر اس نے فوراً سے خود کو سنبھالا اور الرٹ ہو کر بیٹھ گئی۔ اسے جیا کو گائیڈ کرنا تھا، کسی غلط راستے پر چلنے سے بچانا تھا۔ اسے پہلے خود کو سنبھالنا تھا تاکہ اسے سہارا دے سکے۔

"جیا میری بات سنو فاران جانتا ہے کچھ اس بارے میں"

"نہیں اسے کچھ بھی معلوم نہیں۔ وہ تو مجھے جانتا تک نہیں"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

جیا کی بات سن کر فاطمہ نے بے اختیار سکھ کا سانس لیا۔ دل کو تسلی ہوگئی تھی کہ جو کچھ بھی تھا ایک طرفہ تھا۔

"میں کیا کروں فاطمہ؟" فاطمہ کی خاموشی محسوس کر کے کہ جیا بولی۔ اب اس کے لہجے میں آنسوؤں کی آمیزش کم اور پریشانی زیادہ تھی۔

"میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا جیا، پر تم باز نہیں آئی۔ محبت کا آغاز ہی آنکھوں کی بے پردگی سے ہوتا ہے۔ قدرت نے انسان میں یہ خواہش رکھی ہے لیکن اس کو لگام بھی لگا دی ہے۔ یہ لگام نگاہ سے شروع ہوتی ہے، کیونکہ فساد کی ابتداء بھی نگاہ سے ہوتی ہے۔ ایک نگاہ، ایک تبسم، پھر باہمی گفتگو، پھر بے تکلفی اور پھر۔۔۔۔۔۔" فاطمہ ایک دم سانس لینے کو رکی۔

"جس دن آپ نے اپنی آنکھوں کو بے پردہ کر دیا دل کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب ایک بار دل کا دروازہ کھل جائے تو اسے بند کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم اپنی آنکھوں پر ہی پردہ ڈال لیں؟"

"کہنا آسان ہے فاطمہ کرنا بہت مشکل ہے۔ تم نہیں سمجھ سکتی تم نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی نا.... محبت تو بے اختیاری جذبہ ایک بار حملہ آور ہو جائے تو روح کے اندر تک اتر جاتا ہے"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اونہہ.....ایسا کچھ بھی نہیں۔ کوئی بھی چیز انسان کی اختیار سے باہر نہیں ہوتی۔ ہمارے دین نے پہلی لاشعور نظر کا کوئی گناہ نہیں رکھا، کیوں؟....کیونکہ پہلی نظر میں محبت نہیں ہوتی۔ محبت دوسری یا تیسری نظر میں ہوتی ہے اور شاید وہ بھی محبت نہیں ہوتی صرف کشش ہوتی ہے۔ محبت تو مقابل کو اچھے سے جاننے اور پرکھنے کے بعد ہوتی ہے۔ تو کیوں نہ ہم پہلی نظر کے بعد ہی اپنی نظر پر قابو کرلیں"

"پر اب تو ہوگیا نا مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ مجھے ڈر ہے میں بہک نہ جاؤں" جیا کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا جیا تمہیں محبت ہوگئی ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اس معاملے میں غلط نہیں کہہ رہی ہے۔ لیکن اب تم اس محبت کو کس طرف لیکر جاتی ہو یہ تم پر ہے۔ دل میں چھپے سیاہ اور سفید کا مکمل اختیار انسان کے پاس ہوتا ہے۔ شیطان صرف گناہ کے راستے دکھاتا ہے ہاتھ پکڑ کر اس راستے تک لاتا نہیں ہے۔ اس راستے پر ہم خود اپنے قدموں سے چل کر جاتے ہیں۔ اب تم خود فیصلہ کرلو تمہیں کس کے پیش کیے گئے راستے پر چلنا ہے۔ اللہ کے یا شیطان کے...." فاطمہ کی بات سن کر دوسری طرف چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

www.urdunovelsmania.com

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو فاطمہ۔ اس راستے پر میرے لیے تباہی کے سوا کچھ نہیں جتنی جلدی ہو سکے مجھے خود پر قابو پالینا چاہیے"

"ہمم.....لاحاصل کے پیچھے بھاگ کر تم ناصرف خالی ہاتھ واپس لوٹو گی بلکہ جو کچھ پاس ہوگا اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گی"

"تم مجھے غلط تو نہیں سمجھ رہی"

"میں تمہیں غلط کیوں سمجھوں گی جیا۔ تمہیں اپنے کیا کا احساس ہے تمہارا ضمیر زندہ ہے، تمہارے اندر حیاء موجود ہے جو تمہیں اس بات کا احساس دلا رہی ہے کہ تم نے خود کو سنبھال کر رکھنا ہے تو میں کیوں تمہیں برا سمجھوں گی؟" فاطمہ کا سوال سن کر جیا خاموش ہو گئی۔

"بتاؤ جیا میں کیوں سمجھوں تمہیں برا جب تم میں حیا موجود ہے۔ جب اس بات کا احساس ابھی تمہارے دل میں موجود ہے کہ تمہیں غلط راستے پر نہیں جانا"

"IamblessedFatimatohaveyouinmylife"

جیا کا رندھی آواز میں کہا گیا۔ جیا کا جملہ فاطمہ کو ہنسنے پر مجبور کر گیا۔

"میں نے تم سے اپنی تعریف کرنے کو نہیں کہا۔ مجھے بتاؤ تمہیں آگے کیا کرنا ہے؟"

"وہی مسئلہ حل کرنے کے لیے تو تمہیں کال کی تھی"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اچھا میری بات سنو سب سے پہلے تم اسے اسٹاک کرنا بند کردو۔ جب جب تمہارے ذہن میں اسکا خیال آئے اس کے خیال کو کسی اور چیز کے خیال سے تبدیل کردو۔

جس طرح لوہا لوہے کو کاٹتا ہے بالکل ویسے ہی محبت کو محبت اور عشق کو عشق کاٹتا ہے۔ تم فاران سے بڑھ کر کسی اور کی محبت میں بتلا ہو جاوں۔ اپنی سوچوں کو بھٹکانے کے لیے فاران کے خیال کی سوچ سے بڑی سوچیں پیدا کرلو"

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں کسی اور سے محبت کرنے لگوں؟"

"افف جیا میں نے یہ کب کہا"

"تم نے ابھی یہی کہا فاطمہ" جیا شکوہ کن لہجے میں بولی

"بات کے پیچھے چھپے مطلب کو بھی سمجھنے کی کوشش کرلیا کرو کبھی۔ میں تمہیں کب کہا کسی اور لڑکے کی محبت میں بتلا ہو جاو۔

تمہارے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں ان کی محبت کو اپنے دل میں بڑھا دو۔ جب تم فاران کے بارے میں سوچو گی تمہیں خود بخود ان کا خیال آنے لگے گا اور ان تمام محبتوں سے بڑھ کر بھی ایک محبت ہے"

"کون سی"

"اللہ کی محبت فاطمہ جس کے سامنے ماں باپ کی محبت بھی کم پڑ جاتی ہے۔جب تم اس سے سچے دل سے محبت کرنے لگوگی نا تو یقین کرو وہ تمہارے دل کو اتنا پاک کردے گا کہ کسی نا محرم یا غلط انسان کا خیال تمہارے دل کے آس پاس بھٹکے گا بھی نہیں "

"ہمم تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔بہت شکریہ تمہارا فاطمہ "

"کوئی بات نہیں بس مجھ سے ایک وعدہ کرو"

"کیا؟"

"تم مجھ سے اب کچھ بھی نہیں چھپاؤگی چاہے جو مرضی ہو جائے کتنی ہی بڑی مصیبت کیوں نہ آجائے،کوئی تمہیں دھمکی ہی کیوں نہ دے دے تم اب مجھ سے کچھ نہیں چھپاؤگی "آخر کے جملوں پر زور دینے فاطمہ سرزنش کرنے والے انداز میں بولی

"اوکے میں وعدہ کرتی ہوں فاطمہ "

"ہمم گڈ چلو اب سب سوچوں کو جھٹک کر سو جاؤ اور فاران کے مقابلے میں دل میں کوئی اور محبت پیدا کرنے کی ابتداء آج سے ہی کردو"

جیا کو خدا حافظ کہہ کر اس نے گہری سانس لے کر فون ایک طرف رکھا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"یا اللہ پلیز میری دوست کے لیے آسانیاں پیدا کرنا۔ اسے بھٹکنے مت دینا، اس کی حفاظت کرنا۔ اس کے دل کو شفا دے دے میرے رب اس محبت نامی بیماری سے "اس کے لب ہولے ہولے ملتے مسلسل اللہ سے دعا کرنے میں مصروف تھے۔

آج کل کے دور کا سب سے بڑا مسئلہ محبت ہے۔ ہر دوسرا انسان کسی نا کسی کی محبت کی بتلا ہے اور اسی محبت کو وجہ بنا کر وہ اپنی زندگی کے مقاصد سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ فاطمہ بس یہ چاہتی تھی کہ یہ محبت جیا کو زندگی سے نہ دور کر دے۔

فاطمہ کے کمرے کی دائیں جانب دو کمرے چھوڑ کر حیرم کا کمرہ تھا۔ خوبصورتی سے سجا وہ کمرہ اس وقت اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی سی روشنی سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ اور لیپ ٹاپ کی کھلی سکرین کی وجہ سے تھی۔

لیپ ٹاپ کے سامنے حیرم دائیں ہاتھ کے سہارے ذرا ترچھا ہو کر لیٹا تھا۔ رف سے ٹراؤزر شرٹ میں اس کے بال ماتھے پر آگے کی جانب گرے تھے۔ لیپ ٹاپ کی روشنی میں اس کا چہرہ ہلکا ہلکا واضح ہو رہا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

سنجیدہ نظریں سکرین پر تھیں۔ ایک دم سے اس کی حرکت کرتی انگلیاں رکی، اس نے بازو سے سر ہٹایا اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔ چہرے کی سنجیدگی ابھی بھی قائم تھی پر آنکھوں کی چمک پہلے سے یکسر مختلف ہوگئی تھی۔

جیسے اپنی من پسند چیز دیکھ کر ایک بچے کی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی ہے اس وقت حیرم کی آنکھوں میں بھی ویسے ہی تاثرات تھے۔ اس کے ہونٹوں کے کنارے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"بس تھوڑی دیر اور........" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہولے سے کہتے اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین گرادی۔

ہاتھ بڑھا کر ٹیبل لیمپ بند کیا، ریموٹ سے اے سی کا ٹمپریچر کم کیا اور کمفرٹر اوڑھ کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

دوپہر کی چلچلاتی دھوپ کے باوجود اسٹوڈنٹس کی ایک بڑی تعداد گراؤنڈ میں یہاں سے وہاں جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ اسٹوڈنٹس ٹولیوں کی صورت میں درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھے تھے۔

فاطمہ اور رجیا اپنی کلاس کے اسٹوڈنٹس کے ساتھ وہاں بیٹھی پارٹی کے متعلق پلاننگ کر رہے تھیں۔ ان کا آخری سمسٹر چل رہا تھا اور یہ پارٹی ان کی الوداعی تقریب تھی۔ کلاس کے چند لڑکے مینیجمینٹ کے ساتھ مل کر اسٹیج ڈیکور کا کام سنبھال رہے تھے اور اس وقت وہ گروپ بنائے مختلف آئیڈیاز کو ڈسکس کر رہے تھے۔

اچانک سے فضا میں تیز آواز گونجی تھی۔ گراونڈ میں موجود تقریباً ہر اسٹوڈنٹ کی گردن کا رخ ایک طرف ہوگیا تھا جن میں فاطمہ اور رجیا بھی شامل تھیں۔

دھول اڑاتی ہوئی ایک سیاہ سپورٹس کار یونیورسٹی کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔ اس کی ٹائروں کی چرچراہٹ اس قدر بلند تھی کہ وہاں بیٹھا ہر اسٹوڈنٹ اس کی جانب متوجہ ہوگیا تھا۔

گاڑی ایکدم سے گراؤنڈ کے وسط میں آکر رکی تھی۔ دروازہ کھلا تھا اور وائٹ اسنیکرز میں مقیت ایک پاؤں باہر آیا تھا اور پھر فاران ملک اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ گاڑی سے نکلا تھا۔ بلیک جینز پر وائٹ ہاف سلیوٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس میں سے اس کے کسرتی بازو جھلک رہے تھے۔ اسکی شرٹ کافی ٹائٹ تھی جس میں سے اسکی مضبوط جسامت واضح ہورہی تھی۔ اس کے جسم پر موجود ایک ایک چیز برانڈڈ تھی اور انہیں دیکھ کر ہی انکی قیمت کا اندازہ ہورہا تھا۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے آنکھوں پر لگی سیاہ گاگلز اتاری تو اسکی سیاہ آنکھیں واضح ہوئی۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، سرخ و سپید رنگت، کھڑی مغرور ناک، تیکھے نقوش اور ہلکی سی سیاہ بیرڈ تھی۔ بالوں کا ایک مخصوص سٹائل بنا تھا۔ ایک جانب سے تھوڑے لمبے تھے تو دوسری طرف سے کافی ہلکے۔ وہ جب زمین پر اپنے مضبوط قدم رکھ کر چلتا اور اپنی سلکی سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھا تو ناجانے کتنے ہی دیکھنے والوں کے دل دھڑک جاتے۔ اس کے چہرے میں سب سے زیادہ پرکشش اسکی آنکھوں کی مڑی ہوئی پلکیں اور عنابی لبوں کو مزید نکھارتی مسکراہٹ تھی۔ تئیس سالہ وہ نوجوان یونیورسٹی کا اسٹائل آئیکن تھا۔ اس کی کاپی کرنا یونیورسٹی کا معمولی سے معمولی لڑکا بھی اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس وقت اسکے انسٹا فالوورز کی تعداد بھی یونی میں سب سے زیادہ تھی.......لاکھوں میں۔ وہ ایک فیشن ماڈل تھا اور کافی

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

برینڈز کے لیے فوٹوشوٹ بھی کرواچکا تھا۔جگہ جگہ لگے بل بورڈز پر اس کی تصاویر اس کے مشہور ہونے کا پتا دیتی تھیں۔

فاران ملک پاکستان کے مشہور بزنس مین چوہدری یاسر ملک کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا بیٹا تھا۔اپنے باپ کی جان، بھائی کا جگر اور ماں کی آنکھ کا تارا تھا۔ایک دنیا تھی جو اسکی راہ تکتی تھی۔جس راستے پر وہ چلتا تھا وہاں پلکیں بچھائے بیٹھی رہتی تھیں۔اس کی شخصیت کا سحر اس قدر تھا کہ جہاں سے وہ گرتا گھنٹوں اپنا اثر چھوڑ جاتا۔

فاران کے گاڑی سے اترتے ہی اس کے دوستوں کا گروپ اس کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑا ہو گیا۔کیا لڑکے کیا لڑکیاں سب اس سے یوں گلے مل رہے تھے جیسے وہ عمرے سے آیا ہو مگر وہ عمرے سے نہیں بلکہ ورلڈ ٹوور سے واپس آیا تھا۔

اس کا یونیورسٹی میں آخری سمسٹر تھا۔پڑھائی کا زور اپنے جوبن پر تھا پر اس جیسے امیر زادے کو پرواہ کہاں تھی۔اس کا مقصد صرف ڈگری لینا تھا، نہ اسے کریئر کی پرواہ تھی اور نہ جاب کی۔یہ مسئلہ اس کے ماں باپ پہلے ہی حل کر چکے تھے۔اس کے باپ کے پاس اتنا پیسا تھا کہ اسکی اگلی سات نسلیں بغیر کوئی کام کیے آرام سے بیٹھ کر کھا سکتی تھیں۔

اس کے یونیورسٹی آنے کا صرف ایک مقصد تھا.... نمائش، باپ کے پیسے کی نمائش۔وہ دنیا کو بتانا چاہتا تھا کہ دیکھو زندگی کیسے گزاری جاتی ہے، اسے کیسے انجوائے کیا جاتا ہے۔

اسے بے تکلفی سے لڑکیوں کے گلے لگتے دیکھ کر فاطمہ نے ناگواری سے نظریں پھیری لیکن پھر اس نے ذرا چونک کر جیا کی طرف دیکھا۔ جو خاموش بیٹھی ساکت سی اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

"جیا" فاطمہ کی پکار پر اس نے ہڑبڑاتے ہوئے اپنی نظریں اس کی جانب کیں۔ فاطمہ کی آواز میں واضح ناگواری اور غصہ تھا۔

"سوری" اس کی اندر تک اترتی نظروں کو محسوس کر کے جیا شرمندگی سے بولی

"کنٹرول یور سیلف" فاطمہ نے سختی سے اسے سرزنش کیا تو خود پر ضبط کے کئے پہرے بٹھاتے جیا فاران کی جانب پشت کر کے بیٹھ گئی جواب اپنے گروپ کے ہمراہ یونیورسٹی کی بلڈنگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

شام کا وقت تھا اور ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جس نے گرمی کے احساس کو قدرے کم کر دیا تھا۔ یہ منظر لاہور ائیرپورٹ کا تھا جہاں لوگوں کا ایک جم غفیر ائیرپورٹ کے اندر اور باہر آتا دکھائی دے رہا تھا۔

ایسے میں ایک سیاہ فارٹنر آکر پارکنگ میں رکی تھی۔ آنکھوں پر لگے قیمتی گاگلز اتار کر شرٹ کی پاکٹ میں اڑستا حیرم باہر نکلا تھا۔ گاڑی کا دروازہ بند کرتے اس نے اپنے قدم ائیرپورٹ کے اندرونی حصے کی جانب بڑھائے تھے۔ گھرے سیاہ بال ہوا کے دوش پر بار بار اڑ کر اس کے ماتھے پر آتے اور ارد گرد چلتے کتنے ہی لوگوں کو متوجہ کر جاتے۔ اس کی چال میں ایک مغروریت، ایک شاہانہ پن تھا کہ بس اسے دیکھ کر......اس سے بات کیے بغیر لوگ اس کے رعب میں آجاتے تھے۔ وہ اپنے نقوش سے حد درجہ سنجیدہ انسان لگتا تھا۔ اس کی گھری شہد رنگ آنکھیں مقابل کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ اس کی شخصیت کا اتنا رعب تھا کے صرف اس کے ابرو اچکانے سے ایک بڑا مجمع خاموش ہو جاتا تھا۔ پراسراریت اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔ حیرم بہروز لغاری لوگوں کو نظر انداز کر کے بھی انہیں اپنی جانب متوجہ کر جاتا تھا۔ وہ دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھتا تھا۔ لوگوں کو اگر اس سے کوئی مسئلہ ہے تو وہ انکا مسئلہ ہے، حیرم کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں۔ کون کیا کرتا ہے، کیا کہتا ہے اسے پرواہ نہیں تھی۔ البتہ وہ دوسروں کے بارے میں کیا کہتا ہے اسکی

بہت سے لوگوں کو پرواہ تھی۔ اس کی ہر ادا، ہر انداز ہی عام لوگوں سے یکسر مختلف تھا۔ اپنے اونچے قد اور جسامت کی وجہ سے وہ سکول، کالج سے لیکر یونیورسٹی تک نا جانے کتنے لوگوں کا اپنا اسیر کر چکا تھا۔

حیرم بہروز لغاری ایک محنت کرنے والا سچا اور کھرا انسان تھا۔ بچپن سے لیکر جوانی تک ہر چیز میں اول آنا تو جیسے اسکا جنون تھا......اور اب بھی کچھ بدلا نہیں تھا۔ امیر باپ کی اولاد ہونے کے باوجود اس نے چھوٹی عمر سے ہی انہیں بتا دیا تھا کہ اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ وہ بچپن سے ہی سنجیدہ تھا اور اسکی یہی سنجیدگی اسے دوسرے بچوں سے مختلف بناتی تھی۔ وہ کم بولتا اور زیادہ سنتا تھا لیکن جب وہ بولنے پر آتا تو ایک مجمع سنتا تھا۔ اسے دوسروں کی طرح گلے پھاڑ پھاڑ کر اپنی قابلیت کے گن گوانے کی عادت نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ ایک دنیا اسکے گن گاتی تھی۔ ہر وقت تعریفیں وصول کرتے لوگوں سے اسے سخت چڑ تھی۔

وائٹ شرٹ کے بازوؤں کے بٹن کھول کر اس نے کف کہنیوں تک فولڈ کیے اور قدم قدم چلتا ائیرپورٹ کی حدود میں داخل ہوا۔ نظریں اردگرد گھمائیں اور پھر ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھا۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ہی مسافر ٹولیوں کی صورت میں اسے باہر آتے دکھائی دیے۔ ان میں ایک وہ بھی تھا۔

سیاہ جینز پر بلوٹی شرٹ، نیچے اسنیکرز پہنے اسکا بیگ کندھے پر لٹکا تھا۔ اردگرد سے بے نیاز چیونگم چباتا آس پاس سے گزرتی ہر لڑکی پر بھرپور نظر ڈالتا فصیح شہروز لغاری۔ یونہی ادھر اُدھر دیکھتے اس کی نظر سامنے گھورتے حیرم پر پڑی تو وہ ایک دم سے گڑبڑا گیا۔

"اسلام علیکم بڑے بھیا" فصیح نے اسکے قریب آکر ادب سے سلام کیا۔

"وا علیکم السلام باز مت آنا تم اپنی دو نمبر حرکتوں سے "سلام کا جواب دے کر حیرم نے ذرا غصے سے کہتے اسے کھینچ کر گلے لگا لیا۔ فصیح نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"بس بھیا کیا کریں عادت سی ہوگئی ہے"

"بری عادتوں کو بدلنا ضروری ہوتا ہے اور مجھے تمہاری یہ حرکتیں بالکل پسند نہیں" حیرم کا اشارہ اسکی نظروں کی بے باکی کی جانب تھا۔

"اوکے باس آگے سے دھیان رکھوں گا"

"اور یہ بات تم مجھے پچھلے سالوں میں اتنی دفعہ کہہ چکے ہو کہ اب میں گنتی بھی بھول گیا ہوں" حیرم کے طنزیہ انداز پر فصیح نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔ وہ زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والا ایک خوش شکل نوجوان تھا۔ گھر بھر کا لاڈلا، چہرے پر بے انتہا معصومیت لیکن حرکتیں حد سے زیادہ شرارتی۔ وہ انیس سال کا ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے لیے دس سال کا بچہ تھا اور فصیح کو اس بات سے سخت چڑ تھی۔

یونہی باتوں میں گم وہ دونوں ائیرپورٹ سے نکل کر پارکنگ میں آ گئے تھے۔

"گھر میں سب ٹھیک ہیں؟"فرنٹ سیٹ پر حیرم کے برابر بیٹھتے فصیح بولا

"ہاں الحمدللہ سب خیریت سے ہیں"

"آپ اپنی سنائیں"ہاتھ کی مٹھی پر ٹھوڑی ٹکا کر فصیح شرارت سے حیرم کی جانب رخ کر کے بولا تو حیرم نے گاڑی کا موڑ کاٹتے ذرا حیرت سے اسکی طرف دیکھا

"اپنے بارے میں کیا سناؤں اچھا بھلا تو تمہارے سامنے ہوں"

"ارے نہیں میں اس بارے میں نہیں پوچھ رہا"

"پھر کس بارے میں پوچھ رہے ہو"

"کوئی لڑکی وغیرہ پسند کی ماشاءاللہ سے چھبیس کے ہو گئے ہیں آپ"

"چھبیس کوئی زیادہ عمر نہیں ہے اور ویسے بھی ایسے کام تم کرنا مجھے ان فضول کے چونچلوں میں کوئی دلچسپی نہیں"نارمل سا انداز تھا حیرم کا ہر قسم کے تاثر سے خالی

"وہ تو میں کر ہی لوں گا لیکن اب آپ اپنے بارے میں بھی سوچ لیں کسی دن امی نے آپ کو زبردستی سہرا باندھ دینا ہے"

"اماں کو بھی بس میری ہی شادی کا شوق ہے"

www.urdunovelsmania.com

"بھائی کروالیں نا شادی آپ کروائیں گے تو میری باری آئے گی" وہ التجائی انداز میں بولا تو حیرم نے قدرے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا

"زمین سے تو اگ لو پہلے مشکل سے انیس کے ہوئے ہو اور حرکتوں پچیس سال کے آدمیوں والی ہیں تمہاری"

"آدمی مت کہیں مجھے" فصیح ناگواری سے ہاتھ جھلا کر بولا......."میں لڑکا ہوں اور رہی بات انیس سال کے ہونے کی تو ناؤ آئی ایم آفیشلی لیگل فار ایوری تھنگ" وہ گردن اکڑا کر بولا جیسے انیس کا ہو کر اس نے دنیا فتح کر لی تھی

"ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ لگاؤں گا ساری لیگلنس نکل جائے گی"

"ایک تو گھر والے بندے کے ایٹیٹیوڈ کو خاطر میں ہی نہیں لاتے" غصے سے بڑبڑا کر فصیح کھڑکی کے باہر نظر آتے نظاروں کی جانب متوجہ ہو گیا۔ حیرم نے شکر کا سانس لیا کہ اسکی چلتی زبان کو بریک لگا ہے۔ کم از کم وہ اب سکون سے ڈرائیو کر پائے گا۔

بیس منٹ بعد وہ دونوں گھر لاؤنج میں داخل ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ فاطمہ فرزانہ بیگم کے ساتھ کچن میں تھی۔ اقصیٰ جو شاید کسی کام سے کچن سے باہر نکلی تھی لاؤنج میں داخل ہوتے فصیح کو دیکھ کر چلا اٹھی

"ہائے میرا ویر" سینے پر ہاتھ رکھ کر بھرپور ڈرامائی انداز میں وہ فصیح کی جانب بھاگی

"ہائے میری پین" فصیح کا ردعمل بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ پنجابی فلموں کے بچھڑے ہوئے بہن بھائیوں کی طرح وہ دونوں سلو موشن میں ایک دوسرے کی طرف بھاگ رہے تھے۔ حیرم نے مسکراتے ہوئے افسوس بھری نظر دونوں پر ڈالی۔

فصیح اور اقصیٰ دونوں میں صرف دو سال کا فرق تھا۔ فصیح انیس جبکہ اقصیٰ اکیس سال کی تھی۔ فاطمہ اقصیٰ سے ایک سال بڑی تھی۔

ان دونوں کی آوازیں سن کر فاطمہ اور فرزانہ بیگم کچن سے باہر آ گئے۔ ان دونوں کا ڈرامہ دیکھ کر فاطمہ کا بھرپور قہقہہ لاؤنج میں گونجا۔

"میرا ویر"

"میری پین" ایک دوسرے کو گلے لگائے بھرپور ایکٹنگ کرتے وہ دونوں نہ نظر آنے والے آنسو صاف کر رہے تھے۔ ان دونوں کی ڈرامے بازی اور ایکٹنگ تو سارے خاندان میں مشہور تھی۔ جہاں وہ دونوں اکٹھے ہوتے اپنی حرکتوں سے ارد گرد موجود لوگوں کو ہنسنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ حیرم کو ان کی حرکتوں سے سخت چڑ تھی پر بقول ان دونوں کے وہ مسکراہٹیں بانٹتے تھے تاکہ اس دنیا میں مزید حیرم جیسے سڑے ہوئے لوگ پیدا نہ ہوں۔

"بس کردو اب تم دونوں گھر میں اور لوگ بھی موجود ہیں۔ان سے بھی مل لو"حیرم نے صوفے پر بیٹھتے کہا مخاطب فصیح تھا۔ فصیح اقصیٰ سے الگ ہوتا فرزانہ بیگم کے پاس آیا جنھوں نے اسے گلے لگا لیا

"کیسا ہے میرا بیٹا"

"بالکل خوش باش فٹ فاٹ پہلے کی طرح خوشیاں بانٹتا"وہ چہک کر بولا

"اللہ تمہیں ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے"فرزانہ بیگم نے اسے سچے دل سے دعا دی۔ فصیح گھر کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا لڑکا تھا، سب کی آنکھوں کا تارا۔اس نے ایک سال پہلے ہی انجینئرنگ میں ایف ایس سی میں بہت اچھے مارکس لیے تھے اور اب گھر والوں کی مرضی کے خلاف جا کر حیرم کی سپورٹ سے وہ اسلام آباد پڑھنے گیا تھا۔گھر والے چاہتے تھے کہ وہ لاہور میں ہی کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لے پر اسلام آباد جانا فصیح کا جنون تھا جس میں حیرم نے اسکا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

"اور سسٹر سناؤ کیسی ہو؟"فصیح نے فاطمہ کے پاس آکر پہلے اسے گلے لگایا پھر مخصوص انداز میں انگلیاں ملا کر دونوں نے ہاتھوں کو باہم ملایا۔وہ فاطمہ سے تین سال چھوٹا تھا لیکن قد میں فاطمہ اس کے کندھے تک آتی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسا لگ رہا ہے ہم سب سے دور جا کر" فاطمہ شکایتی انداز میں بولی۔ فصیح کے اسلام آباد جا کر پڑھنے کے فیصلے کے سب سے زیادہ خلاف فاطمہ اور اقصیٰ تھیں۔

"یار کیا بتاؤں قسم سے زندگی میں سکون آگیا ہے۔ ہر وقت کی چک چک اور پابندیوں سے جان چھوٹ گئی۔ اب ہاسٹل سے نکلتے وقت ہر کسی کو نہیں بتانا پڑتا کہ میں کہاں جا رہا ہوں..... آہ" اس کی بات مکمل ہوتے ہی فاطمہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے کندھے پر مارا۔

"اپنے منہ سے اپنے کرتوت بتاتے شرم نہیں آرہی"

"نہیں" وہ ڈھٹائی سے بولتا ہنستے ہوئے حیرم کے برابر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے گھر میں آنے سے ایک الگ سی رونق آگئی تھی۔

"حیرم بھائی ذرا بتائیں انہیں کہ ہاسٹل لائف لڑکوں کے لیے کیسی ہوتی؟........ بلکہ یہ کیا بتائیں گے میں بتاتا ہوں یہ تو انتہائی پڑھاکو اور تھیٹا قسم کے سٹوڈنٹ تھے" حیرم نے فصیح کو ایک گھوری سے نوازا پر وہاں پرواہ کسے تھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اچھا تو سب سے زیادہ مشکل کام جو مجھے لگتا ہے وہ ہاسٹل کا پھیکا کھانا کھانا ہے۔ لڑکیوں کو توکوکنگ آتی ہے ان کے لیے آسانی رہتی ہے پر ہم لڑکے........." فصیح نے غمزدہ سا ہوکر گہری سانس لی اور جملہ ادھورا چھوڑ دیا

"دوسری چیز ہر قسم کے روم میٹس کے ساتھ گزارا کرنا ہے۔ اف بھائی کیا بتاؤں میرا ایک روم میٹ اس قدر ڈیش انسان تھا ہر وقت فل آواز میں گانے سنتا رہتا تھا۔ پہلے پہل تو میں بھی انجوائے کرلیتا تھا لیکن کچھ دنوں بعد میرا دماغ گھومنا شروع ہوگیا۔ لیکن صد شکر اب میری کمپلین کی وجہ سے میرا روم چینج ہوگیا۔ لیکن جو نیا روم میٹ ہے وہ بھی سونے پر سہاگا ہے۔ ہر وقت میرے پیچھے پڑا رہتا ہے فصیح اپنے جوتے سمیٹو، ٹیبل پر چیزیں سیٹ کرکے رکھو، بیڈشیٹ ٹھیک رکھا کرو۔ ایک نمبر کی زنانہ حرکتیں ہیں اسکی ہر وقت صفائی کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور تو اور محترم نہاتے بھی دن میں دو دفعہ ہیں سردی ہو یا گرمی پورے ہاسٹل کا پانی وہی ختم کرتا ہے..... نفسیاتی انسان" فصیح جھوم جھوم کر خود پر بیتے ظلم کی داستان سنا رہا تھا اور اقصیٰ، فاطمہ کے قہقہے لاؤنج میں گونج رہے تھے۔ حیرم کے ہونٹوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی جبکہ فرزانہ بیگم اسے اسلام آباد جانے کے فیصلے پر سنا رہی تھیں۔

www.urdunovelsmania.com

رات کو خوشگوار ماحول میں ڈنر کرنے کے بعد وہ سب آوٹنگ کی غرض سے باہر نکلے تھے۔ اور رات کے وقت تو لاہور کی سڑکیں دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آج موسم بھی کچھ خوشگوار سا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کا سیلاب وہاں امڈ آیا تھا۔

فاطمہ اور اقصیٰ کی فرمائش پر حیرم نے ایک آئسکریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی اور پھر وہ چاروں گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھے۔ شیشے کی دیواروں سے بنا وہ جدید طرز کا ریسٹورنٹ بہت خوبصورت تھا۔ حیرم ان سب کو لے کر ایک طرف کونے میں لگی میز پر آیا۔ ان کے بیٹھنے کے فوراً بعد ویٹر آ کر ان کا آرڈر لے گیا۔

وہ سب یونہی باتوں میں مصروف تھے جب ایک دم داخلی دروازے سے شور کی آوازیں اٹھیں...... قہقہوں کی آوازیں۔ ان سب نے ایک ساتھ گردن موڑ کر اس جانب دیکھا۔ لڑکے اور لڑکیوں کا ایک گروپ ایک دوسرے کے گلے میں بازو ڈالے اندر چلا آ رہا تھا۔ کوئی ہنس رہا تھا، کوئی مسکرا رہا تھا تو کوئی بے باکی سے ارد گرد نظر گھما رہا تھا۔ انہیں لوگوں کے گروپ میں فاطمہ کو وہ بھی نظر آ گیا...... فاران ملک۔ رف پینٹ پر شرٹ، جیکٹ پہنے اسکے بال سلیقے سے جمے تھے۔ ارد گرد نظریں گھماتے فاران کی نظر بھی فاطمہ پر پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ابھرتی شناسائی کو فاطمہ نے باخوبی محسوس کیا تھا اور اگلے ہی پل وہ ناگواری سے نظروں کا رخ پھیر گئی۔ فاران اسے جانتا تھا اس بات سے وہ آگاہ تھی۔ وہ چار سال

سے اس یونیورسٹی میں تھی......فاران اسکا بیچ میٹ نہیں تھا اسکا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا لیکن آتے جاتے تو اس نے اسے دیکھا ہی ہوگا۔

ان کا گروپ اب لوگوں کے ہجوم میں سے گزرتا ایک طرف آیا اور اپنے لیے ٹیبل سیٹ کروا کر بیٹھ گیا۔ پھر جتنی دیر تک وہ سب وہاں رہے ان لوگوں نے ریسٹورنٹ کو سر پر اٹھائے رکھا تھا۔ فاطمہ انکی حرکات سے سخت کوفت زدہ دکھائی دے رہی تھی اور جلدی جلدی اپنی آئسکریم ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوئی

"کدھر "فصیح جس نے اپنے لیے اسٹیکس آرڈر کی تھیں حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"گھر نہیں جانا کیا؟"

"تو کیا کھانا چھوڑ دیں ہم سب کہ محترمہ فاطمہ اپنی آئسکریم کھا چکی ہیں "فصیح کی بات سن کر فاطمہ آنکھیں گھماتی واپس بیٹھ گئی۔

"جلدی کھاؤ"

"تمھیں کس بات کی جلدی ہے "اقصیٰ بھی اپنی آئسکریم ختم کر چکی تھی اب اسکی جانب دیکھتے بولی۔ فاطمہ نے ایک نظر دور ہنگامہ کرتے اس گروپ کو دیکھا۔ یوں پبلک پلیس پر انکی بے باک حرکتیں دیکھ وہ نا جانے کیوں شرمندہ سی ہو رہی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

فاطمہ نے اقصیٰ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور گردن موڑ کر دوسری طرف دیکھنے لگی جب اچانک سے اسکے کانوں میں حیرم کی آواز پڑی

"اٹھو وہاں سے میری جگہ پر آکر بیٹھو" کہنے کے ساتھ ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے مقابل آکھڑا ہوا تھا۔ فاطمہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ حیرم جس پوزیشن میں بیٹھا تھا ان لوگوں کی جانب اسکی پشت تھی اور فاطمہ کے اس طرف بیٹھنے پر وہ انہیں دیکھ نہ پاتی۔ وہ چپ چاپ اپنی کرسی سے اٹھ کر فصیح کے برابر جا کر بیٹھ گئی۔

حیرم پھر سے کھانے میں مصروف ہوگیا۔ فاطمہ نے نظریں اٹھا کر کھانا کھاتے حیرم کو دیکھا جو بظاہر تو اردگرد سے لاتعلق نظر آرہا تھا لیکن وہ اتنا بھی لاپرواہ نہیں تھا جتنا دکھتا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اس ریسٹورنٹ سے نکل آئے تھے اور کافی دیر تک یونہی سڑکوں پر گھومتے رہے۔ ٹھنڈی خوشگوار ہوا نے ہر چیز کو مزید پر لطف بنا دیا تھا۔ تقریباً گیارہ بجے کے قریب وہ سب گھر واپس آگئے تھے۔ سب بڑے سو گئے تھے اسی لیے انہوں نے بھی اپنے اپنے کمروں کا رخ کیا۔

حیرم اپنے کمرے میں آیا اور لائٹ آن کر کے اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں چاروں طرف روشنی بکھیر دی۔ گہری سانس لے کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور وارڈروب کی طرف بڑھا۔ کچھ دیر بعد وہ سلیولیس بلیک شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس باہر آیا

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

تھا۔ کمرے میں بنے ٹیرس کا دروازہ کھول کر اس نے باہر قدم رکھا تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے اسکے سیاہ بال ماتھے پر بکھر گئے۔ وہ قدم قدم چلتا ریلنگ کے پاس آیا اور ان پر ہاتھ ٹکا کر اپنی شہد رنگ آنکھیں سیاہ آسمان پر چمکتی سفید ٹکیا پر جما دیں۔ وہ کتنی دیر تک ساکت پتلیوں سے خلا میں دیکھتا رہا جب اسکے کان میں ایک آواز پڑی۔ اس نے گردن بائیں جانب موڑی تو اپنے کمرے سے کچھ فاصلے پر بنی چھوٹی سی بالکونی میں اسے فاطمہ ٹہلتی نظر آئی۔ وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی اور موبائل کی ہلکی سی روشنی میں اسکے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات وہ باخوبی دیکھ سکتا تھا۔ اس کے اور فاطمہ کے کمرے کے درمیان اقصیٰ کا اور ایک چھوٹا سا خالی کمرہ تھا۔ ان دونوں کمروں کی کوئی بالکونی نہیں تھی اسی لیے وہ فاطمہ کے کمرے کی بالکونی میں باآسانی دیکھ سکتا تھا۔ اس نے بے تاثر نگاہوں سے اس کے پریشان چہرے کو دیکھا اور واپس چلا گیا۔

دوسری طرف فاطمہ فون کان سے لگائے دبی آواز میں چلا رہی تھی۔

"جیا کچھ ہوش کے ناخن لو، کن راستوں کی مسافر بنتی جا رہی ہو"

"مجھے وہ چاہیے فاطمہ میں نہیں رہ سکتی اب اسکے بغیر۔ اس کو دیکھے بغیر میرا دن نہیں گزرتا۔ تم نے مجھے کہا تھا نا کہ میں اسے بلاک کر دوں، آنکھوں کا پردہ کروں گی تو دل کا پردہ خود با خود ہو جائے گا۔ پر ایسا نہیں ہوا فاطمہ آج اسے یونیورسٹی میں دیکھنے کے بعد میں جب

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

گھر آئی تو مجھے لگا جیسے فضا میں آکسیجن کم ہو رہی ہے، میری سانس رک رہی ہے۔ میں خود پر قابو نہیں رکھ پائی فاطمہ اور میں نے اسے ان بلاک کر دیا۔ اس کی تصویر، اس کا چہرہ میرے لیے تپتی دھوپ میں ٹھنڈے پانی کی پھوار جیسا تھا۔ میرے اندر موجود ساری بے چینی پل بھر میں عنقا ہو گئی۔ سکون میرے رگ و پے میں اس قدر تیزی سے سرایت کر گیا کہ مجھے یقین ہو گیا فاطمہ کہ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی"

فاطمہ جو بے چینی سے بالکونی میں ٹہل رہی تھی اب ایک جگہ تھم کر رک گئی تھی۔ اسے اپنے ہاتھوں میں لرزش سی محسوس ہوئی۔ سانس گویا سینے میں اٹک گیا۔ جیا کی باتوں سے نا جانے کیوں اسکا دل کانپ گیا تھا۔ زبان تالو سے چپک گئی تھی وہ بولنا چاہتی تھی اسے سمجھانا چاہتی تھی لیکن لفظ ختم ہو گئے تھے۔

"فاطمہ بس وہ مجھے مل جائے کسی طرح۔ میں اس کے قدموں کی دھول بن کر زندگی گزار دوں گی۔ ساری زندگی کے لیے اسکی غلام بن جاؤں گی۔ کسی چیز کی خواہش نہیں کروں گی بس وہ مجھے مل جائے ورنہ میں ختم ہو جاؤں گی فاطمہ" وہ ہچکیوں سے روتی ایک بار پھر اپنے دل کا حال فاطمہ کو بتا رہی تھی۔

جیا کی باتوں سے فاطمہ کے وجود میں ایک غبار سا جاگا تھا....... نفرت کا غبار۔ اسے محبت جیسے پاک جذبے سے اس لمحے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔ کیا محبت ایسی ہوتی

ہے؟انسان کو اچھے اور برے کی تمیز بھلا دیتی ہے۔اسے اس قدر مجبور کر دیتی ہے کہ انسان اپنی عزت نفس کو خود اپنے پیروں تلے روند دیتا ہے۔اگر ایسا تھا تو اسے نفرت تھی محبت سے.....شدید نفرت۔

"کچھ بولو فاطمہ"

"میں کل شام تمہارے گھر آؤں گی پھر بات کریں گے" بغیر جیا کا جواب سنے اس نے کال کاٹ دی۔

ریلنگ سے پشت ٹکائے ہاتھ سینے پر باندھے اس کی بادامی سیاہ آنکھوں میں خوف ہلکورے لے رہا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے اور دماغ میں کھلبلی مچی تھی۔

کسی انسان کو سننا بھی ایک تکلیف دہ عمل ہوتا ہے خاص طور پر تب جب وہ انسان آپ کا قریبی ہو۔وہ اپنی بات کہہ کر اپنا دل تو ہلکا کر لیتا ہے لیکن اپنی تکلیف سننے والے کے وجود میں انڈیل دیتا ہے،اپنی سوچوں کے دھارے میں اسے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے۔دلوں کے حال سننے والے بہت مضبوط ہوتے ہیں....انہیں مضبوط ہی ہونا چاہیے ورنہ دوسروں کی تکلیفوں اور رازوں کا بھوج اٹھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

رات کا وہ دوسرا پہر جب ہر انسان اپنے بستر میں دبکا خواب خرگوش کے مزہ لے رہا تھا اس پوش ایریا میں بنے بنگلے کے وسیع لان کی ساری لائٹس روشن تھیں۔ رات کے اس سناٹے میں کچھ دبی دبی سی آوازیں گونج رہی تھیں۔ پتھروں کی روش پر چل کر مین گیٹ سے بائیں جانب جاؤ تو چند سیڑھیاں اتر کر ایک حال نما کمرہ سا بنا تھا۔ دروازے کے آگے دو سیکیورٹی گارڈ کھڑے تھے اور جوں ہی دروازے سے اندر قدم رکھو تو تیز میوزک کی کان پھاڑ دینے والی آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے۔ ڈسکو لائٹس کی روشنی میں ناچتے تھرکتے نوجوان اور ان کی بانہوں میں چست لباس پہنے مدھوش لڑکیاں۔ ایک طرف بار بنا تھا جہاں قیمتی سے قیمتی شراب موجود تھی۔ ایک کونے میں شیشے کی دیواروں کی مدد سے کمرہ بنایا گیا تھا

جہاں اس وقت فاران ملک اپنے چند قریبی دوستوں کے ساتھ بیٹھا شیشہ پینے میں مصروف تھا۔

ورلڈ ٹور سے واپسی کی وجہ سے یہ پارٹی فاران ملک کی طرف سے دی گئی تھی۔ اس وقت اس ہال میں شہر لاہور کے تمام امیر کبیر گھرانوں کے چشم وچراغ موجود تھے۔ نشے میں دھت، سگریٹ کے کش لگاتے، شراب کی کثرت کی وجہ سے مدہوش ایک دوسرے پر لڑکھتے...... پاکستان کے نوجوان۔

فاران کونے میں بیٹھا چمکتی ہوئی نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ اس وقت سفید شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔ گریبان کے سارے بٹن کھلے تھے اور بازو کہنیوں تک فولڈ تھے۔ اسکی آنکھوں میں ہلکی سرخی اور مدہوشی سی تھی جو یقیناً شراب پینے کا نتیجہ تھا۔ اس کا ایک دوست لڑکھڑاتا ہوا اس کے بغل میں آکر گرنے کے انداز میں بیٹھا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"واؤ فاران واٹ آ پارٹی برو...... پورے لاہور میں کوئی ایسا شاندار انتظام نہیں کرسکتا پارٹی کے لیے جیسا تم کرتے ہو"

"آل کریڈٹ گوز ٹو جمی" انگوٹھے کو پیچھے کی جانب موڑ کر اسنے اپنے پیچھے کھڑے باڈی گارڈ کی طرف اشارہ کیا۔ جمی نے محض سر ہلایا اور پھر ایک دم سیدھ میں دیکھتا کھڑا ہوگیا۔ جمی

تب سے فاران کے ساتھ تھا جب وہ سکول چھوڑ کر کالج لائف میں آیا تھا۔ فاران کے ہر قسم کے کام میں جمی اسکا رائٹ ہینڈ ہوتا تھا.....اس کا دوست، اس کا ہمراز۔ وہ اس کا پرسنل باڈی گارڈ تھا۔

"واقعی جمی کبھی ہمارے یہاں بھی ایسے ایونٹ پلان کردیا کرو" نشے کی وجہ سے وہ لڑکا لڑکھڑاتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے جملے بول رہا تھا۔ فاران نے ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالی اور جمی کو اشارہ کیا۔ وہ اسکا اشارہ سمجھتے آگے بڑھا اور اس لڑکے کو بازو سے پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

فاران پھر سے اپنے مشغلے میں مصروف ہوگیا۔

"اوہ تھک گئی میں تو" بے انتہا پرکشش نقوش والی ایک لڑکی فاران کے پاس آکر بیٹھی اور اپنا سر اسکے کندھے پر ٹکا کر بازو کے گرد ہاتھوں کی گرفت بنا گئی۔ فاران اسی طرح سے بیٹھا رہا۔

"فاران......."فاران کے مزید قریب ہوتے اس لڑکی نے اپنا دائیاں ہاتھ اسکے گال پر رکھ محبت سے اسے پکارا۔ فاران نے مسکراتے ہوئے فوراً سے اسکی جانب دیکھا۔ بڑی بڑی نیلی آنکھیں جن پر بڑی بڑی پلکیں انہیں مزید پرکشش بنارہی تھیں، فاران کی جانب بے انتہا چاہت سے دیکھ رہی تھیں۔ بلاشبہ وہ لڑکی بے انتہا خوبصورت تھی۔ سلیولیس ریڈ ٹاپ کے

www.urdunovelsmania.com

ساتھ ٹخنوں سے اوپر جینز پہنے اس کا حسن اچھے اچھوں کے ہوش اڑا سکتا تھا تو فاران ملک کیا چیز تھا۔

"کل میرے ساتھ ڈیڈ کے بزنس پارٹنرز کی پارٹی پر چلو گے" آنکھوں میں آس لیے اس نے نہایت معصومیت سے پوچھا۔

"آف کورس ڈارلنگ" فاران نے جھٹ سے ہامی بھری اور اس کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ وہ لڑکی بھی پر سکون ہو کر بیٹھ گئی۔

فاران ملک کل اسکے ساتھ پارٹی میں جائے گا...... یہ سوچ کر ہی وہ خود کو ہر کسی سے معتبر محسوس کرنے لگی تھی۔ اب پارٹی میں اسکی شان ہی الگ ہو گی کیونکہ وہ وہاں فاران کی گرل فرینڈ کے طور پر جانی جائے گی۔ لیکن ایک دنیا جانتی تھی کہ فاران ملک کسی لڑکی کے تین مہینے سے زائد کا ریلیشن نہیں رکھ پاتا تھا۔ اس کی زندگی میں نا جانے اب تک کتنی لڑکیاں آ چکی تھیں۔ ہر دوسرے مہینے وہ ایک نئی لڑکی کے ساتھ گھومتا ہوا پایا جاتا تھا اور یقیناً اس لڑکی کا پتہ بھی بہت جلد کٹنے والا تھا۔

پارٹی اب اپنے آخری مراحل کو پہنچ رہی تھی۔ گھڑی کی سوئیاں رات کے تین بجا رہی تھیں۔ اپنے چند قریبی دوستوں کو الوداع کہہ کے وہ بھی بیسمنٹ سے نکل کر گھر کی جانب بڑھا۔ یہ بیسمنٹ بالخصوص چھوٹی موٹی پارٹیز اور ایونٹس کے لیے بنایا گیا تھا۔

سارا گھر سنسان پڑا تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں آگیا۔ آنکھیں نیند اور مسلسل سگریٹ نوشی کی وجہ سے لال انگارہ ہورہی تھیں۔ اس نے وارڈروب سے کپڑے نکالے اور واشروم میں گھس گیا۔ کچھ دیر بعد وہ صرف ٹراؤزر میں ملبوس باہر آیا۔ کمرے کی ساری لائٹس بند کرکے اے سی کا ٹمپریچر کم کیا اور اپنا فون آن کیا جو ناجانے کتنے گھنٹوں سے پاور آف تھا۔

فون آن ہوتے ہی ایک دم سے تھرتھرانا شروع ہوگیا۔ میسجز اور کالز کی بھرمار تھی۔ ایک ایک کرکے سب میسجز دیکھتا وہ ضروری چیزوں کے جوابات دیتا گیا۔ یونہی جواب دیتے دیتے اسکے سامنے ایک میسج آیا تو وہ جو آرام دہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنکھوں کی چمک ایکدم سے بڑھ گئی تھی اور ہونٹ کا ایک کونا مسکراہٹ کی صورت میں اوپر کی جانب اٹھ گیا۔ اس نے میسج باکس کھول کر ٹائپ کرنا شروع کیا

"جی بولیں میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں" اس کی انگلیوں نے سکرین پر حرکت کی اور پیغام ہوا کی تیزی سے دوسرے نمبر تک پہنچ گیا۔

لیکن شاید مقابل اس وقت سوچکا تھا جو اس کے پانچ منٹ تک انتظار کرنے پر بھی کوئی ریپلائی نہیں آیا۔ بس اس سے زیادہ وقت وہ کسی کے لیے انتظار نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے

گھڑی پر نظر ڈالی تو صبح کے چار بج رہے تھے۔ جمائی روکتے اس نے فون بیڈ پر پھینکا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

وہ وقت جب مخلوق خدا نیند سے بیدار ہو کر اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف ہو جاتی تھی، اس وقت فاران ملک کی رات کا آغاز ہوتا تھا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

نیلگوں آسمان کے ساتھ چہچہاتے پرندوں کی آواز نے آج کی صبح کو مزید خوبصورت اور تروتازہ بنا دیا تھا۔ فجر کا وقت ختم ہو چکا تھا اور سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں آسمان کی نیلے رنگ کو اپنی لپیٹ میں لیکر ہر جانب روشنی بکھیر رہی تھیں۔

فاطمہ نیلی قمیص کے ساتھ سفید ٹراؤزر اور دوپٹہ لیے بالوں کی اونچی پونی بنائے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی۔ بیگ کندھے پر لٹک رہا تھا اور چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ سامنے لاؤنج کا

منظر ہی ایسا تھا کہ کسی کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیتا۔ شہروز صاحب فصیح کو اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ فصیح ان کے کان میں کچھ کہتا اور وہ زور سے ہنس دیتے۔

"السلام علیکم بابا" فاطمہ نے بیگ صوفے پر رکھا اور ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

"واعلیکم السلام بیٹا"

"آپ کیوں بیٹھی ہیں یہاں پر" فصیح نے آگے کی جانب جھک کر آنکھیں چھوٹی کر کے کڑے تیوروں سے فاطمہ کی جانب دیکھا۔ وہ بس کبھی کبھی ہی فاطمہ کو آپ کہہ کر بلاتا تھا۔

"کیا مطلب کیوں بیٹھی ہوا اپنے بابا کے ساتھ بیٹھی ہوں تمہیں کیا تکلیف ہے" فاطمہ نے کہنے کے ساتھ شہروز صاحب کے کندھے پر سر ٹکا دیا

"ہٹو پیچھے یہ میرے بابا ہیں" فصیح نے زور سے اسکے سر کو کندھے سے ہٹایا تو شہروز صاحب زور سے ہنس دیے۔

"فصیح بس کر دو بڑے ہو جاؤ اب" فاطمہ غصے سے بولی لیکن وہ کوئی نوٹس لیے بغیر پھر سے شہروز صاحب کے گلے لگ کر بیٹھ گیا۔

"بابا دیکھیں نا اسے..... ہمیشہ یہ ایسے ہی کرتا ہے میرے ساتھ" فاطمہ نے روہانسا ہوتے بولی۔ فصیح جب شہروز صاحب کے پاس ہوتا تھا فاطمہ کو قریب بھٹکنے بھی نہیں دیتا تھا۔

"فصیح مت تنگ کرو بہن کو"

"بابا یہ تو سارا سال آپ کے پاس ہوتی ہے میں تو پورے چھ ماہ بعد آیا ہوں اسی لیے اسے بولیں دور رہے"

"تو اپنی مرضی سے گئے تھے تم کسی نے زبردستی تھوڑی بھیجا تھا"

"ہاں ہاں پتا ہے مجھے، بار بار بتا کر سر نہیں کھاؤ میرا"

"فصیح بڑی بہن ہے بیٹا آرام سے بات کرو"

"کس کاٹھ کے الو کو سمجھا رہے ہیں بابا۔ یہ نہیں سدھرے گا میں ذرا امی کو دیکھ لوں "فصیح کی گھوریوں کو اگنور کرتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی جہاں فرزانہ بیگم ناشتہ بنا رہی تھی۔

"اسلام علیکم امی"

"وا علیکم السلام بیٹا" فرازنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گرم گرم پراٹھا پلیٹ میں رکھ کر حیرم کو دیا جو کچن میں رکھے چھوٹے سے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھا تھا۔

"السلام علیکم حیرم بھائی" حیرم نے محض سر کو ہلکا سا خم دے کر اس کے سلام کا جواب دیا اور کھانے میں مصروف ہوگیا۔ اس کا اوورال پاس کرسی پر رکھا تھا اور وہ نک سک سا تیار بیٹھا تھا۔

"اتنی صبح انہوں نے کون سی ڈیوٹی پر جانا ہے" فاطمہ سوچتے ہوئے فرزانہ بیگم کی ناشتے میں مدد کروانے لگی۔

www.urdunovelsmania.com urdu novels mania

"جلدی تیاری کرو اپنی میں چھوڑ دوں گا تم لوگوں کو یونیورسٹی" کھانے سے فارغ ہوتے حیرم گھڑی پر نظر ڈال کر بولا۔ اسی لمحے اقصیٰ بھی تیار ہو کر کچن میں آگئی۔

"ہم چلے جائیں گے" کچھ دن پہلے کا واقعہ یاد کر کے فاطمہ بولی

"میں نے تم سے پوچھا نہیں بتایا ہے.... پندرہ منٹ تک ناشتہ کرو اور باہر آؤ دونوں" سپاٹ سے انداز میں فاطمہ اور اقصیٰ پر نظر ڈالتا وہ باہر نکل گیا۔

"میں نے نہیں جانا تمہارے بھائی کے ساتھ" اقصیٰ کرسی پر بیٹھ گئی تو فاطمہ اس کے کان کے قریب آکر غرا کر بولی۔ اس نے ایک بے زار نظر فاطمہ پر ڈالی۔ اقصیٰ کے پیپرز چل رہے تھے اور وہ ساری رات پڑھتی رہی تھی ابھی کچھ گھنٹوں کی نیند لیکر وہ تیار ہو کر نیچے آئی تھی۔

"میرا بھائی تمہارا بھی کچھ لگتا ہے اور سر نہیں کھاؤ میرا آگے نیند سے برا حال ہے میرا" پھاڑ کھانے والے انداز میں فاطمہ کی بات کی جواب دیتے وہ ٹیبل پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔ فاطمہ بھی بڑبڑاتی واپس کام میں لگ گئی۔

پورے پندرہ منٹ بعد حیرم کچن میں داخل ہوا تو وہ دونوں ابھی بھی ناشتے میں مصروف تھیں

"ہوا نہیں تم دونوں کا"

"آپ لیٹ ہو رہے ہیں تو چلے جائیں"

"جلدی کرو میں یہیں کھڑا ہوں" سنجیدگی سے فاطمہ کی بات کا جواب دیکر حیرم کچن میں ہی شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ آج اس کی اپنے پرائیویٹ کلینک پر ڈیوٹی تھی جو شام کو شروع ہونی تھی لیکن ایک مریض کے کیس کے سلسلے میں اسکی چند ڈاکٹرز کے ساتھ میٹنگ تھی جس وجہ سے وہ اس وقت جا رہا تھا۔

اسے سر پر کھڑا دیکھ کر فاطمہ اور اقصیٰ نے جلدی سے ناشتہ کیا اور پھر گھر میں سب کو خدا حافظ کہتی باہر گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں۔

اقصیٰ کو اسکی یونیورسٹی اتار کر اب ان کا رخ فاطمہ کی یونیورسٹی کی طرف تھا۔ اقصیٰ کے اترتے حیرم کے کہنے پر وہ آگے آکر بیٹھ گئی تھی۔

"جیا کے گھر کس لیے جانا ہے تم نے؟" وہ ڈرائیو کرتے مصروف سے انداز میں بولا۔

"ویسے ہی دل کر رہا تھا چکر لگانے کو" گھر سے نکلنے سے پہلے وہ فرازنہ بیگم کو بتا کر آئی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے سیدھا جیا کے گھر چلی جائے گی۔

"کس کے ساتھ جاؤ گی؟"

"جیا کے ساتھ"

"مجھے کال کر دینا میں آکر لے جاؤں گا تم دونوں کو"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"پر جیا کا بھائی آجائے گا ہمیں لینے"

"میں نے ایک دفعہ کہہ دیا نا کہ میں خود آؤں گا تو بس بات ختم"

"مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ" فاطمہ کی بات سن کر حیرم کے ماتھے پر شکنوں کے بل نمایاں ہوئے۔ اس نے گردن موڑ کر برہمی سے فاطمہ کو دیکھا

"میرے سر پر کون سے سینگ اگے ہیں جو تمہیں میرے ساتھ جاتے مسئلہ ہے"

"میں نے کہہ دیا نا مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا تو نہیں جانا"

"فاطمہ میرا دماغ مت کھاؤ فضول میں"

"تو آپ کو کون کہہ رہا ہے میرے منہ لگیں، فضول میں ڈرائیور بننے کا شوق ہے آپ کو" ناگواری سے کہہ کر فاطمہ اپنا رخ موڑ گئی پر گاڑی ایک دم رکنے سے وہ جھٹکا کھا کر آگے کی جانب جھکی۔

"کیا کہا ہے ابھی تم نے ایک بار پھر فرمانا پسند کرو گی" حیرم غصے سے بلند آواز میں بولا تو فاطمہ سہم گئی۔ وہ ہمیشہ اسی طرح اسے غصہ دلاتی تھی اور بعد میں اس کے جھڑکنے پر رونے بیٹھ جاتی تھی۔

"بولو بھی اب کہاں گئی تمہاری گز بھر لمبی زبان"

"ایم سوری" اس کے غصیلے انداز نے فاطمہ کو ڈرا دیا تھا۔ وہ فوراً سے اپنے لفظوں کا احساس کرتی معافی مانگ گئی۔ حیرم نے ایک نظر اسکے سہمے چہرے کو دیکھا اور پھر گہری سانس لیکر گاڑی سٹارٹ کر دی

"مجھے کال کر دینا میں آجاؤں گا لینے" اس کی آواز سپاٹ تھی اور نظریں سامنے سڑک پر۔ اس کا نارمل انداز دیکھ کر فاطمہ نے شکر کا سانس لیا۔ اس بپھرے ہوئے شیر کا غصہ برداشت کرنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

حیرم غصے کا واقعی بہت تیز تھا۔ غصے میں وہ کیا، کیا کر جاتا تھا اسے خود بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر کوئی اسکے غصے سے ڈرتا تھا۔ اسے غصہ بہت کم آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو سامنے والا اپنی خیر مناتا تھا کیونکہ حیرم کا غصہ اتنی جلدی ٹھنڈا نہیں ہوتا تھا۔ فاطمہ کو یونیورسٹی کے سامنے اتار کر وہ چلا گیا تو فاطمہ بھی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے اقصیٰ کو کال کرنے کے لیے میسج کیا تو اس کا پہلے سے موصول ہوا میسج پڑھ کر گہری سانس لے کر رہ گئی۔ وہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی اور اسے اپنے گھر آنے کا کہا تھا۔ ہاتھ پر پہنی گھڑی پر نظر ڈالتی وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

دو بجے کے قریب اس کی کال پر حیرم اسے لینے آگیا تھا اور پھر جیا کے گھر ڈراپ کر گیا۔ اس وقت وہ جیا کے روم میں صوفے پر بیٹھی تھی اور جیا ٹیبل پر مختلف سنیکس رکھ کر اس کے سامنے آکر بیٹھ گئ۔

"تم آج آئی کیوں نہیں؟"

"ویسے ہی دل نہیں تھا چاہ رہا"

فاطمہ نے گہری نظروں سے جیا کی جانب دیکھا جو اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔

"جیا کیا ہوا ہے؟"

"کچھ ہونا تھا کیا؟"

"بات کو گھماؤ مت تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیوں آئی ہوں آج"

"وہ بات ختم ہو چکی ہے" فاطمہ نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

"کیا مطلب ختم ہو چکی ہے رات تک تو تم جان دینے کی باتیں کر رہی تھی اور ایک رات میں سب ختم ہو گیا"

جیا نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا

"فاطمہ میں جب کہہ رہی ہوں میں اس بات کو ختم کر چکی ہوں تو تم مان کیوں نہیں رہی؟"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"ہاں تم تو جیسے مجھے کھو گی اور میں تمہاری بات مان لوں گی"

"تو پھر کس طرح یقین دلاؤں میں تمہیں" جیا فاطمہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔ اس کے انداز نے فاطمہ کو ایک پل کے حیران کر دیا

"یہ تم کس طرح بات کر رہی ہو مجھ سے"

"ایم سوری بس وہ تمہاری باتوں سے مجھے غصہ آگیا تھا" جیا نے فوراً سے نرم پڑتے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی جو غصے کی وجہ بنتی"

"اچھا ٹھیک ہے نا بس آگیا مجھے غصہ ختم کرو اس بات کو"

"جیا تم کچھ چھپا رہی ہو نا" فاطمہ کی جانچتی نظروں سے جیا فوراً چہرہ جھکا گئی۔

"میں کیا چھپاؤں گی تم سے فاطمہ۔ میں نے ساری رات سوچا اس بارے میں یہ سب بس میرے دماغ کا فتور ہے اور کچھ نہیں۔ اس انسان کو تو معلوم بھی نہیں ہو گا کہ جیا نامی کوئی لڑکی ہے بھی جو اس سے محبت کرتی ہے اور ویسے بھی اس میں اور مجھ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کہاں وہ اتنے بڑے بزنس مین کی اولاد اور کہاں میں"

"جیا میری بہن تم کسی سے کم نہیں لیکن وہ انسان واقعی تمہارے قابل نہیں۔ فاران کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ گاڑیوں سے زیادہ لڑکیاں تبدیل کرتا ہے۔ ہم جیسی

لڑکیاں ایسے لڑکوں ساتھ گزارا نہیں کر سکتیں۔ ہم جس طرح خود کو سنبھال سنبھال کر رکھتی ہیں ہماری خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہمارا ہمسفر بھی ویسا ہو۔ اس کے لیے دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی اسکی بیوی ہو۔ جب وہ سامنے آئے تو اسے کچھ اور دکھائی نہ دے، اردگرد کی ساری خوبصورتی ماند پڑ جائے۔ مرد اگر جوانی میں اپنی بیٹی کا نصیب لکھتا ہے تو عورت اپنے شوہر کا کردار لکھتی ہے۔ آپ کی ایک چھوٹی سی غلطی آپ کو اچھے جیون ساتھی سے محروم کر سکتی ہے"

"ہمم" جیا کے پاس بولنے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

"اب چلو موڈ ٹھیک کرو اپنا۔ بھولنا اتنا آسان نہیں پر تم کوشش تو کر سکتی ہو نا۔ سب کچھ انجانے میں کی جانے والی ایک غلطی سمجھ کر بھلا دو۔ خدا نے تمہارا پردہ رکھا ہے جیا اور اسکا شکر ادا کرو کہ کسی کو بھی معلوم نہیں"

فاطمہ نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی لیکن جیا کے جھکے چہرے کے تاثرات میں ایک دم سے پریشانی گھل گئی تھی۔ کیا واقعی خدا نے اس سب کا پردہ رکھا تھا اور کیا وہ پردہ اب بھی تھا؟

جیا کے گھر سے آنے کے بعد فاطمہ اقصیٰ اور فصیح کے ساتھ مال گئی تھیں۔ پارٹی میں چند دن رہ گئے تھے اور اسے کچھ چھوٹی موٹی چیزیں لینی تھیں۔ اس وقت وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ فصیح اپنے دوست کی کال سننے باہر لان میں چلا گیا تھا۔

"بہت زیادہ تھک گئی میں آج تو"

"تو تمہیں کس نے کہا تھا جیا کے گھر سے آکر فوراً بازار جانے کو"

"بس یار آج ٹائم تھا تو سوچا چلی جاؤں ویسے اقصیٰ مجھے وہ ڈریس بھول نہیں رہا"

"پر فاطمہ اب تو تم نے ڈریس لے لیا تھا۔ ہم دوسرا تو نہیں لے سکتے تھے نا"

"ہاں اسی بات کا ہی تو غم ہے۔ قسم سے اگر میرے پاس پیسے ہوتے نا تو میں لے لیتی"

"تو امی نے جاتے ہوئے تم سے پوچھا تو تھا کہ اگر پیسوں کی ضرورت ہے تو لے لو۔ تم نے ہی کہا تھا نہیں چاہئیں"

"بس کرو اب میرے زخم پر نمک مت چھڑکو تم" فاطمہ نے چڑتے ہوئے کشن اٹھا کر اقصیٰ کو مارا تو اس نے ہنستے ہوئے کیچ کر لیا۔

www.urdunovelsmania.com

"السلام علیکم "لاؤنج میں داخل ہوئے حیرم نے کھنکھار کر سلام کرتے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تو وہ دونوں سیدھے ہو کر بیٹھتے بیک وقت بولیں

"وا علیکم السلام حیرم بھائی"

"فاطمہ ایک گلاس پانی لادو "اپنا سامان صوفے پر رکھتے حیرم اقصیٰ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ فاطمہ اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔

"پیسوں کی کیا بات ہورہی تھی؟ "حیرم نے اپنی کنپٹی کو دباتے سرسری سا پوچھا

"کچھ نہیں بھائی وہ فاطمہ کو ایک ڈریس پسند آگیا تھا مال میں۔ یہ پیسے نہیں لے کر گئی تھی اسی لیے خرید نہیں پائی بس اسی بات کا غم لگا ہے اسے "

"ہم تو کریڈٹ کارڈ نہیں تھا اس کے پاس"

"نہیں بھائی اسے لگا ضرورت نہیں پڑے گی"

"کس دکان پر دیکھا تھا اس نے ڈریس؟ "حیرم نے اپنا فون نکالتے پوچھا تو اقصیٰ نے مال میں اس دکان کی لوکیشن بتائی۔ حیرم اپنے فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

"کلر کیا تھا ڈریس کا "فاطمہ کو آتا دیکھ کر حیرم نے آہستگی سے پوچھا۔

"بلیک کلر کی ٹیل فراک تھی "اب کی بار اس نے ذرا حیرت سے حیرم کی جانب دیکھا جو اسکی طرف متوجہ نہیں تھا

"سہی" فاطمہ کے ہاتھ سے پانی لے کر اس نے چند گھونٹ پیے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اقصیٰ کو خاموش رہنے کا کہہ کر کال ملاتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں افضل دکان پر ہو اس ٹائم" اقصیٰ بس اسکا پہلا جملہ سن پائی اسکے بعد وہ کمرے کے دروازے پیچھے غائب ہو گیا۔

"یہ کیوں پوچھ رہے تھے سب" اقصیٰ نے حیرت سے سوچا لیکن پھر سر جھٹک کر فاطمہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

رات کے کھانے کے بعد گھر کے سب افراد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ فاطمہ بھی کمرے میں بیٹھی پڑھنے میں مصروف تھی جب اسکے روم کا دروازہ ناک ہوا۔

"آجائیں" ایسے دروازہ بجا کر فصیح کے علاوہ گھر کے باقی مرد ہی کمرے میں داخل ہوتے تھے۔ فصیح کو طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہونے کی عادت تھی۔

دروازہ کھلا تھا اور ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس حیرم کمرے میں آیا۔ فاطمہ اسے دیکھ کہ بستر سے اتر کر فوراً کھڑی ہو گئی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"حیرم بھائی آپ ادھر مجھے بلا لیا ہوتا کوئی کام تھا تو" وہ کہنے کے ساتھ ساتھ حیرت سے حیرم کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا جو وہ صوفے کے آگے پڑی ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" فاطمہ نے آگے بڑھ کر وہ بیگ اٹھا لیا لیکن کھولا نہیں۔

"خود ہی دیکھ لو" سادہ سا انداز تھا اسکا۔ ہمیشہ کی طرح لاپرواہ، ہر چیز سے بے نیاز۔

فاطمہ نے ہاتھ ڈال کر اندر موجود چیز باہر نکالی تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ بیگ کو ایک طرف پھینک کر اس نے وہ ڈریس کھول کر اپنے سامنے کیا۔ بلیک کلر کی خوبصورت سی لانگ فراک تھی۔

"یہ۔۔ یہ تو وہی ڈریس جو آج مال میں....." جملہ ادھورا چھوڑتے اس نے حیرم کی طرف دیکھا جو سادگی سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

"اقصیٰ ذکر کر رہی تھی کہ تمہیں کوئی ڈریس پسند آیا تھا لیکن تمہارے پاس پیسے نہیں تھے تو خرید نہیں پائی"

"یہ آپ میرے لیے لائے ہیں؟" وہ آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے بولی

"نہیں جو صبح صفائی کرنے ملازمہ آتی ہے اس کے لیے لایا ہوں، دے دینا اسے" اس کی بے یقینی پر وہ جل کر بولا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ فاطمہ ہنستی ہوئی اس کے پیچھے آئی

"نہیں دراصل آپ میرے لیے کبھی کچھ اس طرح لائے نہیں نا تو مجھے لگا شاید اقصیٰ کے لیے ہو"

"تسلی کرلو یہ تمہارے لیے ہی لایا ہوں" اس نے رک کر جواب دیا تو فاطمہ نے مسکراتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا۔ حیرم نے محض سر کو ہلا کر اسکا شکریہ قبول کیا اور کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے فاطمہ کمرے کا دروازہ بند کرتی اقصیٰ کے کمرے کی جانب بھاگی۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

برقی قمقموں سے سجے اس لان میں اس وقت لاہور شہر کے امراء کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ تھری پیس سوٹ میں ملبوس مرد اور مہنگے ڈیزائینر ڈریسز میں ملبوس خواتین۔ ایک مقابلے بازی کا ماحول تھا وہاں پر، خود کو دوسرے سے بہتر دکھانے کے لیے دولت کی

بھرپور نمائش کی جا رہی تھی لیکن خود کو بہترین طور پر تیار کر لینے کے بعد بھی وہاں ہر دوسرا شخص بظاہر تو مسکرا رہا تھا لیکن ان کی آنکھوں میں حسد کی چنگاریاں تھیں۔

ایسے میں اس عالیشان بنگلے کی پورچ میں ایک سیاہ مرسیڈیز آ کر رکی تھی۔ سب کی نظریں اس جانب گھومی تھیں اور گاڑی کے پیچھے لگی نمبر پلیٹ سے ہی وہ اندازہ کر سکتے تھے کہ آنے والا کون ہے۔ جمی نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو سیاہ ٹیکسیڈو میں ملبوس فاران ملک باہر نکلا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہاتھ پر مہنگی گھڑی پہنے اس کے جوتوں کی چمک آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔ وہ واقعی ایک حسین مرد تھا اور اپنی اس خوبصورتی پر اسے غرور بھی بہت تھا۔ دوسری طرف کا دروازہ کھلا تھا اور بلیک سلیولیس پاؤں کو چھوتی سکرٹ میں بریرہ پرویز باہر آئی تھی۔ اس کے بال اوپر سے سیاہ اور نیچے سے ہلکا سرخ رنگ دے رہے تھے۔ لبوں پر سرخ لپ اسٹک لگائے اور نیلی آنکھوں پر سموکی میک اپ کیے وہ فاران ملک کی ٹکر کی لگ رہی تھی۔ بالوں کو ہاتھوں سے سیٹ کرتے وہ جب فاران کے بازو میں بازو ڈال کر اس کے ساتھ کھڑی ہوئی تو بہت سی حقارت بھری نظریں اس کی طرف اٹھی تھیں۔ یہ پارٹی بریرہ کے پاپا اور ان کے ایک بزنس پارٹنر کی طرف سے دی گئی تھی اور فاران ملک کو یہاں لانے کے لیے انہوں نے اس سے خاص درخواست کی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ ان دونوں کو یوں ساتھ کھڑا دیکھ کر وہ نہایت گرم جوشی سے انکی جانب بڑھے تھے

"ویلکم مائے سن ویلکم" بریرہ کے پاپا نے فاران کو گلے لگانا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی اس نے بے نیازی سے ارد گرد دیکھتے اپنا ہاتھ سامنے کر دیا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی فاران بیٹا تم یہاں آئے" ان کے لہجے میں خوشی تھی، غرور تھا لیکن وہیں فاران کے انداز میں لاپرواہی اور بے زاری تھی۔ اس نے محض سر کے اشارے سے ان کی بات کا جواب دیا اور مضبوط قدم چلتا وہاں لگے صوفوں پر جا کر بیٹھ گیا۔ بریرہ بھی اسکے ساتھ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔ اب پارٹی میں موجود مختلف لوگ آکر اس سے مل رہے تھے۔

"فاران بیٹا ان سے ملو یہ میرے بزنس پارٹنر ہیں" سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس سفید بالوں والا ایک پچاس کے قریب آدمی بریرہ کے پاپا کے ساتھ کھڑا تھا۔

"ویلکم فاران ہمیں بہت خوشی ہے کہ تم اس پارٹی میں آئے"

"آپ........ڈونٹ کال می تم" وہ فوراً رکھائی سے بولا

"اوہ سوری ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ آپ یہاں آئے ہیں" وہ بوڑھا آدمی چہرے پر مسکراہٹ لاتا ایک بار پھر سے بولا۔ فاران کے ساتھ اچھے تعلقات مطلب اس کے باپ کے ساتھ اچھے تعلقات۔ اور اگر فاران کے باپ کے ساتھ اچھے تعلقات بن جائیں تو سمجھ جائیں کہ اب آپ ہواؤں میں ہیں۔

"میری دو تین دفعہ آپ کے والد سے بھی ملاقات ہوئی ہے" اب وہ اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"اچھا" فاران نے ایک ابرو اچکا کر دلچسپی سے کہا۔ اس کو متوجہ ہوتا دیکھ کر وہ فوراً سے بولے

"جی کافی اچھے انسان ہیں آپ کے والد اتنا خیال کرتے ہیں اپنے اردگرد لوگوں کا اتنا امیر ہونے کے باوجود میں نے انہیں کبھی غرور میں نہیں دیکھا"

"مسٹر لغاری" ہونٹوں پر مٹھی ٹکائے فاران نے پرسوچ انداز میں ان کی جانب دیکھا۔ لغاری صاحب تو خوشی سے بہک اٹھے کہ اسے ان کا نام معلوم تھا لیکن اس کے اگلے جملے نے ان کی امیدوں کو بہت بری طرح سے توڑا تھا۔

"آپ وہی ہیں نا جن کے بیٹے پر آج کل ایک کیس چل رہا ہے ڈرگز کی ایکسپورٹ پر........دراصل ڈیڈ ذکر کر رہے تھے آپ کے بارے میں کہہ رہے تھے ایسے ماں باپ

ہی ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو کھلی چھوٹ دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسے کاموں میں انوالو ہو جاتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں؟" اب کی بار اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا لیکن لغاری صاحب کیا اپنا خیال پیش کرتے ان کا تو رنگ ہی اڑ گیا تھا اس کی بات سن کر۔

"ایکسیوزمی مجھے ذرا کچھ مہمانوں سے ملنا ہے" وہ بوکھلاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فوراً وہاں سے چلے گئے۔ بریرہ کے پاپا بھی ان کے پیچھے گئے۔ فاران نے حقارت بھری نظر ان پر ڈالی اور جیب سے اپنا فون نکالا۔

"فاران یہ کیا حرکت تھی وہ میرے ڈیڈ کے بزنس پارٹنر ہیں" بریرہ اسکی جانب مڑتے دبا دبا سا چلائی

"شٹ اپ" فان پر انگلیاں چلاتے وہ گردن جھکائے بولا تو بریرہ اپنی جگہ کڑھ کر رہ گئی۔ اس کے سامنے اس وقت کوئی اور ہوتا تو یقیناً وہ اس شٹ اپ پر اسے گارڈز سے کہہ کر باہر پھینکوا دیتی لیکن افسوس اس کے سامنے فاران ملک بیٹھا تھا۔ جس سے دوستی کرنے کے لیے اس نے کتنے پاپڑ بیلے تھے اور اب اسے ہر حال میں اس کے ساتھ بنا کر رکھنی تھی۔ فاران ملک وہ امیر زادہ تھا جو خود تو عیش و عشرت کی زندگی گزارتا تھا لیکن اپنے ساتھ

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

موجود لوگوں کو بھی مکمل موج مستی میں رکھتا تھا۔ وہ پانی کی طرح پیسہ بہانے کا عادی تھا اور اسکی اسی عادت سے اسکے اردگرد موجود لوگ فائدہ اٹھاتے تھے۔

"کہاں جارہے ہو؟" اسے ایک دم سے فون جیب میں ڈالتے کھڑا ہوتا دیکھ کر بریرہ بھی ساتھ حیرت سے کہتی کھڑی ہوئی۔

"آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا"

"کیا مطلب"

"مطلب یہ کہ بریرہ پرویز میرا دل بھر گیا تم سے"

"واٹ ڈو یو مین" وہ غصے سے چلائی اردگرد موجود لوگوں نے مڑ کی اسکی طرف دیکھا بریرہ کے پاپا اوران کے بزنس پارٹنر بھی اسکی آواز سن کر اس جانب متوجہ ہوئے لیکن اب کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ جس کو سنانے کے لیے وہ چلائی تھی وہ تو مغرور چال چلتا اپنی کار کے قریب آیا ہاتھ باندھ کر کھڑے جمی نے فوراً سے دروازہ کھولا تو وہ ایک مسکراتی ہوئی نظر اس عالیشان پارٹی پر ڈال کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ پیچھے بریرہ حیران پریشان سے اپنے باپ کو صفائیاں دے رہی تھی جو فاران کی طرف بھاگے تھے تاکہ اسے روک سکیں لیکن وہ جا چکا تھا۔ کل کے اخبار میں یہ خبر چھپنے والی تھی کہ مشہور بزنس مین کا بیٹا فاران ملک میزبان کے برے رویے کی وجہ سے پارٹی کے بیچ میں سے اٹھ کر چلا گیا۔

خوبصورتی سے بنے اس ہوٹل کی گلاس وال سے دھوپ چھن کر آتی اندر لکڑی سے بنے فرش پر گر رہی تھی۔ اسی گلاس وال کے پاس حیرم اپنے دوست بلال کے ساتھ ایک ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھا تھا۔ دھوپ کی کرنوں میں اسکی شہد رنگ آنکھیں چمکتے پتھروں کی طرح لگ رہی تھیں۔ اس نے سیاہ پینٹ پر آف وائٹ ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی جس کے

بازو کہنیوں تک فولڈ تھے۔ گریبان کے اوپری دو بٹن کھلے تھے اور وہ مسکراتے ہوئے بلال سے گفتگو کرتا ساتھ اورنج جوس کے گھونٹ لے رہا تھا۔

"تو کب کی ڈیٹ فائنل ہوئی؟"

"ایک مہینے بعد"

"اسکا مطلب تم جلد ہی گھوڑی چڑھنے والے ہو" حیرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بھائی آخر میں تو گھوڑی ہی چڑھنا ہوتا ہے بائے داوے تمہارا کب تک ارادہ ہے گھوڑی پر چڑھنے کا"

"میرا تو فلحال دو تین سالوں تک کوئی موڈ نہیں" جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھتے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور گلاس وال سے نظر آتے باہر کے منظر کو دیکھنے لگا۔

"تمہیں آنٹی کچھ نہیں کہتی میری امی تو مجھے صبح شام شادی کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات گنواتی رہتی تھیں"

"امی تو بہت فورس کرتی ہیں پر تمہیں تو معلوم ہے مجھے کسی بات کے لیے راضی کرنا آسان کام نہیں جب تک میں خود نہ چاہوں"

"ہاں بھائی ہم سے بہتر کون جان سکتا ہے اس بات کو کہ حیرم بہروز صاحب کو تو اسکا باپ بھی مجبور نہیں کرپاتا" بلال کے انداز پر حیرم دھیما سا ہنس دیا۔ وہ بچپن سے ہی بلا کا ضدی

ثابت ہوا تھا۔ جس بات کی ٹھان لیتا کر کے گزرتا تھا۔ گھر کا پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے اس نے سب سے خوب پیار سمیٹا تھا، اس کی کسی بات کو انکار نہیں کیا جاتا تھا اور اسی چیز نے اس کے اندر یہ عادت پیدا کر دی تھی کہ وہ اپنی بات پر نہ سننے کا عادی نہیں تھا۔

"ایکسیوز می "ایک نسوانی آواز سن کر ان دونوں نے اسکے تعاقب میں دیکھا تو پاس ہی ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض میں ایک خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی۔

"اف آئی ایم ناٹ رانگ آپ حیرم ہیں۔۔۔۔ حیرم بہروز"

"یس "حیرم نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔ بلال کے چہرے پر بھی غیر شناسائی تھی۔

"میں تانیہ ہوں۔۔۔۔ تانیہ مہر"

"سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں"

"ہم ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے حیرم۔۔۔ سیم بیچ "اس کے بتانے پر حیرم کچھ دیر پر سوچ نظروں سے اسکی طرف دیکھتا رہا اور پھر ایک دم سے اسکی آنکھوں میں شناسائی کی رمق ابھری تھی۔

"اوہ آئی سی تم وہی ہو نا جو پرنسپل کی بہن کی بیٹی تھی"

"ہاں "اس کا حوالہ سن کر تانیہ نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ پورے سکول میں اسی وجہ سے مشہور تھی۔

"کم ہیو آ سیٹ "حیرم نے اسے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھنے کے لیے کہا تو بلال اٹھ کر اسکے بغل میں بیٹھ گیا۔ تانیہ اس کے مقابل بیٹھ گئی۔

"اور کیا کر رہے ہو آج کل "

"جاب "

"وہ تو کر ہی رہے ہوگے پر کس ٹائپ کی جاب کر رہے ہو "اس لڑکی کو شاید بات بات پر مسکرانے کی عادت تھی اسی لیے مسکراہٹ اسکے ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

"میڈیسن "

"اوہ واؤ مطلب ڈاکٹر ہو؟ "اس کے حیرانی سے کہنے پر حیرم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سرجن ڈاکٹر "ساتھ بیٹھے بلال نے ڈاکٹر کے ساتھ اضافہ کرنا ضروری سمجھا۔

"گریٹ تم تو ہمیشہ سے ہی بہت پڑھاکو رہے تھے۔۔۔سکول کا ٹاپر ہوائے۔ تم نے ڈاکٹر ہی بننا تھا "

"آپ کیا کرتی ہیں؟ "بلال نے اس سے سوال کیا تو تانیہ نے ناسمجھی سے حیرم کی جانب دیکھا۔

"یہ میرا دوست ہے بلال یہ بھی ڈاکٹر ہے۔ ہم نے ایک ساتھ ایم بی بی ایس کیا تھا "

"اوہ اچھا "

www.urdunovelsmania.com

"اور کیا کر رہی ہو آج کل "حیرم نے بلال کا سوال دہرایا۔

"میں رنگوں سے کھیلتی ہوں "اپنی بات کہہ کر رہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔

"مطلب"

"آرٹسٹ ہوں پینٹنگ کرتی ہوں ان فیکٹ کچھ دنوں بعد میری ایگزیبیشن ہے، آپ لوگ آنا مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔"اپنے بیگ سے دو کارڈ نکال کر اس نے دونوں کے حوالے کیے۔

"آئی ایم سوری میری تو مہینے بعد شادی ہے میں کافی مصروف ہوں آج کل "بلال نے فوراً سے معذرت کر لی۔

"میں کوشش کروں گا تانیہ پر ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا"

"کوشش نہیں کرنی تمہیں آنا ہے"تانیہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی تو حیرم نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔ تانیہ کچھ دیر وہاں بیٹھی باتیں کرتی رہی اور حیرم کو ایک بار پھر ایگزیبیشن پر آنے کا کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

"جیا لکھ کر دوں اب۔۔۔۔۔ رکھ لیا ہے میں نے" کندھے اور کان کے بیچ فون ٹکائے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتے فاطمہ بیزاریت سے بولی۔

"رکھو اب فون آگے ہی لیٹ ہو رہی ہوں میں" کال کاٹ کر اس نے فون ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور شیشے میں اپنی عکس پر نظر ڈالی۔ ٹخنوں سے ذرا اوپر سیاہ فراک کافی گھیر دار تھا۔ گلے اور بازوؤں کے کنارے پر سرخ دھاگے کا کام تھا اور گھیرے پر سنہری افشاں لگی تھی جو نیچے سے گہری اور اوپر جاتے جاتے ہلکی ہو جاتی تھی۔ فراک کے نیچے سے سیاہ چوڑی پاجامہ اور سیاہ کھسوں میں مقیت دودھیا پاؤں چھلک رہے تھے۔ میک اپ پارٹی کی مناسبت سے ہلکا پھلکا تھا۔ بالوں کو کرل کر کے پیچھے کمر پر پھینکا تھا۔ اپنا عکس دیکھ کر وہ ایک دم سے مسکرائی تو گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔ گھنی پلکوں پر مسکارے کو مزید گہرا کرتے اس نے اپنا فون اٹھایا اور بیگ کندھے پر ڈالتی نیچے آئی جہاں فصیح لاونج میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"فاطمہ بیٹا دھیان سے رہنا وہاں پر اور کوشش کرنا زیادہ لیٹ نہ ہو" کچن سے باہر آتی فرزانہ بیگم نے اسے دیکھ کر ہدایت کی تھیں۔

"امی آپ فکر مت کریں میں آجاؤں گی دس گیارہ بجے تک"

"گیارہ سے ایک منٹ بھی اوپر ہوا تو میں لینے نہیں آؤں گا"

"چپ کرو تم اور چلو باہر آگے ہی لیٹ ہو رہی ہوں میں" فصیح کو گھورتے فاطمہ غصے سے بولی۔

"خود کا میک اپ ختم نہیں ہو رہا تھا اور اب مجھے کہہ رہی ہیں" ہلکی آواز میں بڑبڑاتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تو فاطمہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

یونیورسٹی کے گیٹ پر اسے ڈراپ کر کے فصیح واپس چلا گیا تھا۔ جیا کو کال ملاتی فاطمہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"ہاں پہنچ گئی میں۔۔۔کہاں ہو تم؟"

"اچھا ٹھیک ہے وہی رکو میں آرہی ہوں" کال بند کر کے اس نے ارد گرد دیکھا جہاں ہر جانب ایک بہار سی آئی تھی۔ سر سے پاؤں تک سجی سنوری لڑکیاں اور گروپس کی شکل میں کھڑے ہنسی مذاق کرتے لڑکے۔ سب کو اگنور کرتے اس نے اپنے قدم کینٹین کی طرف بڑھائے تھے جہاں جیا اسکا انتظار کر رہی تھی۔

جیا سے ملنے کے بعد وہ دونوں اس گراؤنڈ کی طرف بڑھی تھیں جہاں سارے فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا۔ اپنی کلاس فیلوز سے ملنے کے بعد وہ دونوں ایک طرف بنے ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئیں۔

"اچھی لگ رہی ہو" ہوا سے اڑتے فاطمہ کے بالوں کو دیکھ کر جیا نے اسکی تعریف کی تھی۔

"شکریہ تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو" جیا سرخ رنگ کی شارٹ فراک پہنے ہوئے تھی جس کے بارڈر پر گولڈن کلر کا ہلکا سا کام تھا۔ نیچے سرخ رنگ کا ہی ٹراؤزر تھا اور سرخ دوبٹہ کندھے پر سیٹ تھا۔ وہ قد میں فاطمہ سے چھوٹی تھی اور اس وقت سرخ رنگ کی ہی ہیل پہنے ہوئی تھی۔ غرض وہ سر سے پیر تک سرخ رنگ میں ملبوس تھی۔

"کسے ڈھونڈھ رہی ہو؟" جیا کی بھٹکتی ہوئی نظروں کو محسوس کر کے فاطمہ نے سوال کیا تھا۔

"نہیں کسی کو بھی نہیں" مسکراتے ہوئے جیا نے کہا تھا اور پھر وہ دونوں اسٹیج کی جانب متوجہ ہوئی جہاں فنکشن کا آغاز ہو چکا تھا۔

پورے ہال میں گہما گہمی سی تھی۔ کان کے پردے پھاڑ دینے والا میوزک پورے ہال میں گونج رہا تھا۔ پرس میں ہوتی وائبریشن کو محسوس کر کے فاطمہ جیا کو بتاتی ہال سے باہر آئی تھی جہاں اکا دکا اسٹوڈنٹس موجود تھے۔ اس نے فون نکالا تو حیرم کی کال تھی۔

"جی حیرم بھائی" ایک کان پر ہاتھ رکھتے دوسرے پر فون ٹکائے وہ زور سے بولی۔ گانوں کی آواز باہر تک آ رہی تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"فصیح اپنے دوستوں کے ساتھ نکل گیا ہے گھومنے جب آنا ہو مجھے کال کر دینا میں آجاؤں گا"

"ٹھیک ہے میں گیارہ بجے تک آپ کو کال کروں گی" حیرم کو جواب دیتے اس نے مڑ کر دیکھا تھا جہاں ایک دم سے شور گونجا تھا۔ فون بیگ میں رکھتے وہ ہال میں آئی جہاں اسٹیج پر فاران کھڑا تھا۔ وائٹ شرٹ کے ساتھ نیوی بلو پینٹ کوٹ پہنے اسکی پر سنلیٹی ہمیشہ کی طرح سب میں نمایاں ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹکتی واپس ٹیبل پر آئی کیونکہ فاران اب اسٹیج پر کھڑا یونیورسٹی میں اپنے ایکسپیر ئینس کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اس کو یوں اسٹیج پر بلانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ یونیورسٹی میں ہر کسی کا آئڈیل تھا۔ اس کی حرکتیں ایک طرف لیکن یہ سچ تھا کہ ہر یونیورسٹی میں ہر کوئی اس سے بہت انسپائر تھا۔

"بتا تو ایسے رہا ہے جیسے یہ یونیورسٹی کا ٹاپر رہا ہو" ناگواری سے بڑبڑاتے وہ کرسی پر بیٹھی جہاں سب لڑکیاں موجود تھیں لیکن جیا غائب تھی۔

"یہ جیا کہاں گئی؟" اس نے ارد گرد دیکھتے سوچا "کسی سے ملنے گئی ہو گی"

لیکن جب کافی دیر تک جیا واپس نہ آئی تو وہ اٹھ کر اسے ڈھونڈھنے لگی۔ ایک کلاس فیلو سے اسکے بارے میں پوچھ کر وہ بیک اسٹیج کی طرف آئی تھی۔ یہاں اسکی کلاس کے کافی لڑکے موجود تھے۔

"بابر جیا کو دیکھا ہے؟" ایک گھنگھرالے بالوں والے لڑکے کو مخاطب کر کے اس نے پوچھا

"ابھی تو یہی فاران سے بات کر رہی تھی" بابر نے ارد گرد دیکھتے کہا لیکن اسکی بات سن کر فاطمہ کو جھٹکا لگا۔

"فاران سے بات کر رہی تھی؟" اس نے حیرانگی سے بات دہرائی

"ہاں ابھی فاران آیا تھا اسٹیج سے تو اسی سے بات کر رہی تھی۔ میرے خیال سے باہر گئی ہے دیکھ لو جا کر ایک دفعہ" اس کی بات پوری ہوتے ہی فاطمہ باہر کی طرف بھاگی۔ اس کا دل انجانے خوف کے تحت دھڑک رہا تھا۔ ارد گرد دیکھتے وہ باہر نکل ہی رہی تھی جب جیا اسے اپنے ٹیبل کی طرف جاتی دکھائی دی۔ شدید غصے میں وہ اسکی طرف بڑھی تھی اور بغیر کسی کی جانب دیکھے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتی ہوئی باہر لے آئی۔

"کیا ہو گیا فاطمہ ہاتھ تو چھوڑو میرا کیوں کھینچ رہی ہو مجھے اس طرح" جیا اپنا ہاتھ چھڑواتے زور سے بولی۔

"فاران کے ساتھ کیا بات کر رہی تھی" دانتوں پر دانت جمائے فاطمہ کا انداز غصے سے بھرپور تھا۔ اس کی بات پر جیا کا رنگ ایک دم سفید پڑا تھا لیکن پھر وہ فوراً سنبھل کر بولی

"کیا مطلب ہے تمہارا میری فاران سے کوئی بات نہیں ہوئی"

"میں ابھی بیک اسٹیج تمہیں ڈھونڈنے گئی تھی اور بابر نے مجھے کہا کہ ابھی تم وہاں کھڑی فاران سے باتیں کر رہی تھی" شور کی وجہ سے وہ کافی اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

"بابر کو غلطی لگی ہوگی" فاطمہ سے نظریں چراتے جیا اپنا رخ موڑ گئی۔

"جیا تم نے مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے کیا یاں میں تمہیں اندھی دکھائی دیتی ہوں" اس کا رخ اپنی جانب موڑتے فاطمہ چلائی تھی۔

"تمہارا بس دماغ خراب ہوگیا ہے اور کچھ نہیں جب میں کہہ رہی ہوں میری کوئی بات نہیں ہوئی فاران سے تو کیوں سر کھا رہی ہو میرا" جیا فاطمہ سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چلائی۔ اس کے انداز پر فاطمہ دنگ ہوئی تھی۔

"بات پتا کیا ہے تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں اب سوچو جو تمہیں سوچنا ہے مجھے کوئی پرواہ نہیں" غصے سے کہتی جیا اندر کی طرف بڑھ گئی اور فاطمہ دنگ کھڑی اسکی پشت دیکھتی رہی۔ آج تک کبھی جیا نے اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔ ان کی دوستی کافی پرانی تھی اور وہ اپنی ہر بات ایک دوسرے کو بتاتی تھیں لیکن آج جیا کے رویے پر فاطمہ کو یقین ہوگیا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے۔ اسے ایک دم سے وہ وعدہ یاد آیا تھا جو اس نے جیا سے لیا تھا۔ اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہوگیا تھا۔ بیگ سے فون نکال کر اس نے ٹائم دیکھا تو ابھی دس بجے تھے۔ وہ حیرم کو کال کرنے لگی یہاں رہنے کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔

وہ گھر واپس آئی تو لاونج میں اقصیٰ کوئی مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔ فاطمہ کو حیرم کے ساتھ لاؤنج میں آتا دیکھ کر حیرت سے کھڑی ہوئی۔

"اتنی جلدی واپس آگئی تم "لیکن فاطمہ اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"اسے کیا ہوا؟ "اقصیٰ نے حیرم سے پوچھا جو بس کندھے اچکا گیا۔ فاطمہ کے خراب موڈ کو تو اس نے بھی نوٹس کیا تھا لیکن پھر پوچھنا پسند نہیں کیا۔

"اس نے کھانا نہیں کھایا ہو گا لے جاؤ اس کے لیے "حیرم کے کہنے پر اقصیٰ اثبات میں سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھی۔ حیرم نے ایک پر سوچ نظر فاطمہ کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی اور وہیں لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بیٹھ گیا۔

کمرے میں آکر فاطمہ نے غصے سے اپنا بیگ بیڈ پر پھینکا اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی جیولری اتارنے لگی۔

www.urdunovelsmania.com

"کچھ تو غلط ہے جیا کے ساتھ لیکن اب میں کس طرح معلوم کروں" بے بسی سے ڈریسنگ پر ہتھیلیاں جماتے اس نے شیشے میں دیکھا۔ کتنے دل سے اس نے اور جیا نے آج کے فنکشن کی تیاری کی تھی لیکن سب کچھ خراب ہوگیا تھا۔ چند گھنٹوں نے ہی سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔ آج جیا کا رویہ اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسکی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

"فاطمہ کھانا کھا لو" اچانک سے اقصیٰ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔

"تمہیں کیسے پتا چلا میں نے کھانا نہیں کھایا" فاطمہ نے مڑتے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"تمہاری اس بارہ بجی شکل نے۔۔۔۔۔۔چلو آؤ کھانا کھاؤ اب" فاطمہ کچھ دیر اسکی طرف دیکھتی رہی پھر بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔ کھانا دیکھ کر اب اسے اپنی بھوک کا احساس ہونے لگا تھا۔

"کوئی بات ہوئی ہے کیا؟" اسے کھانا کھاتا دیکھ کر اقصیٰ نے آہستگی سے پوچھا۔

"مطلب"

www.urdunovelsmania.com

"مطلب یہ کہ تمہارا موڈ کیوں آف ہے۔ جاتے وقت تو بہت خوش تھی" جیا کی بات پر فاطمہ نے ایک گہری سانس لی۔ کھانے کی پلیٹ ایک طرف کھسکا کر اس نے اقصیٰ کے دونوں ہاتھوں کو تھاما۔

"اقصیٰ جیا ایک لڑکے کو پسند کرتی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی غلط راستے پر نہ چل نکلے"

"تو تم اسے سمجھاؤ نا"

"میں نے بہت سمجھایا ہے اور آج جب میں نے اسے اس لڑکے سے بات کرتے دیکھا تو مجھے بہت غصہ آیا۔ میں نے اسے منع کیا تو وہ مجھے سنا کر چلی گئی کہ مجھے اس پر یقین نہیں"

"دیکھو جیا ایک سمجھدار لڑکی ہے ہوسکتا وہ دونوں واقعی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہوں اور شادی کرنا چاہتے ہوں"

"اقصیٰ وہ لڑکا اچھا انسان نہیں ہے۔ وہ کسی بھی طرح سے جیا کے قابل نہیں وہ صرف لڑکیوں کو استعمال کرنا جانتا ہے لیکن جیا یہ بات سمجھ نہیں رہی"

"اوہ یہ تو واقعی مسئلے کی بات ہے"

"ہاں اور اب مجھے لگ رہا ہے وہ اس لڑکے کے ساتھ رابطے میں ہے۔ اقصیٰ اگر یہ تعلقات آگے بڑھے تو یقین کرو جیا اپنا بہت نقصان کروا بیٹھے گی"

"تو اب تم کیا کروگی؟"

www.urdunovelsmania.com

"وہی تو سمجھ میں نہیں آرہا" فاطمہ نے پریشانی سے اپنی پیشانی سہلائی۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا۔

"آجائیں" اس کے آواز دینے پر دروازہ کھلا تھا اور رف سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس حیرم اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"فاطمہ تمہارا فون کہاں ہے؟"

"وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہے" فاطمہ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔ حیرم اس کے ڈریسنگ کے پاس آیا اور فون اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ فاطمہ اور اقصیٰ دونوں خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں۔

"یہ لو میں نے سم چینج کروادی تمہاری" فاطمہ کی جانب فون بڑھاتے وہ بولا تھا۔ کچھ دنوں سے ان کے علاقے میں کچھ کام چل رہا تھا جس کی وجہ سے فاطمہ کی سم کے برینڈ کے سگنلز کافی متاثر ہورہے تھے۔ اسی لیے حیرم نے اس کی سم چینج کروادی تھی کیونکہ وہ کام تو ناجانے کتنے عرصے تک جاری رہنا تھا۔

"اوہ تھینکس۔۔۔۔ آپ کو یاد تھا میں سمجھی آپ بھول گئے"

"تم سے منسلک کام میں کبھی نہیں بھولتا فاطمہ" اس کی جانب دیکھتے حیرم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ مسکرادی۔ حیرم کمرے سے چلا گیا تو اقصیٰ واپس اسکی طرف مڑی

"فاطمہ جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا" فاطمہ نے محض پریشانی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آرام کرو تم" وہ کہتے کمرے سے نکل گئی لیکن پیچھے فاطمہ پریشان چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

رات کے ایک بجے کا وقت تھا۔جہاں اس وقت ہر کوئی گہری نیند کے مزے لے رہا تھا وہیں اے سی کی ٹھنڈک میں کمفرٹر اوڑھے جیا موبائل پر مصروف تھی۔ موبائل کی روشنی میں اسکا چہرہ صاف ظاہر ہو رہا تھا جس پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"میں سمجھی تھی آپ مجھے کوئی اہمیت ہی نہیں دیں گے"

"اور تمہیں ایسا کیوں لگا تھا؟"

"آپ اتنے مشہور ہیں لڑکیاں آپ کے آگے پیچھے گھومتی ہیں مجھ جیسی عام سی لڑکی سے بھلا آپ کو کیا سروکار ہو سکتا تھا"

"پہلی بات یہ کہ تم عام تو ہرگز نہیں ہو۔ میرے اردگرد جتنی بھی لڑکیاں گھومتی ہیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ان میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تم ہو۔ کیونکہ تم انکی طرح عارضی چیزوں کا استعمال کر کے خود کو خوبصورت نہیں دکھاتی اور دوسری بات تم اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے میری اتنی قدر کرتی ہوں تو میں کیوں تمہاری محبت کا جواب محبت سے نا دوں "فاران کا میسج دیکھ کر جیا کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"آپ کو واقعی مجھ سے محبت ہے؟"

"محبت کا تو معلوم نہیں لیکن ہاں میں تمہاری محبت کی قدر بہت کرتا ہوں"

"میں اس کے لیے آپکی شکرگزار ہوں"

"آج کا ایونٹ کیسا گزرا تمہارا؟"

"اچھا تھا "میسج ٹائپ کرتے ایک پل کے لیے اس کے چہرے پر اداسی کے تاثرات ظاہر ہوئے تھے۔ فاطمہ کی باتوں نے اسے بہت دکھ پہنچایا تھا۔ کیا اسے واقعی ایسا لگتا تھا کہ وہ اتنی نا سمجھ ہے جو صحیح اور غلط میں فرق نہیں کر سکتی۔

"مجھے تو بہت مزہ آیا اور ہاں تم پر ریڈ کلر بہت سوٹ کر رہا تھا"

www.urdunovelsmania.com

"شکریہ "مسکراتے ہوئے اس نے ٹائپ کیا تھا۔ فاطمہ کا خیال اب ذہن سے غائب ہوچکا تھا۔

جیسے جیسے گھڑی کی سوئیاں فاصلہ طے کر رہی تھیں ان کی گفتگو کا سلسلہ بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ یہ سلسلہ چند دنوں پہلے ہی شروع ہوا تھا جب جیا نے خود پہل کرتے فاران کو میسج کیا تھا اور فاران کے آگے سے جواب دینے پر اسے مزید حوصلہ ملا تھا۔ باتوں کا سلسلہ دن بدن بڑھتا ہی گیا تھا اور کل فاران نے اسے پارٹی پر ملنے کے لیے کہا تھا۔ اسی وجہ سے وہ فاطمہ سے چھپ کر اس سے ملنے گئی تھی لیکن فاطمہ نے اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ فاطمہ سے یہ سب کچھ چھپانا شروع ہوگئی تھی۔ جانتی تھی وہ اسے ایسا کچھ بھی نہیں کرنے دے گی اور اب جب اسے سب معلوم ہوگیا تھا تو اسکی پریشانی میں اضافہ ہوگیا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے فاطمہ سے اس بارے میں دو ٹوک بات کرنی ہے۔

www.urdunovelsmania.com

"تم نے باز نہیں آنا اپنی حرکتوں سے" دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور فصیح جو بیڈ سے ٹیک لگائے آرام دہ انداز میں بیٹھا تھا ہڑبڑا کر اٹھا۔ فاطمہ غصے سے لال بھبھو کا چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی۔

"شرم نہیں آتی تمہیں جوان جہان لڑکے کے کمرے میں یوں داخل ہوتے ہوئے"

"تمہاری جوانی تو میں نکالتی ہوں" غصہ سے چیختی فاطمہ فصیح کی طرف بڑھی جو جلدی سے چھلانگ لگا کر بیڈ کی دوسری جانب کودا۔

"ہوا کیا ہے اپنی شکل دیکھ لی کیا صبح صبح آئینے میں جواب مجھے بھی ڈرانے آگئی ہو"

"یہ کیا ہے؟" آدھی پرفیوم کی بوتل بیڈ پر پھینکتے فاطمہ نے دانت پیس کر کہا۔ اس پرفیوم کو دیکھ کر فصیح نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"اتنا بھی نہیں پتا تمہیں" ہلکے سے ہنستے فصیح نے گھبراہٹ کے مارے بالوں میں ہاتھ مارا" فاطمہ بی بی اسے پرفیوم کہتے ہیں"

"وہ مجھے بھی پتا ہے پر یہ آدھا کیسے ہوا؟"

"مجھے کیا پتا" اردگرد نظریں گھماتے فصیح نے انجان بننے کی ایکٹنگ کی۔

www.urdunovelsmania.com

"فصیح کے بچے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں" فاطمہ بھی بھاگ کر بیڈ پر چڑھی اور دوسری جانب کودی لیکن اتنے میں فصیح بھاگ کر دوسری جانب آگیا۔ کل جب فاطمہ پارٹی میں گئی تھی تو اپنے دوستوں سے ملنے جاتے وقت فصیح اسکا یہ پرفیوم لگا کر گیا تھا، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ خالی کر کے گیا تھا۔

"اللہ کی قسم ہے فاطمہ میں بس تھوڑا سا لگایا تھا"

"تمہارا تھوڑا سا بھی چار کلو کے برابر ہوتا ہے۔ میرا تیس ہزار کا پرفیوم تھا یہ" چلاتے ہوئے فاطمہ پھر اسکی جانب بھاگی لیکن وہ پھر دوسری جانب کود گیا۔

"یار اپنے بھائی کو معاف نہیں کر سکتی تم" چہرے پر معصومیت طاری کرتے فصیح نے کہا۔ اتنے میں کہ پھر سے فاطمہ فصیح کی جانب بھاگتی کمرے میں ایک بھاری آواز گونجی

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟" گرے پینٹ پر بلیک ڈریس شرٹ پہنے ہاتھ میں اوورال پکڑے حیرم ہاسپٹل جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔ وہ نیچے جا رہا تھا جب فصیح کے کمرے سے شور سن کر وہ اس طرف آیا تھا اور یہاں اس کی توقع کے عین مطابق وہ دونوں لڑنے میں مصروف تھے۔

فاطمہ نے لپک کر بیڈ سے وہ پرفیوم اٹھایا اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر کر حیرم کے سامنے آئی۔

"حیرم بھائی یہ دیکھیں میرا اتنا مہنگا پرفیوم تھا مجھے بر تھڈے گفٹ ملا تھا۔ میں نے اتنا سنبھال کر رکھا تھا اور اس نے ایک دفعہ میں ہی بوتل آدھی کردی" فاطمہ کے منہ سے ساری بات سن کر حیرم نے گھور کر فصیح کی طرف دیکھا جو حیرم کو سامنے دیکھ کر گھبرا گیا۔ اب اسکی کلاس پکی تھی۔

"حیرم بھائی یقین کریں میں نے تھوڑا سا لگایا تھا"

"تو پھر یہ بوتل آدھی کیسے ہوئی" فاطمہ چلائی

"تو شکر کرو نہ آدھی ہوگئی ورنہ تم نے تو شاید اسے جہیز میں لے کر جانا تھا" فصیح بھی دوبدو بولا لیکن پھر حیرم کی گھوریوں سے خاموش ہوگیا۔ پر فاطمہ کا غصہ ابھی بھی سوا نیزے پر تھا۔ وہ ایک بار پھر غصے سے اسکی طرف بھاگی مگر اس بار حیرم نے اسکا بازو پکڑ کر اسے واپس کھینچا۔

"چھوڑیں حیرم بھائی میں آج اسکا خون پی جاؤں گی"

"ہاں مجھے تو تم پہلے ہی ڈریکولا کے خاندان سے لگتی ہو"

"چپ کرو تم فصیح اور فاطمہ اپنے کمرے میں جاؤ۔ شام کو میرے ساتھ چلنا جیسا دل کیا پرفیوم لے آنا" حیرم کی آفر فاطمہ کے بپھرے تاثرات پل میں نارمل ہوئے۔

"تم ہی استعمال کرواب اسے "پرفیوم بیڈ پر پھینکتے اس نے ایک جتاتی نظر فصیح پر ڈالی اور خاموشی سے مسکراتی کمرے سے نکل گئ۔ حیرم نے کہہ دیا مطلب اب اسکا پرفیوم پکا تھا۔

"یہ صحیح ہے بھائی مجھے کبھی جھوٹے منہ پانچ سوروپے بھی نہیں دیے اور اسے نیا پرفیوم دلایا جارہاہے۔۔۔۔واہ "ہاتھ نچا نچا کر فصیح نے دہائی دی تھی۔

"یہ ہم دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرے کمرے سے پیسے کہاں غائب ہوتے ہیں۔ میں خاموش ہوں تو مجھے خاموش ہی رہنے دو اور اس سب کے بارے میں میں تم سے آکر بات کروں گا" بیڈ پر رکھے پرفیوم کی جانب اشارہ کرتے حیرم گھڑی دیکھتا کمرے سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی فصیح نے لپک کر وہ پرفیوم اٹھایا اور اپنی کلائی پر اسکے چند اسپرے کر کے ناک کے قریب کیا۔

"واہ کیا خوشبو ہے "اس کے قدم اب ڈریسنگ ٹیبل کی جانب تھے جہاں پہلے سے ہی کافی پرفیومز رکھے تھے۔ اور ان میں سے آدھے فاطمہ اور حیرم کے تھے جو یا تو وہ چراتا تھا یاں ان کی منت سماجت کر کے لے آتا تھا۔ غرض اس نے خود اپنے پیسوں سے آج تک پرفیوم نہیں خریدا تھا۔

"فصیح سے پنگا از ناٹ چنگا "ریپ سونگ کی طرح اپنا مشہور مقولہ بولتے ہاتھوں کو حرکت دیتے وہ واپس چھلانگ لگا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اسے فاطمہ کی جو بھی چیز پسند آتی تھی وہ اسے

www.urdunovelsmania.com

یونہی تھوڑا سا استعمال کرلیتا اور بعد میں وہ چیز فاطمہ خود اسکے منہ پر مار کر جاتی تھی۔ یہ فاطمہ سے اپنی پسند کی چیزیں نکلوانے کا فصیح کا اسٹائل تھا۔ اسے یہ پرفیوم بھی پسند آگیا تھا لیکن فاطمہ اسے استعمال نہیں کرنے دیتی تھی اسی لیے اس نے اپنا پرانا طریقہ آزمایا تھا جو ہمیشہ کی طرح کامیاب ہوا تھا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ناشتے کے ٹیبل پر اس وقت حیرم کے علاوہ گھر کے سب افراد موجود تھے۔ بہروز صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے جب کہ بقایا سب لوگ باقی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

"فاطمہ بیٹا آپ کا پہلا پیپر کب ہے؟"

"بابا ایک ہفتے بعد"

"توپھر آگے کا کیا پلین ہے "

"فلحال توکچھ نہیں سوچا پیپرز سے فری ہوکرہی دیکھوں گی اس بارے میں "

"بابا شادی کراوئیں اس کی۔کب تک گھر بٹھا کر رکھنا ہے "ناشتے سے بھرپورانصاف کرتے فصیح کی آواز گونجی تھی۔

"تم فکرمت کرواتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی "فاطمہ جل کر بولی تھی۔

"ہاں مجھے تولگتا تم نے میری بیوی بچوں کو بھی چمٹ جانا ہے جیسے مجھے چپکی ہوئی ہو"

"بابا دیکھیں اسے "فاطمہ نے دہائی دیتے شہروزصاحب کی جانب دیکھا جنھوں نے مسکراتے ہوئے فصیح کو گھوراتھا۔

"اتنا چھوٹا ہے بہن سے لاکھ دفعہ سمجھایا ہے آپی کہہ کرعزت سے مخاطب کیا کروپر اس لڑکے کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی "فرزانہ بیگم نے بھی اسے جھاڑنا ضروری سمجھا تھا۔

"فصیح اور تمیز امی یہ توآپ نے مغرب سے سورج نکلنے والی بات کردی "

"بالکل ٹھیک کہ رہی ہے میری بہن "کالرجھاڑتے اس نے اتراتے ہوئے کہا توپاس بیٹھی اقصیٰ نے اسکے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"بیوقوف بے عزتی کی ہے میں نے تمہاری "

"فاطمہ بیٹا" ایک دم سے لاؤنج کا دروازہ کھلا تھا اور اندر آتے چوکیدار نے فاطمہ کو پکارا تھا۔

"جی انکل"

"حیرم بیٹے کے ہاسپٹل سے ایک آدمی آیا تھا کہہ کر گیا ہے کہ یہ انہوں نے آپ کے لیے بھجوایا ہے" ایک کالے رنگ کا چھوٹا سا بیگ انہوں نے فاطمہ کو پکڑایا اور باہر چلے گئے۔ فاطمہ نے سب کی طرف دیکھ کر اندر موجود چیز کو باہر نکالا تو حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ وہ مہنگے برینڈ کا پرفیوم تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی مارکیٹ میں آیا تھا۔

"واؤ" اسے ہاتھ میں لے کر دیکھتے بے اختیار اس کے منہ سے نکلا تھا۔ ہلکے سنہرے رنگ کی شیشی میں وہ گلابی مائع ہلکورے لے رہا تھا۔

"کتنا خوبصورت ہے یہ

"ہمم پر یہ تو کافی مہنگا لگ رہا ہے"

"جی بابا پورے ستر ہزار کا پرفیوم ہے۔ برینڈ دیکھیں اسکا "LouisVuitton" فصیح نے شاپنگ بیگ کھول کر اندر رکھی رسید نکالتے کہا جسے ہر چیز کے بارے میں مکمل اپڈیٹ ہوتی تھی۔ پرفیوم کی قیمت پر ایک پل کے لیے فاطمہ نے بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور پھر احتیاط سے اسے ٹیبل پر رکھ دیا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"فاطمہ بیٹا احتیاط سے رکھنا اب اسے" شہروز صاحب کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن سچ تو یہ تھا کہ پرفیوم کی قیمت سن کر اس کے خود کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔ اس نے کبھی اتنی مہنگی چیزیں استعمال نہیں کی تھیں۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فاطمہ اس وقت لاؤنج میں سنجیدہ چہرے لیے بیٹھی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسے جیا کی کال آئی تھی جو کچھ دیر تک آنے کا کہہ رہی تھی۔ گھر میں صرف فاطمہ اور فرزانہ بیگم موجود تھیں۔ اقصیٰ پیپر کی تیاری کی غرض سے اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔ کل اس کا آخری پیپر تھا اور کچھ دنوں بعد ہی فاطمہ کے فائنل سمسٹر کے امتحانات شروع ہوجانے تھے۔ تقریباً

دس منٹ بعد لاؤنج کا دروازہ کھلا تھا اور کندھے پر بیگ ڈالے سادے شلوار قمیض میں جیا اندر آئی۔ فاطمہ اسے دیکھ کر فوراً سے کھڑی ہوگئی۔

"السلام علیکم "جیا نے سنجیدگی سے سلام کیا۔

"وا علیکم السلام روم میں چلتے ہیں" فاطمہ کے تاثرات بھی سنجیدہ تھے۔ عجیب سی سرد مہری دونوں کے بیچ چھائی تھی۔

"گھر میں کوئی نہیں ہے کیا" ارد گرد دیکھتے جیا نے پوچھا تھا۔

"امی ہیں بس وہ آرام کر رہی ہیں"

کمرے کا دروازے کھولتے وہ دونوں کمرے میں آئیں۔

"بیٹھو میں کچھ کھانے پینے کے لیے لاتی ہوں"

"نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا تم بیٹھو یہاں میرے پاس" جیا فاطمہ کا ہاتھ پکڑے اسے صوفے کے پاس لائی اور اپنے سامنے بٹھایا۔ فاطمہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔ اسے اندازہ تھا جیا کیا بات کرنے والی ہے۔

"میں اپنے کل کے رویے کے لیے بہت شرمندہ ہوں اور تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں"

www.urdunovelsmania.com

"تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں جیا۔ ہم دونوں دوست ہیں اور دوستوں میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں" فاطمہ نے اسکے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے کہا تو جیا مسکرا دی۔

"تم سے ایک بات پوچھوں جیا" فاطمہ نے محتاط انداز میں پوچھا۔

"میں جانتی ہوں تم کیا پوچھنا چاہ رہی ہو جیا اور میں بس تمہیں اتنا بتانا چاہتی ہوں کہ میں ناسمجھ نہیں ہوں۔ اپنا اچھا برا جانتی ہوں اسی لیے پلیز مجھے کوئی لیکچر مت دینا" ہاتھ اٹھاتے جیا نے ناگواری سے کہا تو فاطمہ پریشانی سے اسکے قریب ہوئی۔

"جیا یہ بات میں اور تم ہم دونوں جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے"

"فاطمہ میں کچھ بھی غلط نہیں کر رہی۔ میں فاران سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے اور بہت جلد ہم دونوں شادی کرلیں گے"

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو وہ تم سے محبت کرتا ہے"

"فاطمہ اس نے آج تک مجھ سے کوئی غلط بات نہیں کی نا ہی آج تک مجھ سے میری کوئی تصویر مانگی ہے۔ وہ ایک اچھا لڑکا ہے فاطمہ اور۔۔۔۔۔"

"کتنا عرصہ ہوگیا ہے تمہیں اس سے بات کرتے؟" فاطمہ نے اسکی بات بیچ میں کاٹتے پوچھا

"کچھ دن"

www.urdunovelsmania.com

"اوران کچھ دنوں میں تم نے فیصلہ کرلیا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔فاطمہ کن فضول سی باتوں پر تم نے یہ نتیجہ اخذ کرلیا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔یہاں تو لوگ شادی کرکے چھوڑ جاتے ہیں تم کس بنیاد پر یہ سب کررہی ہو"

"میں اس معاملے میں مزید بحث نہیں چاہتی فاطمہ فاران ایک اچھا لڑکا ہے ڈیٹس اٹ" جیا کا انداز دو ٹوک تھا۔

"فاران ایک اچھا لڑکا نہیں ہے جیا میں تمہیں کیسے سمجھاؤں"

"تم کیسے کہہ سکتی ہو وہ ایک اچھا لڑکا نہیں۔تم خود ہی کہتی ہو انسان کا ظاہر اسکے باطن سے بہت مختلف ہوتا تو یہ بھی تو ہوسکتا ہے فاران اندر سے ویسا نہ ہو جیسا وہ دکھائی دیتا ہے"

"فاطمہ تم بات کو غلط رنگ دے رہی ہو۔ظاہر اور باطن کا فارمولا ان پر اپلائی ہوتا ہے جنہیں اپنے باطن کے ظاہر ہونے سے خوف آتا ہو۔جس کا باطن برا ہو لیکن اس نے ظاہر اچھا بنایا ہو، تبھی وہ اپنا باطن چھپاتا ہے۔ایک اچھا انسان کبھی اپنی ظاہر برا نہیں بناتا۔وہ اگر اندر سے اچھا ہے تو وہ باہر سے بھی اچھا ہے اسے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں پڑتی"

"تمہیں آخر فاران سے کیا دشمنی ہے" جیا ایک دم غصے سے کہتی کھڑی ہوگئی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"میری فاران سے کوئی دشمنی نہیں، میری تم سے دوستی ہے وراسی دوستی کے ناطے میرا فرض ہے تمہیں غلط راستے سے روکوں اور میں تمہیں روکوں گی چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے"

"اوہ پلیز زیادہ میری اماں بننے کی ضرورت نہیں۔ میرا اچھا برا سوچنے والے موجود ہیں تم زیادہ میری فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں" جیا کا لہجہ ناگواری لیے ہوئے تھا۔ اس کے مزاج میں آنے والی تبدیلی صاف ظاہر تھی۔

"یہ تم کس لہجے میں بات کر رہی ہو مجھ سے"

"دیکھو فاطمہ میں نہیں چاہتی فاران کی وجہ سے ہماری دوستی خراب ہو اسی لیے تم اسے ہماری دوستی سے دور ہی رکھو"

"جیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ وہ ہماری دوستی کے درمیان سے باہر نکل سکتا ہے۔ جب دو لوگ الگ الگ موقف پر قائم ہوں تو ان میں بگاڑ کی وجہ وہ موقف ہی بنتا ہے اور ہم دونوں کے درمیان الگ موقف فاران کی ذات ہے"

"تو تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ مجھے تم میں سے اور فاران میں سے کسی ایک کو چننا ہوگا" حیرانگی سے آنکھیں واہ کیے جیا نے پوچھا۔ فاطمہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چند قدم آگے بڑھی اور اثبات میں سر ہلایا۔ اب ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ کہیں

سے بھی بچپن کی دوستیں نہیں لگ رہی تھی۔ فاران ان کی دوستی کی دیوار کے لیے دیمک ثابت ہوا تھا۔ جس دیوار کا انہوں نے ساری زندگی خیال رکھا تھا فاران کے وجود نے اسے ایک جھٹکے میں گرا دیا تھا۔

"تو ٹھیک ہے تم سن لو میں فاران کو کسی صورت نہیں چھوڑوں گی لیکن میں تم سے بھی دوستی ختم نہیں کروں گی۔ میں سمجھی تھی تم میری خوشی میں خوش ہوگی اور میں یہاں سب ٹھیک کرنے ہی آئی تھی لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا یہ سب کرنے کے لیے۔ میں چلتی ہوں خدا حافظ" جیا نے سنجیدگی سے کہتے صوفے پر رکھا بیگ اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھی۔

"کیا فاران مجھ سے زیادہ اہم ہے؟" فاطمہ کی آواز پر جیا کا دروازے کے ہینڈل پر رکھا ہاتھ ایک پل کے لیے رکا تھا۔ اس نے مڑ کر فاطمہ کی طرف دیکھا جس کی اس جانب پشت تھی۔

"ہاں" یک لفظی جواب دے کر وہ کمرے سے نکل گئی اور یہاں دوستی کو لے کر فاطمہ کے فخر کا بت ٹوٹ کر پاش پاش ہوگیا۔ وہ دوستی کے معاملے میں خود کو بہت خوش نصیب سمجھتی تھی کہ اللہ نے اسے اتنی اچھی دوست دی ہے لیکن آج اس کا یقین بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا۔ جیا کے الفاظ اس کو توڑ گئے تھے۔

قطار در قطار آنسو اسکی آنکھوں سے بہتے گئے اور وہ بھاگ کر بیڈ پر گری اور تکیے میں منہ دیے رونے لگی۔ اسکی ہلکی ہلکی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

دوستی جب گہری ہوتی ہے تو پتھر سے بھی زیادہ مضبوط ہوتی ہے لیکن جب اس پتھر میں دراڑ آتی ہے تو وہ ایک بلبلے جیسی ہو جاتا ہے۔ ایسا بلبلا جسے پانی کا ہلکا سا جھونکا ختم کر سکتا ہے۔

ان کی دوستی کو بھی ہلکا سا جھونکا ختم کر گیا تھا۔ اسے جیا سے ایسے رویے کی توقع نہیں تھی، بالکل بھی نہیں تھی۔ اس نے سوچا تھا وہ سب ٹھیک کر دے گی، جیا کو سمجھا دے گی اور وہ سمجھ بھی جائے گی لیکن یہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔

جب انسان غلط راستے کی طرف بڑھتا ہے تو خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی رکاوٹ اسے روکنے ضرور آتی ہے۔ ہدایت کے مواقع تو کافروں کو بھی دیے جاتے ہیں لیکن قرآن کہتا ہے کہ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہو گئے ہیں۔ ان پر وہ ہدایت اثر نہیں کرتی اور وہ اپنے ہاتھوں سے اس رکاوٹ کو دور کر کے برائی کا راستہ صاف کرتے ہیں۔ فاطمہ بھی جیا کے لیے ایسی ہی رکاوٹ ثابت ہوئی تھی پر افسوس اس نے خود اس رکاوٹ کو ختم کر دیا اور برائی کے راستے پر چل پڑی۔ اب بس دیکھنا یہ تھا کہ وہ برائی کا یہ راستہ کس حد تک طے کرتی ہے۔

اسے یونہی کمرے میں پڑے دوپہر سے رات ہوگئی تھی۔ اقصیٰ کافی دفعہ اسے بلانے آئی تھی پر وہ سر درد کا بہانہ کر دیتی تھی۔ رو رو کر اب واقعی اس کا سر درد کرنے لگا تھا۔ سیاہ آنکھیں سرخ ہوئی پڑی تھیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اقصیٰ اسے پیغام دے کر گئی تھی کہ حیرم اسے بلا رہا ہے۔ اور اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اگر وہ نہ گئی تو حیرم خود آجائے گا۔ چہرہ اچھی طرح سے دھونے کے بعد اس کا رخ حیرم کے کمرے کی جانب تھا۔ ہلکی سی دستک دے کر وہ کمرے میں داخل ہوئی تو حیرم ایک کونے میں رکھی راکنگ چئیر پر بیٹھا تھا۔ ٹانگیں لمبی کر کے سامنے سٹول پر رکھی تھیں اور گود میں لیپ ٹاپ رکھا تھا۔ فاطمہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک ذرا سی نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوگیا۔

"آپ نے بلایا تھا" دروازے کے پاس کھڑے کھڑے فاطمہ نے سوال کیا۔

"ہمم مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے لیکن فلحال میں ذرا مصروف ہوں بیڈ پر کھانا رکھا ہے تب تک تم وہ کھاؤ" فاطمہ نے گردن موڑ کر بیڈ کی طرف دیکھا جہاں ڈھکی ہوئی ٹرے پڑی تھی۔

"میں اپنے کمرے میں جا کر کھا لوں گی" حیرم نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں واضح تنبیہہ تھی۔ فاطمہ چارو ناچار بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ ٹرے میں اپنے

پسندیدہ آلو قیمے کا سالن دیکھ کر اسکی بھوک چمکی تھی۔اس نے صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا سوچا تھا کہ دوپہر کا کھانا جیا کے ساتھ کھائے گی لیکن اسکی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔اس نے ایک نظر حیرم کی طرف دیکھا جو لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

فاطمہ کھانے سے فارغ ہوئی تو اس نے حیرم کی طرف دیکھا۔پلیٹ ایک طرف کھسکا وہ اسکے پاس آئی۔

"میں نے کھا لیا کھانا"

"ہمم "لیپ ٹاپ کی سکرین گراتے حیرم ٹیرس کی جانب بڑھا "میرے پیچھے آؤ"

وہ دونوں ٹیرس پر آئے تو چاروں جانب اندھیرا پھیلا تھا۔رات کے نو بج رہے تھے۔

"پرفیوم کیسا لگا؟ "شہد رنگ آنکھیں چمکتے چاند پر ٹکائے حیرم نے سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا۔وہ اس وقت ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا۔فاطمہ اس سے چند قدم پیچھے کھڑی تھی۔

"بہت اچھا آپ نے بہت مہنگا پرفیوم خریدلیا میرے لیے "لیکن حیرم نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔وہ ابھی تک آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"پریشان کیوں ہو؟ "خاموشی کے وقفے کے بعد حیرم نے پوچھا تو فاطمہ نے گڑبڑا کر اسکی پشت کی طرف دیکھا۔

"میں پریشان تو نہیں ہوں"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تم پریشان ہو یا نہیں۔ میں نے پوچھا ہے کیوں پریشان ہو؟" ایک دم سے پلٹتے حیرم نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا تھا۔ اسکی اندر تک اترتی نظروں سے گھبرا کر فاطمہ نے اپنی پلکیں گرائی تھیں۔

"پڑھائی کی وجہ سے تھوڑی ٹینشن ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں" وہ ابھی تک سر جھکائے کھڑی تھی۔ حیرم چند پل اسے دیکھتا رہا اور پھر ریلنگ کی جانب مڑ گیا۔

"جاؤ آرام کرو جا کر" فاطمہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسکی پشت کو دیکھا اور واپسی کے لیے مڑ گئی۔

حیرم ابھی بھی چاند کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہلکی ہلکی ہوا نے اسکے سیاہ بالوں کو بکھیر کر ماتھے پر گرا دیا تھا۔ ہاتھ پشت پر باندھے وہ کافی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"فاطمہ نے مجھ سے دوستی ختم کردی "کان سے فون لگائے اس وقت جیا اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ چہرے عمگین تھا۔

"کیوں؟"

"وہ آپ کو اچھا انسان نہیں سمجھتی۔ کہتی ہے کہ اگر میں آپ سے تعلق ختم نہیں کر سکتی تو اس سے دوستی ختم کردوں"

"تو پھر تم نے کیا کہا؟"

"میں نے اسے کہا کہ میں فاران سے تعلق کسی صورت ختم نہیں کروں گی لیکن میں نے اس سے دوستی بھی ختم نہیں کی وہ اگر میری طرف بڑھے گی تو میں اسے روکوں گی نہیں"

"ہمم تمہاری یہ دوست شاید مجھے کچھ زیادہ ہی ناپسند کرتی ہے" اپنے عالیشان کمرے کے بیڈ پر بیٹھے فاران اس وقت سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔ سامنے دیوار پر لگی ایل ای ڈی پر اس وقت مووی لگی تھی۔

"ہاں عموماً ایسا ہوتا نہیں کہ فاطمہ کسی کو اس قدر ناپسند کرے۔ میں تو خود حیران ہوں اس کے رویے پر وہ اپنے موقف سے ہٹ ہی نہیں رہی"

"تو تم نے اسے بتایا نہیں میں کیسا ہوں؟"مسکراتے ہوئے فاران نے پوچھا تھا۔

"وہ بس سنی سنائی باتوں پر یقین کر رہی ہے لیکن میں تو جانتی ہوں نا آپ کیسے انسان ہو"

"اور کیسا انسان ہوں میں؟"فاران نے سگریٹ کی راکھ پاس رکھی ایش ٹرے میں جھاڑی۔

"آپ دل کے بہت اچھے ہیں دوسروں کی قدر کرتے ہیں ان کا احساس کرتے ہیں اور یہ جو باتیں آپ کے بارے میں مشہور ہیں میں جانتی ہوں یہ بس انہی لوگوں کی پھیلائی ہیں جو آپ سے حسد کا شکار ہیں"جیا کی باتوں پر فاران کا ایک قہقہہ گونجا تھا۔

"آپ ہنس رہے ہیں"

"ہاں میں ہنس رہا ہوں کہ کوئی مجھے اتنا کیسے جان سکتا"

"بس دیکھ لیں"جیا کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"اچھا میں ایک بات سوچ رہا تھا"

"کیا"

"کیوں نہ میں تمہاری دوست سے بات کر کے دیکھوں آخر مجھے بھی تو معلوم ہو کہ وہ اتنی نفرت کیوں کرتی ہے مجھ سے"

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"مجھے نہیں لگتا ایسا کرنا ٹھیک رہے گا اگر اس نے آپ کو کچھ الٹا سیدھا بول دیا تو میں مزید ہرٹ ہوں گی"

"کچھ نہیں ہوتا یار جب تک ہم آپس میں بات نہیں کریں گے تو ایک دوسرے کو لے کر دل میں موجود غلط فہمیوں کو ختم کیسے کریں گے"

"لیکن۔۔۔۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں وہ تمہاری دوست ہے اور میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہاری اتنی پرانی دوستی خراب ہو"

"چلیں جیسا آپ کو بہتر لگے"

"تم مجھے اسکا نمبر بھیجو میں اس سے بات کرتا ہوں"

"ٹھیک ہے میں بھیجتی ہوں"

جیا نے کال کاٹتے ہی فاطمہ کا نمبر فاران کو بھیجا تھا۔ موؤی کو روک کر وہ بیڈ سے اتر کمرے کے ساتھ ملحق وسیع ٹیرس پر آیا جہاں آسمان پر چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ وہ اس نمبر پر کال ملانے لگا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فاطمہ عجیب کشمکش میں گھری حیرم کے کمرے سے واپس آکر اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو بجتے فون کو دیکھ کر اس جانب متوجہ ہوئی۔کمرے میں اندھیرا تھا لیکن گلاس وال سے چھن کر آتی چاندنی کمرے میں پھیلی تھی۔ان ناون نمبر دیکھ اس کی آنکھوں میں پل بھر کے لیے حیرت ابھری پھر اس نے کال یس کر دی۔

"ہیلو"

"ہیلو"فاران کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔

"کون بات کر رہا ہے؟"

"فاران ملک"اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی تھیں۔فون پکڑا ہاتھ ایک پل کے لیے لرزا تھا۔

"کون فاران ملک؟"لڑکھڑاتی آواز میں اس نے تصدیق کرنی چاہیے۔

"آپ کی دوست کا ہونے والا شوہر"مسکراتی ہوئی آواز اسپیکر سے گونجی۔

"کیوں فون کیا ہے مجھے"فاران کی بات اسے حد سے زیادہ ناگوار گزری تھی جس کا بھرپور اظہار اس نے اپنے لہجے میں کیا تھا۔

"آپ نے میری گرل فرینڈ کو اداس کر دیا"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"وہ میرا اور اسکا آپس کا معاملہ ہے آپ بیچ میں مت پڑیں" وہ اسکی بات کے پیچھے چھپا مطلب سمجھ گئی تھی۔ فاطمہ کا لہجہ حد درجہ ناگواری لیے ہوئے تھے جیسے فاران نے باخوبی محسوس کیا تھا۔

"میں خود کو قصوروار سمجھ رہا ہوں کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کی دوستی ختم ہوگئی" فاطمہ کو لگا جیسے وہ اسکا مزاخ اڑا رہا ہے۔

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے معاملے میں مت پڑیں آپ" اس بار وہ دبا دبا سا چلائی اور یہاں فاران جو مسکراتے ہوئے اس کی باتوں سے لطف اٹھا رہا تھا اس کا بدلتا ہوا حقارت آمیز لہجہ دیکھ کر اسکے ماتھے پر پل بھر میں غصے سے شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔

"بات سنو میری لڑکی" وہ آپ سے فوراً تم پر آیا تھا "جیا سے دور رہو جال میں پھنسی مچھلی کو مچھیرا کبھی بھی اپنے ہاتھوں سے آزاد نہیں کرتا اور میں بھی اب جیا کا پیچھا کسی صورت نہیں چھوڑوں گا لیکن ایسا نہ ہو کہ اسے جال سے نکالتے نکالتے تم خود اسی جال میں آکر پھنس جاو"

"میں جیا کو ہر حال میں روکوں گی اسے تم جیسے انسان کے حوالے ہوتا نہیں دیکھ سکتی میں "شدید غصے سے فاطمہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا کس قدر غلط انسان کے ہاتھوں جیا خود کو برباد کر رہی تھی۔فاطمہ کی بات پر فاران کا ایک قہقہہ گونجا تھا

"اوہ رئیلی تمہیں لگتا ہے کہ تم جیا کو مجھ سے بچا سکتی ہو"

"میں جہاں تک کر پائی اسے بچانے کی کوشش کروں گی"

"چچ۔چچ باز آجاؤ لڑکی نہیں تو اپنا نقصان کروا بیٹھو گی کیونکہ میں فاران ملک ایک بار کچھ کرنے کی ٹھان لوں تو اس سے پیچھے نہیں ہٹتا چاہے وہ کام میرے لیے کتنا ہی غیر اہم کیوں نہ ہو اور تم جیسی کمزور سی مچھلی کو مسلنے میں تو الگ ہی مزہ آئے گا"اس کی باتوں سے فاطمہ کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سر دلہر دوڑ گئی۔اسے ایک پل کے لیے فاران سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔شدید خوف۔

"میری دوست سے دور رہو فاران "لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں اسنے کہا تھا لیکن اسے اپنی ہی بات نہایت بھونڈی سی لگی تھی۔

"چلو ایک ڈیل کرتے ہیں "پر سوچ انداز میں ٹھوڑی کھجاتے فاران نے پوچھا تھا۔

"کیسی ڈیل "

"تم اپنی دوست کو میرے جال سے باہر نکالنا چاہتی ہو نا"

"ہاں" فاطمہ نے فوراً سے جواب دیا تھا۔

"تو ٹھیک ہے اس کے بدلے تم اپنا آپ میرے حوالے کردو بس ایک ہفتے کے لیے اور میں تم دونوں کا پیچھا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑدوں گا" اس کی بات پر فاطمہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔ غصے کی شدید لہر اس کے وجود میں اٹھی تھی۔ اس قدر بے عزتی، اس قدر حقارت۔۔۔۔۔۔اس فاران ملک نے اسے سمجھ کیا لیا تھا۔

"بات سنو میری فاران ملک ایسا تمہارے گھروں میں ہوتا ہوگا کہ اپنے فائدے کے لیے گھر کی ماؤں بیٹیوں کی عزتوں کے سودے کیے جاتے ہوں گے لیکن میں فاطمہ ہوں۔۔۔فاطمہ لغاری میں نے آج تک کسی کو اپنی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی اجازت نہیں دی۔ ایسی ڈیلزان کے ساتھ جاکر کرو جو تمہارے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں آئندہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا" اسے اچھی خاصی سنا کر ٹھک سے فون بند کرتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ غصے سے اسکا سانس پھول گیا تھا۔ اسے نہیں معلوم کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی جو اس نے فاران کو یہ سب کہہ دیا لیکن اسے اپنے کہے پر کوئی خوف یا پچھتاوا نہیں تھا۔ یہ انسان ایسا ہی رویہ ڈیزرو کرتا تھا فاران کو لے کر اسکی سوچ بالکل صحیح ثابت ہوئی تھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

دوسری طرف فاران فون مٹھی میں بھینچے تیز تیز سانس لینے میں مصروف تھا۔ اس کی گوری رنگت اس وقت بالکل سرخ ہو چکی تھی۔ فاطمہ کا ایک ایک لفظ اسکے دماغ میں ہتھوڑوں کی طرح لگ رہا تھا۔

"تم بہت پچھتاؤ گی فاطمہ بہت زیادہ۔ تم دونوں کو میں اس طرح برباد کروں گا کہ لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر افسوس کرنے لگیں گے"

جس تعلق کو وہ محض ٹائم پاس کے طور پر لے رہا تھا فاطمہ کے چند الفاظ نے اسے فاران کے لیے ایک چیلنج، ایک بدلہ بنا دیا تھا۔

آج کے رات کی چاندنی چار لوگوں کو اپنے محور میں لیے ہوئی تھی۔ ٹیرس میں سنجیدگی سے کھڑا حیرم، غصے سے ٹہلتا فاران، مسکراتی ہوئی جیا اور ساکت بیٹھی فاطمہ۔ چاند ان چار لوگوں کی کہانی سے اچھی طرح واقف تھا اور اب ان چار لوگوں کی کہانی نے کس طرح ایک دوسرے سے ٹکرانا تھا اس کے لیے آنے والے دنوں کا انتظار ضروری تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"بھائی مجھے نہیں جانا مارگلہ ہلز" فصیح کی کوفت ذدہ آواز لاؤنج میں گونجی۔ صبح گیارہ بجے کا وقت تھا اور وہ سب چائے کے کپ ہاتھ میں تھامے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ فاطمہ کے چند دنوں پہلے ہی پیپرز ختم ہوئے تھے اور آج اتوار کا دن ہونے کی وجہ سے اقصیٰ کی ضد پر وہ سب آوٹنگ کا پروگرام بنا رہے تھے۔ آج کل وہ سب چھٹیاں انجوائے کر رہے تھے سوائے حیرم کے۔

"کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے وہاں جانے سے "کمر پر ہاتھ رکھتے اقصیٰ لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔ مارگلہ ہلز جانے کا آئیڈیا اسی کا تھا۔

"لاہور میں ہی کوئی جگہ ڈیسائیڈ کرلو نا اسلام آباد جانے میں ہی پورا دن لگ جائے گا اور پھر واپس آتے آتے رات کے دو بج جائیں گے"

"تو تم نے کون سا ڈرائیو کرنی ہے"

"بس ڈن ہوگیا ہم مارگلہ ہلز ہی جا رہے ہیں کیوں حیرم بھائی" اقصیٰ نے حیرم سے تصدیق چاہی جس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فاطمہ اور اقصیٰ دونوں کے چہرے پر جوشی تھی کیونکہ وہ پہلی دفعہ اسلام آباد جا رہی تھیں۔ وہ لاہور کا چپہ چپہ دیکھ چکی تھیں جبکہ

فصیح بے زار چہرہ لیے بیٹھا تھا۔ جب سے وہ پڑھائی کے سلسلے میں اسلام آباد گیا تھا اس نے مارگلہ ہلز کا اتنی دفعہ دورہ کیا تھا کہ اب تو وہاں کے درخت بھی اس کی آمد پر اسے جھک کر سلام کرتے تھے۔

"دو گھنٹے ہیں تم لوگوں کے پاس جتنی تیاری کرنی ہے کر لو۔ ہم ایک بجے نکلیں گے" گھڑی دیکھتے حیرم نے انہیں آرڈر دیا تھا۔ فاطمہ اور اقصیٰ چائے کے کپ میز پر رکھتی اپنے کمروں کی جانب بھاگیں۔ انہیں معلوم تھا اگر حیرم نے کہا ایک بجے تو مطلب ایک بجے وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ہوگا اور لیٹ آنے والا اپنی شامت خود بلوائے گا۔

ٹھیک ایک بجے وہ چاروں گاڑی میں سوار گھر سے نکلے تھے۔ حیرم ڈرائیو کر رہا تھا اور فصیح پیسنجر سیٹ پر بیٹھا جبکہ وہ دونوں پیچھے تھیں۔ کھڑکی پر کہنی ٹکائی باہر گزرتی گاڑیوں پر نظر جمائے فاطمہ گزرے دنوں کے متعلق سوچنے لگی۔ اس کا جیا سے ہر طرح کا رابطہ بند تھا۔ وہ اس معاملے پر پیپرز سے فری ہو کر سوچنا چاہتی تھی۔ اور جہاں تک رہا فاران کا تعلق تو یہ سچ تھا کہ اس کی جانب سے وہ تھوڑی خوفزدہ تھی۔ ایک ڈر سا اس کے دل میں بیٹھا تھا لیکن اس کال کے بعد سے فاران نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ کبھی یونیورسٹی میں نظر آجاتا تو وہ دونوں اجنبیوں کی طرح ایک دوسرے کے پاس سے گزر جاتے اور ایسا ہی تعلق اب اسکا جیا کے ساتھ تھا۔ فاران اور جیا کا ریلیشن کیسا چل رہا ہے وہ مکمل طور پر

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

انجان تھی لیکن آخری پیپرز کے دنوں میں اس نے کافی اسٹوڈنٹس کے منہ سے یہ باتیں سنی تھی کہ فاران اور رجیا کا افئیر چل رہا ہے۔ اسکی کچھ قریبی کلاس فیلوز نے اس سے پوچھنا بھی چاہا تھا لیکن اس نے سرے سے انکار کر دیا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ ان کے ریلیشنشپ کی خبریں اب یونیورسٹی میں پھیلنے لگی تھیں۔

"چچ۔۔ چچ" اپنے کانوں میں پڑتی عجیب سی آواز پر فاطمہ نے گردن موڑ کر بائیں جانب دیکھا۔ اقصیٰ کھسک کر بالکل اس کے قریب بیٹھی تھی۔ فاطمہ ایک دم بدک کر پیچھے ہوئے ورنہ اسکا ناک اقصیٰ کے گال سے ٹکرا جاتا۔

"کیا ہے پیچھے ہو کر بیٹھو نا" ایک دھکہ مار کر فاطمہ نے اسے پیچھے کیا تھا۔ لیکن اقصیٰ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"بات سنو میری میں وہاں اس فصیح کے ساتھ ہرگز نہیں گھوموں گی"

"کیوں؟" ابرو اکٹھے کرتے فاطمہ نے حیرت سے سوال کیا۔

"ارے یہ ایک نمبر کا آوارہ انسان ہر آنے جانے والی لڑکی کو گھور کر بے عزتی کروائے گا ہماری" سرگوشی کے سے انداز میں بولتے اقصیٰ کی آواز میں جھلاہٹ تھی۔

"میرا بھائی ایسا نہیں ہے" فاطمہ کو اسکی بات بری لگی تھی۔

"تمھیں نہیں اندازہ اسکی حرکتوں۔۔۔۔۔۔۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"اقصیٰ بی بی کسی انسان کی چغلی اس کی موجودگی میں نہیں کرنی چاہیے "فصیح نے مڑ کر کڑی نظروں سے اقصیٰ کو گھورتے کہا۔جہاں اسکی بات پر حیرم اور فاطمہ مسکرائے تھے وہیں اقصیٰ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔

"تمہاری چغلی کرتے ہیں میرے دشمن۔۔۔کتنے تیز کان ہیں اس خرگوش کے"آخری کا جملہ اس نے ہلکی آواز میں بڑبڑاتے کہا۔

"ہاں ہاں رہنے دو مجھے بھلا معلوم نہیں تم مجھ سے کتنا جیلس ہوتی ہو" بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ فخر سے بولا تو اقصیٰ نے ابرو اچکا کر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا جو پیچھے رخ کیے بیٹھا تھا۔

"جیلس اور تم سے۔۔۔ہنہہ فصیح میاں تم سے زیادہ ہینڈسم لاہور کے لنڈے بازار میں لگے پلاسٹک کے مجسمے ہیں" اسکی بات پر فاطمہ نے زور سے قہقہے لگایا لیکن فصیح کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

"بھائی گاڑی روکیں "وہ ایکدم اتنی زور سے چلایا کہ حیرم نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔

"بھائی گاڑی روکیں ورنہ اس بے عزتی پر میں چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گا"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"لگا دو پر میں موٹر وے پر گاڑی ہر گز نہیں روکوں گا" حیرم کی بات پر فصیح کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔ بلو جینز پر ہاف سلیو چیک شرٹ پہنے وہ اچھا لگ رہا تھا۔ پاوں سفید جوگرز میں مقیت تھے، ایک ہاتھ میں لیدر اسٹریپ والی گھڑی تھی اور دوسرے ہاتھ پر کالے رنگ کا ایک بینڈ بندھا تھا۔ بائیں ہاتھ کی انگلی میں سیاہ پلیٹینم کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔ اس کا قد لمبا تھا اور بال فاطمہ کی طرح بھورے تھے جو دھوپ میں گولڈن اور براؤن کو خوبصورت امتزاج دیتے تھے۔ اس کے بال کانوں کے پاس سے کافی ہلکے اور اوپر سے گھنے ہو کر ماتھے پر گرتے تھے جنہیں وہ ہٹانے کا تکلف نہیں کرتا تھا۔ کلین شیو چہرہ، بادامی سیاہ آنکھیں اور گوری چمکتی جلد پر کہیں کہیں بھورے تل۔ فاطمہ اور اسکے نقوش میں صرف رنگت اور گال کے گڑھے کا فرق تھا ورنہ وہ ہر لحاظ سے ایک جیسے دکھتے تھے۔

گاڑی میں ایک دم خاموشی کو چھا تا دیکھ کر فصیح کے بالکل پیچھے بیٹھی اقصیٰ نے سیٹ کے دونوں جانب سے ہاتھ بڑھا کر اسکے گالوں کو چٹکیوں میں بھر کر کھینچا۔ فصیح اس کی حرکت پر غصے سے سیدھا ہوا اور ڈیش بورڈ پر رکھا ٹشو باکس اٹھا کر مڑتے اقصیٰ کے منہ پر دے مارا۔

"تکلیف کیا ہے تمہیں" وہ اتنی زور سے چلایا کہ ایک پل کے لیے گاڑی میں موجود سب لوگ حیران رہ گئے۔ وہ واقعی غصے میں تھا۔

"سوری "اقصیٰ نے ایک ہاتھ سے کان پکڑتے دائیں آنکھ بند کرتے کہا۔ فصیح انتہا کا بیوٹی کانشیس انسان تھا اور اگر کوئی اسکے چہرے یا پر سنیلٹی پر بات کرتا تھا تو وہ اسی طرح غصہ ہوجاتا تھا۔ بغیر اقصیٰ کو کوئی جواب دیے اس نے سنجیدگی سے چہرہ موڑلیا۔ وہ جانتی تھی کہ اب اسکا موڈ ٹھیک ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ کندھے اچکاتے اس نے پاس پڑے بیگ میں سے چپس کا پیکٹ نکالا۔ وہ گھر سے نکلتے وقت اپنا بیگ ان چیزوں سے بھر کے لائی تھی۔ ایک چپس منہ میں ڈالتے اس نے بیگ فاطمہ کی جانب بڑھایا جس نے بڑبڑاتے ہوئے چہرہ موڑلیا۔

"خودی ٹھوسو یہ چپس موٹی کہیں کہ "لیکن اقصیٰ بغیر اسکی بات کا نوٹس لیے کھانے میں مصروف تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ساڑھے پانچ بجے کے قریب وہ لوگ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہوئے تھے۔ راستے میں رک کر انھوں نے لنچ بھی کرلیا تھا اور اب انکا رخ سیدھا مارگلہ ہلز کی جانب تھا۔ وہاں پہنچتے پہنچتے سورج غروب ہوگیا تھا اور اندھیرا پھیلنا شروع ہوگیا تھا۔ گاڑی پارک کرکے جب وہ باہر نکلے تو انھوں نے بادلوں سے ڈھلے آسمان کی جانب دیکھا۔ موسم ایک دم سے تبدیل ہوگیا تھا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی۔ ہلکے زرد رنگ کے شارٹ فراک کے ساتھ سفید تنگ

پاجامہ پہنے فاطمہ اقصیٰ کے ہمراہ کھڑی تھی۔ بالوں کی فرنچ بریڈ کرر کھی تھی اور کچھ بال کانوں کے قریب سے باہر نکلے تھے۔ دوبٹہ مفلر اسٹائل میں گردن کے گرد لپٹا تھا۔ سیاہ آنکھوں میں اشتیاق لیے وہ پرجوش سی کھڑی تھی۔ لوگوں کا ایک جم غفیر وہاں موجود تھا۔ موسم اچھا ہونے کی وجہ سے کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ حیرم کے اشارہ کرنے پر وہ سب اسکے پیچھے چل دیے۔

کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد جو نظارہ انہیں دیکھنے کو ملا تھا سب کو مبہوت کر گیا تھا سوائے فصیح کے جو بے زار چہرہ لیے کھڑا تھا۔ سڑکوں پر بھاگتی گاڑیوں کی لائٹس، ستاروں سے بھرا آسمان، ٹھنڈی ہوا اور اسلام آباد جیسے شہر کی روشنیاں۔۔۔ فاطمہ مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھنے میں مصروف تھی۔ اقصیٰ تصویریں بنانے کی غرض سے فصیح کو اپنے ساتھ زبردستی کھینچ کر لے گئی حالانکہ وہ گاڑی میں کہہ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جائے گی۔ اب وہاں صرف حیرم اور فاطمہ کھڑے تھے۔

"کتنا اچھا لگ رہا ہے نا سب"

"ہمم" فاطمہ کی چہکتی آواز پر حیرم نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

"حیرم بھائی کبھی ہنس بھی لیا کریں آپ پر تو اردگرد کا ماحول بھی اثرانداز نہیں ہوتا" فاطمہ نے جھلاتے ہوئے کہا لیکن اپنی بات پر حیرم کے ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ وہ دیکھ نہ

www.urdunovelsmania.com

سکی۔ بلیک پینٹ پر وائٹ پولو شرٹ کے ساتھ جیکٹ پہنے وہ اس وقت کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔ بائیں ہاتھ پر گھڑی بندھی تھی اور سلیقے سے سیٹ بال اب ہوا کی وجہ سے بکھر گئے تھے۔

دونوں کی درمیان خاموشی تھی جب اپنے فون کی وائبریشن پر فاطمہ نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر اپنا موبائل نکالا۔ کسی ان ناون نمبر سے میسج آیا تھا۔ سکرین پر کلک کرتے اس نے میسج کھولا تھا۔

"میں چاہتا تھا تم آرام سے اپنی پڑھائی مکمل کرلو تاکہ پھر میری طرف سے آنے والی قیامت کی تباہی کو تم اطمینان سے دیکھ سکو"

نا سمجھی سے میسج پڑھتے نیچے لکھے فاران کے نام پر اسکی آنکھیں ساکت ہوئی تھیں۔ دل کی دھڑکن رکی تھی اور ہاتھ کانپے تھے۔ ایک خوف کی لہر اس کے وجود میں سرایت کر گئی۔ اردگرد موجود تمام مناظر چند پل کے لیے اندھیرے میں ڈوب گئے۔ اس کی انگلیوں میں موجود فون کی سکرین پر بارش کا پہلا قطرہ ٹپکا تھا۔

ہلکی بارش کو محسوس کر کے حیرم نے فاطمہ کے جھکے سر کی طرف دیکھا۔

"تم یہی رکو میں اقصیٰ اور فصیح کو لے کر آتا ہوں۔ بارش تیز نہ ہو جائے" اسے وہیں ٹھہرنے کا کہہ کر حیرم اردگرد دیکھتا وہاں تیزی سے نکلا۔ فاطمہ پیچھے ابھی تک شل کھڑی

تھی۔ بارش کی بوچھاڑ نے ایک دم سے زور پکڑا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ سر سے پھسلتے قطروں کو محسوس کر کے فاطمہ نے ہوش میں آتے آسمان کی طرف دیکھا۔ بادلوں سے ڈھکا آسمان زور و شور سے برسنے لگا تھا۔ ایک دم سے حیرم کا خیال آنے پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ وہاں کسی کو موجود نا پا کر اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ لوگ بھاگ بھاگ کر بارش سے بچنے کے لیے کوئی جگہ ڈھونڈھ رہے تھے۔ اب حقیقت میں اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔

"حیرم بھائی" اس نے بلند آواز میں اسے پکارا۔ بارش ہر گزرتے لمحے کے ساتھ زور پکڑ رہی تھی۔ چہرے سے بارش کے قطرے صاف کرتے اس نے فون کی طرف دیکھا جو مکمل طور پر بھیگ گیا تھا۔ فون آن کرتے وہ حیرم کو کال کرنے لگی۔ ابھی اس نے فون کان سے لگایا ہی تھا کہ اسے ایک زوردار دھکہ لگا۔ کوئی تیزی سے بھاگتا اس سے آ ٹکرایا تھا۔ اس کا فون دھڑام سے نیچے گرا تھا۔

"آئی ایم سو سوری" وہ ایک بیس اکیس سال کا لڑکا تھا۔ نیچے گرے فون کو اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے وہ معذرت کرتا آگے بڑھ گیا۔ فاطمہ نے فون کی طرف دیکھا اور اسے آن کرنے لگی لیکن وہ آن ہو کے نہیں دے رہا تھا۔ اس نے غصے سے فون کو اپنی ہتھیلی پر مارا اور ارد گرد دیکھا۔ وہ مکمل طور پر بھیگ چکی تھی اور ہوا کافی ٹھنڈی تھی۔ وہاں لوگ اب کافی

www.urdunovelsmania.com

کم رہ گئے تھے۔ حوصلہ کرتے وہ خود انہیں ڈھونڈنے نکل پڑی۔ کچھ فاران کی باتیں اور کچھ یوں اب سب کا غائب ہوجانا بے اختیار اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں۔ چلتے چلتے اس نے ایک بار پھر فون بیگ سے نکال کر دیکھا۔ وہ ابھی تک بند تھا۔ بارش کے قطرے کے ساتھ اب آنسو بھی اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ بہنے لگے۔ اندھیرے میں ڈوبی سڑک پر وہ اس وقت بالکل اکیلی چل رہی تھی۔ ٹھنڈ سے اب اسے اپنا جسم سن ہوتا محسوس ہورہا تھا۔ اعصاب مزید چلنے سے جواب دے رہے تھے۔ ٹانگیں کانپنے لگی تھیں اس نے بے اختیار پاس ایک درخت کو تھاما۔

اور پھر ایک دم سے اسے اپنے نام کی پکار محسوس ہوئی۔ پہلے ہلکی آواز میں اور پھر تیز۔۔۔۔ کوئی اس کی طرف آرہا تھا اور ہر قدم پر اسکی آواز بلند ہورہی تھی۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے زمین پر بیٹھ گئی۔ وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔۔۔۔ وہ حیرم تھا جو اسکی جانب آرہا تھا۔ اس اندھیری سڑک پر برستی بارش میں کسے اپنے پکار اس کے جسم میں نہیں زندگی پھونک گئی تھی۔

اقصیٰ اور فصیح کو گاڑی کی طرف بھیج کر حیرم اسے لینے واپس آیا تھا لیکن اسے وہاں نا پاکر وہ شدید پریشان ہوا تھا۔ بارش بڑھتی چلی جارہی تھی اور وہ مارگلہ کی پہاڑیوں پر برستی بارش میں پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈھ رہا تھا۔ ہر آنے جانے والے اس کے بارے میں پوچھتے

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہورہا تھا۔ اسے فاطمہ کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ اس نے اسے کالز بھی بہت کیں تھیں لیکن اسکا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔ وہ یونہی پریشانی میں یہاں وہاں بھاگ رہا تھا جب اس نے ایک لڑکے کو روک کر فاطمہ کے بارے میں پوچھا۔ یہ وہی لڑکا تھا جس کی فاطمہ سے ٹکر ہوئی تھی۔ حیرم کے حلیہ بتانے پر اس نے نیچے جاتی سڑک کی جانب اشارہ کیا تھا۔ حیرم اس سڑک کی طرف بھاگا اور مسلسل اسے پکارتے کچھ دور وہ اسے نظر آگئی تھی۔ سڑک کے کنارے ایک درخت کے ساتھ بیٹھا وہ فاطمہ کا وجود تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر اسکے سانس میں سانس آیا تھا۔ وہ فوراً اسکی طرف بھاگا۔

"فاطمہ" اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے حیرم نے کندھے سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا۔ ٹھنڈ سے کانپتی وہ خوف میں گھری حیرم کے گلے لگ گئی۔ اتنی بارش میں بھی حیرم اسکے گرم آنسوؤں کو اپنی شرٹ میں جذب ہوتا محسوس کر سکتا تھا۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ۔ میں نے اتنا ڈھونڈا سب کو کوئی نہیں تھا وہاں" ہچکیوں سے روتے اسکے گرد سختی سے حصار باندھے وہ اب بھی رو رہی تھی۔ حیرم بالکل ساکت بیٹھا تھا۔ اس نے نہ فاطمہ کے گرد حصار باندھا تھا نہ اسے کوئی تسلی دی تھی۔

"بابا نے آپ کو آتے ہوئے کہا تھا حیرم سب کا خیال رکھنا پھر آپ نے مجھے اکیلا کیوں چھوڑا وہاں "اسکے شکوے پر حیرم نے خود کو شرمندگی کے گھڑے میں گرتا محسوس کیا۔فاطمہ کے آنسو،اسکی حالت اسے تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔۔بہت زیادہ تکلیف دے رہی تھی۔

"آئی ایم سوری "بے اختیار اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے حیرم نے معافی مانگی تھی۔"اب کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ہمیشہ تمہارا خیال رکھوں گا۔۔۔۔۔ہمیشہ "

فاطمہ اب بھی مدھم آواز میں کچھ بول رہی تھی لیکن بارش کی وجہ سے وہ سن نہ سکا۔اس کے وجود کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے حیرم نے فاطمہ کو خود سے الگ کیا اور اپنی جیکٹ اتار کر اسکی طرف بڑھائی۔

"یہ پہن لو"کانپتے ہاتھوں سے فاطمہ نے وہ جیکٹ تھام کر پہن لی۔حیرم نے کھڑے ہوتے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا جسے فاطمہ نے فوراً سے تھام لیا۔ان دونوں کا رخ اب اوپر کی جانب تھا جہاں پارکنگ میں کھڑی گاڑی میں اقصیٰ اور فصیح ان کا انتظار کر رہے تھے۔

وہاں سے نکل کر انہوں نے بس ایک ریسٹورنٹ میں ڈنر کیا تھا اور گھر کے لیے نکل گئے تھے۔فصیح اور اقصیٰ دونوں کا موڈ شدید خراب تھا۔۔۔بارش کی وجہ سے سارا پلین خراب

www.urdunovelsmania.com

ہوگیا تھا۔ جب کہ فاطمہ گم صم سی بیٹھی تھی۔ فاران کے بھیجے میسج کو لے کر اب اسے حقیقی معنوں میں پریشانی ہورہی تھی۔ اس کا ذہن مختلف قسم کی منصوبہ بندیاں کر رہا تھا۔

"کیا مجھے جیا کو فاران کا میسج دکھانا چاہیے؟ کیا وہ میرا یقین کرے گا" ہاں، وہ کرے گی فاران نے نیچے اپنا نام لکھا ہے اسے ضرور یقین آجائے میری بات کا" ایک دم سے اس کے ذہن میں خیال گونجا تھا۔ کل ہی جیا سے بات کرنے کا فیصلہ کرتے اب وہ پہلے کی نسبت ذرا پرسکون تھی۔ فاران کے خلاف اس کے پاس ثبوت تھا اور اب جیا کو ہر حال میں اس پر یقین کرنا ہوگا۔ پھر جیا فاران سے الگ ہوجائے گی اور سب ٹھیک ہوجائے گا۔ اس نے مطمئن سے انداز میں سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا دی۔ وہ لوگ دوپہر ایک بجے سے سفر کر رہے تھے اور پھر بارش میں بھیگنا۔۔۔ کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

www.urdunovelsmania.com

"جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہوگا سر لیکن اگر ملک صاحب کو کچھ معلوم پڑ گیا تو وہ بہت غصہ کریں گے" مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے، سر جھکائے کھڑے جمی نے کہا تھا۔ اس کی بات پر صوفے پر بیٹھے فاران نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ہاتھ جھلایا۔

"ڈیڈ کی فکر چھوڑ دو تم بس جتنا کہا ہے اتنا کرو"

"جو آپ کا حکم"

جمی کمرے سے نکل گیا تو فاران نے اپنا فون نکال کر جیا کو کال ملائی جو اگلے چند سیکنڈ بعد ہی پک کر لی گئی۔ اس کے فوراً کال اٹھا لینے پر فاران مسکرا دیا۔ یہ لڑکی اب مکمل طور پر اسکے قابو میں تھی۔

"فاران کہاں تھے آپ؟ کتنی کال کی میں نے آپ کو۔ آپ کو معلوم ہے نا آپ سے ایک دن بات نہ کروں میرا سانس رکنے لگتا ہے آپ کو میرا کوئی احساس ہے یا نہیں" غصے سے چلا کر کہتی وہ آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ پچھلے دو دنوں سے فاران نے اس سے ہر قسم کا رابطہ بند کیا تھا اور ان دو دنوں میں جیا انگاروں پر لوٹتی رہی تھی۔ وہ اس قدر عادی ہو چکی تھی فاران کی کہ اب اس کے بغیر اسے اپنا دل رکتا محسوس ہوتا تھا۔ فاران ایک نشہ

بن کر اس سے چمٹ چکا تھا اور نشہ جب تک پورا نہ ہو تب تک انسان کا سکھ چین سب چھن جاتا ہے۔ اور انسانوں کا نشہ تو پھر نشے کی سب سے خطرناک قسم ہے۔

"میری جان میں نے کہاں جانا ہے بس کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جانا پڑ گیا اسی وجہ سے تم سے کانٹیکٹ نہ کر سکا" محبت سے لبریز لہجے میں کہتے فاران نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔ اتنے میں دروازہ کھلا تھا اور فاران کا دوست جبرائیل اس کے کمرے میں آیا ۔ فون کان سے لگائے ہی فاران اٹھا اور اس سے گلے ملا۔

"اچھا میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے ابھی ایک دوست آیا ہے" جیا کچھ بول رہی تھی لیکن اس نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"تم ابھی بھی اس لڑکی کے پیچھے پڑے ہو"

"ہاں" فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے فاران مکمل طور پر اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"فاران شی از ناٹ یور ٹائپ۔ چھوڑ دے اب اسے بہت ہو گیا ٹائم پاس"

"میں اس کے ساتھ ریلیشنشپ میں صرف اس لیے آیا تھا کیونکہ جب اس نے مجھ سے رابطہ کیا تھا تب میرے پاس کوئی لڑکی نہیں تھی۔ لیکن اب اس سب میں میرا ایک مقصد شامل ہو گیا ہے"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"کیسا مقصد؟" فاران نے چمکتی آنکھوں سے جبرائیل کی جانب دیکھا اور ان آنکھوں کی چمک کو جبرائیل باخوبی پہچانتا تھا۔

"تم کیا کرنے والے ہو؟" اس نے فوراً سے سوال کیا۔

"ان دونوں کو برباد"

"دونوں کو؟۔۔۔۔۔ تم تو صرف جیا کے ساتھ ریلیشنشپ میں ہو تو دوسری کون ہے؟" جبرائیل ناسمجھی سے بولا۔

"اسکی دوست فاطمہ۔ اس نے میرے خاندان پر انگلی اٹھائی تھی، فاران ملک کے خاندان پر۔ اب میں اسے بتاؤں گا کہ جب فاران کسی پر انگلی اٹھاتا ہے تو اس کا کیا حال کرتا ہے"

"فاران چھوڑدو یہ سب۔ کچھ نہیں ملے گا تمہیں یہ کرکے اور تمہارے خاندان کے بارے میں تو اس فاطمہ نے کہا نا تو پھر اس میں جیا کا کیا قصور"

"میرے دوست اب یہ میرے لیے انا کا مسئلہ بن گیا اور میں اپنی انا کی خاطر کسی کی سات نسلیں بھی تباہ کر سکتا ہوں اور رہی بات کہ جیا بے قصور ہے تو ہاں وہ بے قصور ہے پر وہ اب وہ میرے لیے صرف ایک مہرہ ہے جسے میں فاطمہ کو تکلیف پہنچانے کے لیے استعمال کروں گا"

"تو اب تم کیا کرو گے؟"

"دیکھتے جاؤ" وہ اٹھا اور سائیڈ ٹیبل کے ڈرار سے ایک فون نکالا۔ پھر اس پر نمبر ملا کر اس کی سکرین جبرائیل کی طرف کی۔ بیل جا رہی تھی۔

رات کو واپس آنے کے بعد وہ سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تھے۔ حیرم کی آج مارننگ شفٹ نہیں تھی اس لیے وہ بھی سو رہا تھا۔ گیارہ بجے کے قریب فاطمہ کی آنکھ فون کی رنگ ٹون سے کھلی تھی۔ گھر آکر اسنے فون کو اچھی طرح خشک کیا تو وہ چلنے لگا تھا۔ مندی آنکھوں سے بستر ٹٹولتے اس نے تکیہ کے نیچے رکھا فون اٹھایا اور کال یس کرتے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو کون" نیند میں ڈوبے اس کے ہونٹوں سے الفاظ ادا ہوئے۔

"فاطمہ میڈیم جاگ جائیں فاران بات کر رہا ہوں" فاران ہنستے ہوئے بولا تو فاطمہ پٹ سے آنکھیں کھولتے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پہلے فون کی سکرین کو دیکھا اور پھر گھڑی کو۔ اتنی صبح صبح وہ اسے کیوں فون کر رہا تھا۔

"کیوں فون کیا ہے" اس کی آواز پل میں سرد ہوئی تھی۔

"تمھیں خود کو بچانے کا ایک آخری موقع دینے کے لیے"

"کیسا موقع؟"

"دیکھو پہلے تو میرا ارادہ جیا کو چھوڑ دینے کا تھا لیکن جب سے تمہیں دیکھا ہے دل بے ایمان ہوگیا۔ خوبصورت لڑکیاں تو میری کمزوری ہیں اور اب تمہیں چھوڑنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔ تم میری بات مان لو میں تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا" فاران کی باتوں سے فاطمہ خود کو ایک گہری کھائی میں گرتا محسوس کررہی تھی۔ اس کی پر سکون زندگی میں ایک دم سے فاران نے تباہی مچا دی تھی۔ اسے اپنی چاروں جانب اندھیرا نظر آرہا تھا۔

"میرا پیچھے چھوڑ دو پلیز میں تو کبھی تم سے ملی بھی نہیں" مدھم آواز میں سر جھکاتے اس نے گزارش کی تھی۔ آنسو ٹوٹ کر اسکے گالوں پر پھسل گیا۔ جیا کو بچاتے بچاتے وہ خود بہت بری طرح پھنس چکی تھیں۔

"جب تک تم میری بات نہیں مانو گی میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا فاطمہ"

"کیا چاہتے ہو تم مجھ سے"

"ایک ہفتہ۔۔۔۔ صرف اپنا ایک ہفتہ میرے نام کردو۔ میں ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے نکل جاؤں گا"

"تم مجھ سے ایک ہفتہ نہیں میری پوری زندگی مانگ رہے ہو۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو لیکن میں تمہاری بات کبھی نہیں مانوں گی" ضبط آخری حدوں کو چھوتے فاطمہ نے کہا تھا۔ دوسری طرف فون واپس رکھتے فاران نے جبرائیل کی طرف دیکھا۔

"دیکھومیں نے اسے آخری موقع دیا ہے لیکن وہ خود اپنا برا چاہ رہی ہے تو میں کیا کروں "کندھے اچکاتے فاران نے نارمل انداز میں کہا تو جبرائیل بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"چلو اٹھو کہیں باہر ناشتہ کرنے چلتے ہیں "گاڑی کی چابی اٹھاتے وہ ٹراؤزر شرٹ میں ہی کمرے سے نکل گیا۔پیچھے جبرائیل بھی اسکے ہم قدم ہوا۔

دوسری طرف فاطمہ بیڈ پر بالکل ساکت بیٹھی تھی۔اسے اپنی آنکھوں سے اپنی زندگی تباہ ہوتی نظر آرہی تھی۔آنسو ٹپ ٹپ اسکے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

"میں کیا کروں اللہ میرا تو کوئی قصور بھی نہیں۔یہ انسان کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔میں جیا کو بچاتے بچاتے خود اس کھائی میں گر گئی"

ناجانے وہ کیا سوچے بیٹھا تھا اور وہ کیا کرنے والا تھا۔فاران کی پہلی کال کے بعد جب اس نے دوبارہ کوئی رابطہ نہیں کیا تھا تو اسے لگا وہ اب تک اس بات کو بھول گیا ہوگا۔پھر رات کو اسکے میسج پر اسے لگا کہ جیا سے بات کرنے پر سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن اب۔۔۔۔۔اب اسے کچھ بھی ٹھیک ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔فاران جیا کے پیچھے نہیں حقیقت میں اسکے پیچھے پڑا تھا۔جیا کے ساتھ اس کے تعلقات کیسے تھے اسے کوئی علم نہیں تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"مجھے پھر بھی جیا سے بات کرنی ہوگی۔ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں سوائے اسکے کہ جیا فاران کو روکے" وہ نہیں جانتی تھی اب کی بار جیا اسکا یقین کرے گا یا نہیں لیکن اس کے سوا اب اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔

شام پانچ بجے کا وقت تھا۔ حیرم ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے کلینک سے فارغ ہو کر اپنے کسی کولیگ سے ملنے اسکے ہاسپٹل آیا تھا۔ اس نے گرے پینٹ پر وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی جس کے بازوؤں کہنیوں تک فولڈ تھے۔ شرٹ پر بھی کافی جگہ شکنیں پڑی تھیں اور چہرے پر تھکن کے آثار تھے۔ وہ آج معمول سے لیٹ اٹھا تھا اور ناشتہ کر رہا تھا جب اسے ایک

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مریض کی طبیعت خراب ہونے کی کال آئی تھی۔ وہ ناشتہ چھوڑ کر کلینک پہنچا تو اسکی حالت کے پیش نظر انہیں سرجری کرنی پڑی۔ ایک گھنٹے کی سرجری کے بعد اسے آج تین اور سرجریز کرنی تھیں۔ اس سب سے فارغ ہوتے اسے شام ہو گئی تھی۔

لفٹ میں انٹر ہوتے اس نے مطلوبہ پورشن کا نمبر دبایا تو لفٹ اوپر جانے لگی۔ چند سیکنڈز کے بعد لفٹ رکی تو وہ باہر نکلتے روم کی جانب بڑھا۔ لوگ اس کے پاس سے گزر رہے تھے جب آنکھ کے کنارے سے اسے محسوس ہوا کوئی اسے دیکھ کر رکا ہے۔ اور پھر اس نے اپنے نام کی پکار سنی۔ وہ فوراً پلٹا تو سامنے تانیہ کھڑی تھی۔ پرنٹڈ لان کے سادہ سوٹ میں ملبوس اسکا چہرہ اس وقت ہر قسم کے میک اپ سے پاک تھا۔

"واٹ آ پلیز ینٹ سرپرائز تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"غالباً میں ایک ڈاکٹر ہوں اور یہ ایک ہاسپٹل ہے"

"تم یہاں جاب کرتے ہو؟" وہ حیرانگی سے بولی۔

"نہیں اپنے کسی دوست سے ملنے آیا ہوں وہ یہاں جاب کرتا ہے" حیرم نے مسکراتے ہوئے کہا تو تانیہ بھی دھیما سا مسکرا دی۔

"تم یہاں کیسے۔۔۔خیریت؟"

"ہاں میری بڑی بہن دو دن سے بیمار ہیں انھی سے ملنے آئی تھی"

"کیا ہوا انہیں؟"

"شوگر ہائی ہوگیا تھا انکا"

"اوہ اب کیسی ہیں؟"

"بہتر ہیں کافی کہیں بیٹھ کر بات کریں" یوں راہداری کے بیچ کھڑے ہوکر بات کرنا اسے اچھا نہیں لگا۔

"یا شیور"

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل چلتے ویٹنگ ایریا میں آئے اور دو صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"تمہیں کوئی ضروری کام تو نہیں تھا؟"

"نہیں کچھ خاص نہیں تھا۔۔۔۔ تم کچھ پریشان لگ رہی ہو" اس کے کھوئے کھوئے انداز کو محسوس کرتے حیرم نے کہا۔ وہ اسے پہلی ملاقات کی نسبت کافی خاموش لگی تھی۔ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا وہ ڈسٹرب ہے۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں" وہ مسکرائی۔

"تم پریشان ہو اتنا تو مجھے پورا یقین ہے اب تم بتانا نہیں چاہتی وہ الگ بات ہے"

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے حیرم بس کچھ پرسنل ایشوز ہیں" تانیہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو حیرم نے فوراً سے مسکراتے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اٹس اوکے"

"اور تم سناؤ شادی وغیرہ ہوئی"

"نہیں ابھی کہاں "آج شادی کی بات پر ناجانے کیوں حیرم ہنسا تھا۔

"کیوں تمہارے دوست کی تو ہونے والی تھی تب جب ہم پہلے ملے تھے"

"ہاں اسکی شادی ابھی پچھلے ہفتے ہی ہوئی ہے اور میرا ابھی فلحال شادی کا ارادہ نہیں"

"کیوں"

"بس ایسے ہی"

"کوئی پسند بھی نہیں ہے کیا؟"

"اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا" بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ مسکرایا تھا۔

"اوہ تو مطلب واقعی میں کوئی پسند ہے" حیرم بس کندھے اچکا کر پھر سے مسکرا دیا۔

"تم یہ جو بات بات پر مسکرا رہے ہو مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہو"

"مس تانیہ مجھے دال پسند نہیں "اب کی بار اس نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"چلو جو تمہیں پسند ہے وہ کرلو" اب کے تانیہ کا موڈ بھی پہلے سے اچھا ہوگیا تھا "اچھا کچھ بتاؤ اس کے بارے میں کون ہے؟ کیسی دکھتی ہے؟ کہاں سے ہے؟"

"اس کے بارے میں میں نے اپنی ماں کو نہیں بتایا ابھی تک تمہیں کیوں بتاؤں گا"

"اوہ مطلب چھپا کر رکھا ہوا ہے تم نے اسے"

"یہی سمجھ لو"

"دھیان رکھنا چھپانے کے چکر میں کھو نہ دینا اسے" تانیہ نے ہنستے ہوئے کہا لیکن حیرم کے نرم تاثرات ایک دم سے سخت ہوئے

"کیا مطلب"

"مطلب یہ کہ ایسا نا ہو اسے کوئی اور لے اڑے اور تم بس انتظار کرتے رہ جاؤ"

"ایسا کبھی نہیں ہوگا" حیرم اب کہ سنجیدگی سے بولا۔ کچھ تھا جو اس کے چہرے کے تاثرات میں اچانک سے تبدیل ہوا تھا۔

"تم اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"جن لوگوں سے روح کا تعلق جڑا ہو نا تانیہ ان کے ساتھ کی گواہی دل دیتا ہے اور ایسی گواہیوں پر شک کی گنجائش نہیں رہتی"

وہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ کہتا اٹھ کھڑا ہوا

"میں چلتا ہوں اب کافی وقت ہوگیا، اللہ حافظ "ایک نظر اس پر ڈال کر وہ ویٹنگ ایریا سے باہر آگیا۔ اس کے قدم اب واپس لفٹ کی جانب تھی۔ تانیہ کی باتوں سے ناجانے کیوں پر اسکا موڈ خراب ہوگیا تھا۔

گھر پہنچ کر وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا سامنے سے بھاگ کر فاطمہ اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"حیرم بھائی مجھے جیا کے گھر چھوڑ دیں "وہ شاید اسی کا انتظار کر رہی تھی۔ حیرم نے ایک نظر ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھا اور پھر اسے۔ وہ اس وقت شدید تھکا ہوا۔ تھا۔

"چھ بج رہے ہیں اس وقت جانا ضروری ہے کیا"

www.urdunovelsmania.com

"جی بہت ضروری ہے آپ پلیز مجھے وہاں چھوڑ دیں" اب کی بار اس کے لہجے پر حیرم ٹھٹکا تھا۔ حیرم کو وہ کافی پریشان لگی تھی۔

"ہمم چلو آؤ"

وہ باہر نکلا تو فاطمہ بھی اسکے ساتھ تھی۔ گاڑی گھر سے باہر نکالتے حیرم نے اس کے حلیے کی جانب دیکھا۔ سادہ سی شلوار قمیص اور بال بھی نہیں بنائے گئے تھے۔ حیرم نے کبھی اسے اس طرح بکھرے حلیے میں باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔

"تم ٹھیک ہو فاطمہ؟" ڈرائیو کرتے اس کا انداز لاپرواہ سا تھا۔ فاطمہ جو اپنے خیالوں میں گم تھی اسکی بات پر ہوش میں آتے بدوقت مسکرائی

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں"

"لیکن میں جانتا ہوں تم ٹھیک نہیں ہو۔ تم پریشان ہو اور شاید بہت پریشان ہو۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی لگے کہ اب مسائل تمہارے ہاتھ سے نکلتے جا رہے ہیں تو تم بے جھجھک مجھ سے بات کر سکتی ہو" وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔ اور فاطمہ اسکی باتوں پر غور کرنے کی بجائے بس یہ سوچنے میں مصروف تھی کہ وہ اپنی پریشانی گھر والوں سے کیسے چھپائے۔ کیونکہ اگر حیرم اسکے چہرے سے پریشانی بھانپ گیا تھا تو پھر تو کوئی بھی دیکھ سکتا تھا۔

"میری بات سمجھ میں آئی؟"

"جی"

حیرم کوایک گھنٹے بعد آنے کا کہہ کر وہ گھر میں داخل ہوئی تو جیا کی والدہ نے کافی پرجوشی سے اس کا استقبال کیا۔ وہ کافی عرصے بعد آئی تھی۔ ان سے مل کر وہ جیا کے کمرے میں آئی جو بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر حیرت سے کھڑی ہوگئ۔

"فاطمہ "وہ خوشگوار حیرت سے اٹھتے اس کے قریب آئی اور گلے لگ گئ "مجھے معلوم تھا تم ضرور آوٴ گی"

لیکن فاطمہ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ویسے ہی سپاٹ تاثرات لیے کھڑی رہی۔

"کیا ہوا؟"اس کی سنجیدگی پر جیا کے خوشی کے تاثرات پل میں غائب ہوئے تھے۔

"میں نہیں جانتی تم میری بات کا یقین کروگی یا نہیں لیکن مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے" بیگ میں سے فون نکالتے اس نے سکرین پر چند کلکس کیے تھے اور سکرین اس کے سامنے کی۔

"یہ دیکھو فاران کا میسج "جیا نے فون اپنے ہاتھ میں لے کر وہ میسج پڑھا۔ اس کے چہرے پر پہلے حیرانی تھی اور پھر استہزائیہ مسکراہٹ۔

"یہ میسج تمہیں واقعی فاران نے کیا ہے؟"اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"یہ سب تمہیں مذاق دکھ رہا جیا وہ ہمیں تباہ کردے گا"

"فاطمہ وہ ہمیں تباہ کیوں کرے گا؟ تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو اس بارے میں بس۔۔۔۔۔اور کچھ نہیں"

"تمہیں اس میسج پر بھی یقین نہیں"

"نہیں"

"تم آنکھوں دیکھا جھٹلا رہی ہو، تم اس قدر آندھی ہو جاوگی میں نے کبھی سوچا نہیں تھا"

"یہ فاران کا نمبر نہیں ہے فاطمہ "جیا ایک دم سے سنجیدہ ہوئی "اور تم فاران کی نفرت میں کسی دماغی مرض کا شکار ہو چکی ہو"

"میں کسی دماغی مرض کا شکار نہیں ہوئی اور یہ فاران ہی ہے۔ جیا میرا یقین کرو اس نے مجھے کال کرکے کہا ہے کہ میں ایک ہفتے کے لیے اسکے ساتھ رہوں تو وہ تمہارا پیچھا چھوڑ دے گا ورنہ وہ ہم دونوں کو تباہ کردے گا"فاطمہ آخر میں چلائی تھی۔ سامنے موجود لڑکی اس کی دوست وقت جیا بالکل نہیں تھی۔ یہ تو کوئی اور ہی تھی۔ سر سے پاؤں تک فاران کے رنگ میں رنگی ہوئی، وہ مکمل طور پر اس کے قابو میں تھی۔

محبت کا بخار اس کے سر چڑھ کر بول رہا تھا اور جب تک یہ بخار اترنا تھا تب تک بہت دیر ہو جانی تھی۔ محبت ایک بہت حسین بیماری ہے۔ یہ بہت نرمی سے آپکو اپنی آغوش میں لیتی

ہے اور پھر اس قدر تیزی سے موت کے حوالے کرتی ہے کہ انسان قبر کا اندھیرا دیکھ کر چلا اٹھتا ہے۔

"بکواس بند کرو اپنی" جیا زور سے چلائی تھی "اس قدر گھٹیا الزام لگانے سے پہلے ذرا سا تو سوچ لیتی فاطمہ۔ کچھ تو احساس کر لیتی کہ کل کو تمہیں خدا کو بھی منہ دکھانا ہے۔ تمہارے سب ثبوت جھوٹے ہیں اور مجھے مزید تمہارا ایک لفظ بھی نہیں سننا۔ دفعہ ہو جاؤ میرے کمرے سے بلکہ میرے گھر سے اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا"

فاطمہ جہاں تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔ آنسو آنکھوں سے بہہ کر گالوں پر لڑھکے تھے۔ دوست چھن جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے کوئی فاطمہ شہروز سے پوچھتا۔ وہ ساکت بھیگی پتلیوں سے جیا کو دیکھے گئی اور پھر اس نے جیا کو اپنی جانب پشت کر کے کھڑے ہوتے دیکھا۔

دوست اگر پشت دکھا دے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس نے خود سے سوال کیا تھا۔ جواب نہیں ملا تھا کیونکہ جس دوست کی مدد سے وہ اپنے سب سوالوں کے جواب ڈھونڈھتی تھی وہ تو آج پشت کیے کھڑی تھی۔ پہلے جیا نے اسے امید کی ایک ڈور تھمائی تھی لیکن آج اس نے سب کچھ ختم کر دیا تھا۔ فاطمہ نے اپنی قدموں کو حرکت کرتے محسوس کیا اور پھر وہ واپس بھاگی تھی۔ اس کے قدم تیزی سے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ جیا کی ماں اسے دیکھ کر کھڑی ہوئی تھیں، رکنے کا بھی کہہ رہی تھیں لیکن وہ نہیں رکی۔

Urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اب آنسو رک چکے تھے۔ وہ اب حیرم کو کال کر رہی تھی۔ اسے جیا کے گھر آئے ابھی دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے اور وہ حیرم کو واپس آنے کا کہہ رہی تھی۔ حیرم آیا تو اس نے بہانہ بنا دیا کہ جیا گھر پر نہیں تھی۔ اس نے مزید سوال نہ کیا۔ وہ گم صم سی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی رہی۔

کیا محبت اس قدر طاقتور ہوتی ہے کہ دوستی جیسے عظیم رشتے کو ختم کر دیتی ہے۔ وہ جذبہ جس پر اس کائنات کی بنیاد رکھی گئی وہ اتنا خودغرض کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان سے اس کے باقی سب رشتے چھین لے۔ قصور محبت کا نہیں۔۔۔۔ قصور تو انسانوں کا ہے، کم عقل انسانوں کا جنہوں نے ہر جذبے کو محبت سے ملا دیا ہے۔

گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر حیرم کے مقابل بیٹھے فاطمہ شہروز نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی محبت نہیں کرے گی، کبھی بھی نہیں۔ اس کا محبت، دوستی ہر جذبے سے بھروسہ بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔

وہ اپنے خیالوں میں گم ونڈو سکرین سے باہر دیکھنے میں گم تھی جب اچانک سے گاڑی رکی۔ اس نے چونک کر حیرم کی طرف دیکھا جو سیٹ بیلٹ اتارتا گاڑی سے اتر رہا تھا۔ وہ مارکیٹ میں تھے۔ فاطمہ نے گہری سانس لے کر پشت سے ٹیک لگائی تو سامنے ایک شاپ پر لگی گھڑی پر وقت دیکھ کر چونک کر سیدھی ہوئی۔ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ کیا

وہ دو گھنٹے سے سڑکوں پر گھوم رہے تھے اور رات ہو گئی تھی اسے پتا بھی نہیں چلا۔ اسے اپنی غائب دماغی پر افسوس ہو رہا تھا نا جانے حیرم اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔ لیکن حیرم اسے لیے اتنی دیر تک سڑکوں پر کیوں گھومتا رہا۔

"یہ لو" فریش جوس کے دو گلاس پکڑے حیرم گاڑی میں بیٹھا اور ایک اس کی طرف بڑھا دیا۔ فاطمہ نے جھکے سر کے ساتھ وہ تھام لیا۔ وہ اس وقت واقعی بہت شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔

"کیا واقعی رات کے آٹھ بج چکے ہیں؟" اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا جبکہ حیرم مزے سے جوس پینے میں مصروف تھا۔

"نہیں تو ابھی تو نہیں بجے تم کیوں کہہ رہی ہو" حیرم نے ذرا چونکتے کہا۔

"وہ سامنے گھڑی پر"

"اوہ وہ گھڑی تو شاید خراب ہے" اس کی بات پر فاطمہ نے سکھ کا سانس لیا۔ اور سیٹ سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔ جوس کا گلاس ابھی بھی ویسا ہی تھا۔ اس کے دماغ میں یہ خیال بھی نہ آیا کہ چھ بجے اندھیرا نہیں ہوتا۔

"دراصل فاطمہ واقعی آٹھ بج چکے ہیں اور ہم پچھلے دو گھنٹے سے سڑکوں پر گھوم رہے ہیں" اب کے فاطمہ کو یوں لگا جیسے حیرم نے بالٹی بھر کے پانی اس پر پھینک دیا ہو۔

www.urdunovelsmania.com

"مگر کیوں ؟"

"کیونکہ میں جانتا ہوں تم مینٹلی ڈسٹرب ہو اور اس حالت میں تم گھر جاتی تو سب تم سے سوال کرتے۔ اسی لیے میں چاہتا تھا تم تھوڑا ریلکس ہو جاؤ۔ اب یہ جوس ختم کرو جلدی سے "اس کے ہاتھ میں موجود جوس کی جانب اشارہ کرتے حیرم نے کہا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔ فاطمہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آئی کہ اسکی بات کا کیا جواب دے۔ وہ خاموشی سے جوس پینے لگی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ دونوں گھر میں ایک ساتھ داخل ہوئے تھے۔ سب لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔

"امی میرا کھانا روم میں بھجوادیں میں بہت تھک گیا ہوں آج "حیرم کے لہجے اور چہرے سے تھکن صاف واضح تھی۔ وہ بغیر مزید کچھ کہے اوپر کی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فاطمہ کع چھوڑ کر ابھی گھر پہنچا ہی تھا کہ پھر سے اس کی کال آگئی تھی۔

"فاطمہ تم نے کھانا کھایا"

"جی امی کھالیا تھا۔ میں سونے جارہی ہوں" سادگی سے کہتے وہ اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔

"فاطمہ اب تم کچھ زیادہ ہی کمرے میں رہنے لگی ہو" فرزانہ بیگم کی آواز اسے اپنے پیچھے سے سنائی دی۔ وہ ان سنی کرتے کمرے میں آئی۔ بیگ بیڈ پر پھینکتے وہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ گھٹنے پر ٹھوڑی ٹکا کر اس نے بازو ٹانگوں کے گرد لپیٹ لیے۔ سیاہ آنکھیں سامنے گلاس وال کے پار نظر آتے چاند پر ٹکی تھیں۔ کمرے میں صرف چاند کی ہلکی سی روشنی تھی۔ اس روشنی میں اسکی آنکھوں کے کناروں پر چمک ابھری تھی اور پھر وہ چمک قطروں کی صورت میں گالوں پر بہنے لگی۔

"فاطمہ" دھیرے سے دروازہ کھولتے اقصیٰ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں موجود خاموشی میں ایک ارتعاش پیدا ہوا۔

"کیا ہوا فاطمہ" وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔ فاطمہ اب بھی گم صم سی سامنے دیکھ رہی تھی۔

"کیا تمہیں کبھی اس دنیا کے فانی ہونے کا احساس ہوا ہے؟" کسی خیال میں گم وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں"

"کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں ایک بند ڈبے میں قید ہوں جو تیز روشنی سے بھرا ہے۔ لیکن اس ڈبے کے پار جھانکنے پر مجھے اندھیرا نظر آتا ہے گہرا سیاہ اندھیرا اور جانتی ہو وہ اندھیرا کس چیز کا ہے؟" اس نے گردن موڑ کر اقصیٰ کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے دیکھ کر اقصیٰ دنگ کوئی تھی۔ زندگی سے بھرپور ہنستی مسکراتی آنکھوں کی چمک آج ماند پڑ چکی تھی۔ وہاں خاموشی تھی۔۔۔ایسی خاموشی جو طوفان کے آنے سے پہلے ہوتی ہے۔

اقصیٰ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔ اسے فاطمہ کی باتوں کی بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"قبر کا اندھیرا۔۔۔۔یوں لگتا ہے ہے جیسے بجلی کی سی تیزی سے میرے دماغ نے ایک سفر طے کیا ہے اور جھٹ سے میری آنکھوں کے سامنے موت کا منظر آ جاتا ہے۔ میرے سارے رشتہ دار، دوست اور میری گزری ہوئی زندگی کے سارے پل

www.urdunovelsmania.com

میری آنکھوں کے سامنے سے گزرتے ہیں اور ایک عجیب سا احساس مجھے اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے اور جانتی ہو وہ احساس کیسا ہوتا ہے؟" وہ ایک بار پھر سے سوال کر رہی تھی اور اقصیٰ نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ فاطمہ کی کیفیت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"جیسے میرا تعلق اس دنیا سے نہیں ایک دم سے ہر چیز بے گانی لگنے لگتی ہے۔۔۔۔۔ اجنبی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے مجھے ایک انجان جگہ پر پھینک دیا ہے لیکن مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ میں ہوں کہاں سے؟" اس کے چہرے پر الجھن، پریشانی، بے چینی۔۔۔۔۔ ہر جذبہ بیک وقت موجود تھا۔

"فاطمہ کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔ تم توجیا سے ملنے گئی تھی اس نے کیا کہا۔ تم نے بات کی" اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اقصیٰ نے پوچھا۔ فاطمہ کچھ نہ بولی بس سامنے دیکھتی رہی۔ خاموشی کے ایک وقفے کے بعد فاطمہ کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"دوست پیٹھ دکھا جائے، برا کر جائے تو کیا کرنا چاہیے اقصیٰ"

"دوست پیٹھ نہیں دکھاتا نہ وہ برا کرتا ہے۔ دوست صرف وہ ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ ہو، آپ کا اچھا سوچتا ہو۔ جو پیٹھ دکھائے، برا کر جائے وہ تو دوست ہوتا ہی نہیں۔ کم از کم اس رشتے میں تو برا اپلائی نہیں ہوتا"

"تو تم یہی سمجھ لو کہ جیا میری دوست کبھی تھی ہی نہیں"

"کیا مطلب اس نے کیا کہا"

"اس نے مجھے پیٹھ دکھا دی۔۔۔اس نے میرے ساتھ برا کردیا"آنسو آنکھ سے بہہ گال پر ٹپکا تھا جسے اس نے فوراًا پنے ہاتھوں سے صاف کردیا۔

"مجھے سونا ہے تم جاؤابھی" اپنے ہاتھ پر موجود اسکا ہاتھ ہٹاتے وہ سرہانہ ٹھیک کرتے لیٹ گئی۔اقصیٰ نے ایک دکھ بھری نظر اس پر ڈالی۔اسے ساری بات کی سمجھ آگئی تھی۔جیا نے دوستی پر محبت کو ترجیح دی تھی۔وہ خاموشی سے دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئی۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

دوپہر دو بجے کا وقت تھا۔ حیرم اپنے کلینک میں کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ فون جیب سے نکال کر ٹیبل پر رکھتے اس نے سامنے رکھے خاکی رنگ کے لفافے کو اُٹھایا۔ وہ کچھ دیر پہلے راؤنڈ کے لیے نکلا تھا جب اسے وارڈ بوائے نے بتایا کہ اس کے لیے ایک کوریئر آیا ہے۔ سب مریض چیک کرنے کا بعد اب وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔ اس لفافے کا اوپری حصہ پھاڑ کر اس نے میز پر الٹایا۔ کچھ تصویریں اس لفافے سے گری تھیں اور ان میں سے ایک اڑ کر میز کے نیچے چلی گئی۔ الٹی پڑی ان تصویروں کو اچھنبے سے دیکھتے اس نے نیچے جھک کر اس تصویر کو اٹھایا اور سیدھا کیا۔

لغاری ہاؤس کے لاونج میں اس وقت فصیح اور اقصیٰ بیٹھے مووی دیکھنے میں مصروف تھے۔ گھر کے دونوں بڑے مرد شہر سے باہر کسی شادی میں شرکت کرنے گئے تھے۔ فرزانہ بیگم کچن میں تھیں جبکہ فاطمہ سیڑھیاں اترتی دکھائی دے رہی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اقصیٰ زبردستی اسے کمرے سے باہر آنے کا کہہ کر گئی تھی۔ اسے صبح سے ہلکا ہلکا بخار تھا۔ فاطمہ آکر ان کے ساتھ بیٹھی تو لاؤنج ک دروازہ کھلا تھا اور چوکیدار اندر آیا۔

"فصیح بیٹا آپ کے لیے ایک کورئیر آیا ہے" خاکی رنگ کا ایک لفافہ اس کی جانب بڑھاتے وہ باہر نکل گیا۔

"یہ کس نے بھیجا" اس نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ وہ بالکل خالی تھا اوپر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ فاطمہ اور اقصیٰ دونوں مووی کی جانب متوجہ تھیں۔ فصیح نے لفافہ پھاڑتے اندر موجود چیز کو باہر نکالا۔ اس کے ماتھے پر شکنیں ابھری تھیں۔ اس نے شاک کی کیفیت میں گھرے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھی فاطمہ کو دیکھا۔ پھر ان دونوں کی نظر پڑنے سے پہلے تصویریں سمیٹ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

بیڈ پر بیٹھی جیا نے ہاتھ میں پکڑے لفافے کو کھولتے بیڈ پر الٹایا جو ابھی کچھ دیر پہلے اس کی ملازمہ دے کر گئی تھی۔ تصویریں باہر گری تھیں اور جیا کا لفافہ پکڑا ہاتھ ہوا میں ہی ساکت رہ گیا۔ اسکی آنکھوں میں تحیر ابھرا تھا۔ اس نے بے یقینی سے ایک ایک تصویر کو اٹھا کر دیکھا۔ آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری تھیں۔ سختی سے دانت ایک دوسرے پر جماتے اس کا سانس دھونکنوں کی طرح چلنے لگا۔ وحشت ذدہ انداز میں اس نے تصویریں کو اٹھایا اور پھاڑنے لگی۔ اس کی ہلکی ہلکی چیخیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ ایک دم سے اس نے اپنے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولا تھا اور ان پھٹی ہوئی تصویروں کو پکڑے نیچے بھاگی۔ دوپہر کا

وقت ہونے کی وجہ سے سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے۔وہ باہر آئی اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

فصیح کمرے آکر بے چینی سے ٹہلتے حیرم کو کال کرنے لگا۔ کلینک میں بیٹھے حیرم کی ساکت آنکھیں سامنے بکھری تصویروں پر پڑی تھی۔وہ سب تصویریں اب بھی الٹی پڑی تھیں سوائے ایک کے جسے اس نے نیچے سے اٹھایا تھا۔حیرم نے ابھی تک ان تصویروں کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔اس کا چہرہ ایک دم سپاٹ تھا،بے حد سنجیدہ۔فون کی رنگ ٹون نے اسکے کمرے کے خاموش ماحول میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔ فصیح کا نمبر سکرین پر ابھرتے دیکھ کر اس نے کال یس کرتے فون کان سے لگایا۔

"ہاں بولو فصیح"تصویروں پر نظر جمائے وہ سپاٹ انداز میں بولا۔لیکن دوسری جانب فصیح کی بات سن کر وہ سیٹ کی پشت چھوڑتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔اس سب میں پہلی دفعہ اس کے چہرے پر پریشانی ابھری تھی۔

"تم نے فاطمہ کو بتایا"

"نہیں ابھی کسی کو بھی نہیں معلوم"

"گڈ۔اسے معلوم پڑنا بھی نہیں چاہیے اور گھر والوں کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں آرہا ہوں کچھ دیر تک" فون بند کرتے حیرم نے تصویروں کو سمیٹ کر واپس لفافے میں ڈالا اور ڈسٹ بن کے پاس آیا۔ لفافے کو اندر پھینک کر اس نے کمرے سے باہر جھانک کر کرسی پر بیٹھے وارڈ بوائے کو بلوایا۔

"تمہارے پاس لائٹر ہے؟"

"جی سر" جیب میں سے لائٹر نکالتے اس نے حیرم کو دیا۔ وہ سگریٹ پیتا تھا اور حیرم کو معلوم تھا اس کے پاس لائٹر ہوگا۔ اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ذرا سا جھک کر اندر رکھے لفافے کو لائٹر کے شعلہ دیا تو وہ جلنے لگا۔

"اسے باہر لے جا کر پورا جلا دو" وارڈ بوائے کو کہتے اس نے ڈسٹ بن کی طرف دیکھا۔ لفافے سے نکلتے آگ کے شعلوں کا عکس اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دکھ رہا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

جیا ایک دم سے بپھری ہوئی فاطمہ کا نام چلاتے گھر میں داخل ہوئی۔ لاونج میں بیٹھی فاطمہ اور اقصیٰ اسے دیکھ کر فوراً سے کھڑی ہوئیں۔ اسکی آواز پر کمرے میں موجود فصیح اور کچن سے فرزانہ بیگم بھی فوراً باہر آئیں۔ جیا خون چھلکاتی سرخ آنکھیں لیے فاطمہ کے مقابل آئی۔ اور پھر اسکا ہاتھ اٹھا تھا اور فاطمہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ چہرے پر ہاتھ رکھے فاطمہ نے شدید بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ یہ سب اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ کسی کو اسے روکنے کا موقع ہی نہ ملا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ "اقصیٰ فوراً سے جیا کی جانب بڑھی جب اس نے ہاتھ روک کر اسے آگے بڑھنے سے روکا۔

"وہیں رک جاؤ اقصیٰ یہ میرا اور فاطمہ کا معاملہ ہے۔ تم بیچ میں مت پڑو" ہاتھ کے اشارے سے اسے پیچھے ہٹنے کا کہہ کر وہ فاطمہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ہاتھ میں پکڑی پھٹی ہوئی تصویروں کو اسکی جانب پھینکا۔ وہ اسکے چہرے سے ٹکرا کر نیچے زمین پر بکھر گئیں۔ فصیح نے غصے سے سرخ پڑتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔ ضبط سے اسکی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"میں کل رات سے سوچ رہی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے جو تم اپنی بات سے پیچھے ہٹ ہی نہیں رہی۔ کیوں تم مجھے فاران سے دور کرنے پر تلی تھی۔ لیکن اب مجھے سمجھ میں آیا کہ تم ایسا کیوں کر رہی تھی۔ تم خود فاران پر دل ہار بیٹھی تھی۔ تم نے اس سے تعلقات بنا لیے اور پھر چاہتی تھی کہ میں اس سے دور ہو جاوں تمہیں ذرا شرم نہیں آئی فاطمہ "اقصیٰ زور سے چلائی تھی۔ فاطمہ نے شدید بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا۔ وہ کیا کہہ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ اس کے اس قدر ذلت آمیز لفظوں پر فاطمہ کا جی چاہا تھا کہ زمین سپھٹے اور وہ ابھی اس میں سما جائے۔

"ارے کچھ تو شرم کر لیتی فاطمہ۔ زیادہ نہ سہی تو اپنے نام کی ہی لاج رکھ لیتی۔ مجھے حلال حرام کے درس دیتے کبھی خود بھی ان پر غور کر لیتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ تم فاران کو مجھ سے دور کرنے کے لیے اس قدر گری ہوئی حرکت کرو گی میں نے سوچا نہیں تھا۔ تم اس قدر گھٹیا کردار کی لڑکی ہو کہ اپنی ہی دوست......"

"بکواس بند کرواپنی "لاؤنج میں ایک دم حیرم کی دھاڑ گونجی تھی۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا، گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔ فصیح کا حال بھی حیرم سے الگ نہ تھا جبکہ اقصیٰ اور فرزانہ بیگم تو اب تک حیران کھڑی تھیں۔ حیرم کی دھاڑ پر ایک پل کے لیے اقصیٰ سہمی تھی لیکن پھر بے خوفی سے اسکی جانب بڑھی تھی۔

"اب مجھے کیوں خاموش کروا رہے ہیں پہلے اپنی اس لاڈلی کو کچھ سمجھایا ہوتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ نا جانے کیسی تربیت۔۔۔۔۔۔"کسی نے اسکا کندھا کھینچا تھا اور لاؤنج میں ایک اور تھپڑ کر آواز گونجی تھی۔ اب کی بار اٹھنے والا ہاتھ فرزانہ بیگم کا تھا اور گال جیا کا تھا۔

"خبردار جو تم نے میری تربیت پر انگلی اٹھائی۔ میں نہیں جانتی تمہاری اس ساری بکواس کا مقصد کیا ہے لیکن میری ایک بات سن لو اب اگر تم نے میری فاطمہ کے بارے میں کچھ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگی"

"میں نے تمہارا بہت لحاظ کر لیا جیا۔ اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤں تم ایک لڑکی ہو برائے مہربانی تم یہاں سے چلی جاؤ"سرد نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے حیرم نے کہا تھا۔ اور اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا جس پر جیا کے قدم خود بخود لاؤنج سے باہر کی جانب بڑھے تھے۔

حیرم نے نظریں اٹھا کر فاطمہ کی طرف دیکھا جو زمین پر بکھری تصویروں کو دیکھ رہی تھیں۔ لاونج میں ایک دم سے خاموشی چھا گئی تھی۔ فاطمہ کے تیزی سے سفید پڑتے چہرے پر حیرم کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا فاطمہ اقصیٰ کی بانہوں میں جھول گئی۔

"اور میں نے جان لیا کہ سچی محبت کا شکار انسان بس چند لمحوں میں ہوتا ہے"

سکرین پر انگلیاں چلاتے فاران کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے ٹیبل کے اس پار بیٹھے جبرائیل کو دیکھا اور فون کو دونوں ہاتھوں میں گھمانے لگا۔

"آخری تڑکا لگ چکا ہے اور یہ تڑکا اب تحلکہ مچائے گا" اس کے چہرے پر اپنے منصوبے کی کامیابی کا غرور جھلک رہا تھا۔

فاران نے جیا کو باتوں میں الجھا کر فاطمہ کی چند تصویریں حاصل کی تھیں۔ پھر وہ ایک دن جیا کے ساتھ ریسٹورنٹ کھانا کھانے کے لیے گیا تھا اور وہاں اس کے ساتھ مختلف تصاویر بنوائیں۔ اب انہیں تصاویر میں جیا کے چہرے کو فاطمہ کے چہرے سے تبدیل کر کے اس نے ہر جگہ پھیلا دیا تھا۔ ان تصویروں کی ایڈیٹنگ کے لیے اس نے بہت پیسہ لگایا تھا یہی وجہ تھی کہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ نقلی ہیں۔ فاطمہ کے سب قریبی رشتہ داروں کی

ڈیٹیل بھی اس نے جیا سے ہی نکلوائی تھی اور اب اس نے چند تصاویر اپنے انسٹا گرام پر پوسٹ کی تھیں۔ اور وہ جانتا تھا سب سے زیادہ تحلکہ اس کی یہ تصاویر مچانے والی ہیں۔ لیکن اس وقت اسے صرف ایک انسان کی فون کال انتظار تھا اور اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ وہ لنچ کر رہا تھا جب اسکا فون بجنے لگا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نہ کہ پوسٹ کرنے کے پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی اسکی کال آئے گی "ہنستے ہوئے اس نے رومال سے ہاتھ صاف کیے اور کال یس کرتے فون اسپیکر پر کیا۔

"ہیلو" دوسری طرف سے جیا کی بے چین آواز ابھری۔

"ہاں بولو کیوں فون کیا ہے" فاران کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن لہجہ حد درجہ بے زار تھا۔

"فاران یہ سب کیا ہے۔ آپ فاطمہ کو پسند کرتے ہیں آپ نے مجھے اتنا بڑا دھوکا دیا۔ میں یہاں آپ کے لیے جینے مرنے کو تیار ہوں اور آپ میری ہی دوست کے ساتھ تعلق باندھ کر بیٹھ گئے "ہچکیوں سے روتے اس وقت جیا کی حالت قابل رحم تھا۔ وہ فاران سے پاگلوں کی حد تک محبت کرنے لگی تھی اور اب ایک دم سے اسکا یوں بیگانہ ہوجانا اسے موت کی تکلیف سے دوچار کر رہا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"ہاں کرتا ہوں میں تمہاری دوست کو پسند اور تم تو مجھے پسند ہی نہیں تھی۔ تمہیں تو میں نے فاطمہ تک پہنچنے کے لیے ایک ذریعے کی طرح استعمال کیا تھا۔ بقایا یہ بیچ میں جو سب تھا وہ بس ٹائم پاس تھا۔ سیریئس مت لینا اسے" عام سے انداز میں ہاتھ جھلاتے فاران نے کہا تھا۔ لیکن دوسری طرف جیا کی تو جیسے سانس تک رک گیا تھا۔ اس کا چہرہ پل میں سفید پڑنے لگا۔

"فاران آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ" چند سیکنڈز کے وقفے کے بعد وہ زور سے چلائی۔ فاران نے ایک کان میں انگلی رکھ کر ناگواری سے موبائل کی طرف دیکھا۔

"کر سکتا نہیں میں کر چکا ہوں جیا ڈئیر"

"فاران میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر"

"مر جاؤ پر آئندہ مجھ سے رابطہ مت کرنا" چہرے پر شدید ناگواری لیے اس نے کال ڈسکنکٹ کرتے سنجیدگی سے سامنے بیٹھے جبرائیل کی طرف دیکھا۔

"یہ تو جان کو آرہی ہے میری" استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ فاران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا نہیں کیا فاران وہ تم سے واقعی محبت کرتی ہے"

"اوہ یار پلیز یہ محبت وغیرہ میرے بس کا روگ نہیں۔ میرا کام بس یہی تک کا تھا آگے وہ دونوں جانیں اور انکا کام جانیں"

"تم نے ان دونوں کی زندگی برباد کردی۔ایک کو محبت کا روگی بنا دیا تو دوسری کے کردار کی دھجیاں اڑادی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ دونوں جانیں"

جبرائیل کی بات پر فاران کے تاثرات پل میں سخت ہوئے تھے۔وہ ٹیبل پر دونوں سختی سے جما کر آگے کی جانب جھکا۔

"بات سنو میری میں تمہیں پہلی اور آخری دفعہ بتا رہا ہوں۔میرا یہ سب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اس فاطمہ نے خود آگ میں پٹرول چھڑکا تھا۔اس نے مجھے غصہ دلایا،اس نے میرے خاندان پر بات کی اور ادھار رکھنا تو فاران ملک نے سیکھا ہی نہیں"اس کے غصیلے تاثرات پر جبرائیل گہری سانس لے کر رہ گیا۔

"کھانا کھاؤ"سامنے ٹھنڈے ہوتے کھانے کی طرف اشارہ کرتے اس نے کہا۔

"آف کورس ہم اسی لیے تو آئے ہیں"مسکراتے ہوئے فاران نے اسکی جانب دیکھا اور کھانا شروع کردیا۔

www.urdunovelsmania.com

دوسری طرف جیا نے فاران کے جواب پر اپنے کمرے کا حشر بگاڑ دیا تھا۔ایک ایک چیز ٹوٹی بکھری نیچے گری تھی اور خود وہ بکھری حالت میں کمرے کے وسط میں بیٹھی تھی۔اسکی

ماں باہر کھڑی مسلسل دروازہ بجا رہی تھی لیکن جیا بالکل ساکت سی بیٹھے گم صم انداز میں سامنے دیوار کو تکے جا رہی تھی۔

"جیا بیٹا کیا ہوا ہے۔ پلیز دروازہ کھولو" جیا کی ماں مبینہ بیگم مسلسل باہر کھڑی پریشانی سے دروازہ بجا رہی تھیں۔

"امی آپ جائیں یہاں سے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیں خدا کے لیے" جیا کی بلند آواز پر وہ ایک افسوس بھری نظر اس کے کمرے کے دروازے پر ڈالتی واپس چلی گئیں۔ جیا کے رویے نے انہیں واقعی پریشان کیا تھا۔ ان کی خوش مزاج بیٹی میں اتنی تلخی نا جانے کہاں سے آگئی تھی۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی فاطمہ۔ تم نے مجھ سے میری ہی محبت کو چھین لیا، فاران کو چھین لیا جس سے میں جنون کی حد تک محبت کرتی ہوں۔ تم تو وہ سانپ نکلی جو اپنے ہی بچوں کو کھا جاتا ہے۔ تم نے میرے ہی حق پر ڈاکہ مار دیا۔ تم کبھی خوش نہیں رہو گی کبھی بھی نہیں" وحشت زدہ انداز میں اپنے بال کھینچتے جیا مسلسل بولے جا رہی تھی۔ اسے دیکھ کر کسی پاگل کا گمان ہو رہا تھا۔ ایسا پاگل جو محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

غلط انسان کو اہمیت دے کر انسان خود کو خوار کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتا۔ایک ایسا انسان جس کی آپ بے انتہا قدر کرتے ہوں لیکن جب وہ اپ کی قدردانی منہ پر مار کر جاتا ہے تو حال بالکل مجنوں جیسا ہو جاتا ہے۔

نامحرم کی محبت دنیا کی ظاہری اور آخرت کی چھپی ہوئی دوزخ ہے اور کچھ ناسمجھ لوگ دنیا میں ہی اس دوزخ کا انتخاب کر لیتے ہیں۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فاران ایک اسٹار تھا۔۔۔۔ایک سوشل میڈیا سٹار۔اس کی اپلوڈ کی ہوئی تصویر تیزی سے وائرل ہو رہی تھی۔اسے اس کی بات کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ وہ کچھ دنوں بعد کوئی بھی وجہ

پیش کر کے سب ختم ہونے کا اعلان کر دے گا۔ لیکن اصل تباہی تو فاطمہ کے حصے میں آئی تھی۔ ان کا خاندان کافی بڑا تھا۔ اس کے رشتہ داروں میں یہ بات آگ کی طرح پھیلی تھی۔ فاطمہ کے کمرے کا دروازہ دھیرے سے بند کرتے حیرم باہر آیا تھا۔ اتنا بڑا دھچکا وہ برداشت نہیں کر پائی تھی اور بے ہوش ہوگئی تھی۔ حیرم نے اسے ہاسپٹل لے جانے کی بجائے گھر پر ہی اسے ٹریٹمنٹ دیا تھا۔ کچھ گھنٹوں بعد اسے ہوش آگیا تھا لیکن وہ مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔ کبھی زور زور سے چلا کر سب کو اپنے بے گناہ ہونے کا یقین دلاتی تو کبھی ایک دم سے بالکل خاموش ہو جاتی کہ اس کی خاموشی سے خوف آنے لگتا۔ اپنی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر فصیح توکب کا آنکھوں میں آنسو لیے کمرے سے نکل گیا تھا۔ پیچھے اقصیٰ اور فرزانہ بیگم فاطمہ کو سنبھال رہی تھیں۔ حیرم نے خاموشی سے اس کے پاس بیٹھتے ساری تفصیل پوچھی تھی جو فاطمہ نے الف تا ے بتا دی۔ گھر کے سب افراد کو اب آنے والی بدنامی کا اندازہ ہو گیا تھا۔ چاہے فاطمہ بے قصور تھی لیکن یہ معاشرہ اسکی بے گناہی کو نہیں ماننے والا تھا۔

فاطمہ کی ایسی حالت حیرم نے خواب میں بھی نہیں سوچی تھی۔ اس کی آنکھ سے ٹپکتا ہر آنسو اسے بے چین کر رہا تھا۔ جس طرح وہ کمرے میں ٹوٹ کر رو رہی تھی وہ کمرے سے

باہر کھڑا بکھر رہا تھا۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ ہے، ساری دنیا بھی اس کے خلاف ہو جائے تو وہ اسکے ساتھ کھڑا ہے۔ لیکن آج اسکے پاس لفظ ختم ہو گئے تھے۔ اندر سے آتی آوازوں پر اس نے آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں۔ لال سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں کسی کو بھی سہما سکتی تھی۔ فاطمہ کی تکلیف وہ اپنی نس نس میں محسوس کر رہا تھا۔ اپنی اس کیفیت سے وہ ہرگز انجان نہیں تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب ایسے حالات میں کھلے گا۔

جیب میں تھر کتے فون نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ بہروز صاحب کی کال تھی۔ یقیناً انہیں سب معلوم پڑ گیا تھا۔ اس نے گہری سانس لیتے کال یس کی۔

"بیٹا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ مجھے ابھی فصیح سے معلوم پڑا۔ کس نے کیا یہ سب" بغیر سلام و دعا کے وہ پریشانی سے بولتے گئے۔ وہ جہاں شادی پر گئے تھے اب وہاں چاروں طرف صرف فاطمہ کو ڈسکس کیا جا رہا تھا۔

"اور سب چھوڑو فاطمہ کیسی ہے؟ شہروز کو بہت فکر ہو رہی ہے اسکی۔ ہم ابھی واپس آ رہے ہیں" وہ بولتے چلے جا رہے تھے جب انہیں ایک دم سے احساس ہوا کہ وہ تو خاموش ہے۔

www.urdunovelsmania.com

"ہیلو.......حیرم تم سن رہے ہو.....ہیلو"لیکن حیرم ان کی باتوں سے زیادہ اپنے اندر سے آتی آوازوں کی جانب متوجہ تھا۔ایک آگ سی جل رہی تھی اس کے سینے میں۔وہ جانتا تھا کہ کس طرح اب یہ دنیا فاطمہ کے خلاف کھڑی ہونے والی ہے اور وہ اسکی ڈھال بننا چاہتا تھا۔وظ دنیا والوں کے منہ بند کرنا چاہتا تھا۔چند لمحے لگے تھے اور اس کے دل کے فیصلے پر دماغ نے بھی رضامندی کی مہر لگا دی تھی۔

"بیٹا کوئی جواب تو دو"

"آئی ریلی لو ہر ڈیڈ"ناجانے کیسی بے خودی کی کیفیت میں یہ الفاظ اس کے منہ سے ادا ہوئے۔دوسری جانب بہروز صاحب اسکی بات پر ایک دم سے حیران رہ گئے۔چند سیکنڈ لگے تھے بہروز صاحب کو اسکی بات سمجھنے میں۔انہیں حیرم کی جانب سے کسی ایسے جملے کی توقع نہیں تھی۔۔۔۔بالکل بھی نہیں تھی۔چند لفظ بولے تھے اس نے اور بہروز صاحب خاموش ہو کر رہ گئے تھے۔

"میں اسے نہیں دیکھ پا رہا اس حال میں۔وہ ہر چیز سے ناامید ہو چکی ہے۔وہ خود کو بدکردار اور ناجانے کیا کیا کہہ رہی ہے۔اس کی حالت ٹھیک نہیں ڈیڈ اور اسے اس حال میں دیکھ کر میری بھی حالت ٹھیک نہیں"اس کا لہجہ ٹوٹا بکھرا سا تھا۔

"کیا تم یہ سب ہمدردی کی وجہ سے کہہ رہے ہو"

www.urdunovelsmania.com

"نہیں ڈیڈ"حیرم نے فوراًان کی بات کی نفی کی پھر چند لمحے رک کر گہرے سانس لیے۔

"وہ مجھے اچھی لگتی تھی۔۔۔۔شروع سے۔لیکن میں کسی مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا"

"ہمم ٹھیک ہے۔فلحال کسی سے ذکر مت کرنا ہم آکر اس بارے میں بات کریں گے اور سب کا خیال رکھنا"

"جی ڈیڈ"اس نے فون بند کرتے جیب میں ڈال دیا۔ایک دم سے وہ خود کو پر سکون محسوس کرنے لگا تھا۔اسے فاطمہ کے لیے ساری دنیا سے بھی لڑنا پڑنا تو لڑ جائے گا لیکن کسی کو اسکے بارے میں کوئی بات نہیں کرنے دے گا۔

اسے اپنے گھر کی عورتوں کی حفاظت کرنا آتی تھی اور اب اسے فاطمہ کی بھی حفاظت کرنی تھی۔اسکا بھروسہ جیت کر اسے معاشرے میں وہ مقام واپس دلوانا چاہتا تھا۔اور وہ جانتا تھا یہ صرف ایک ہی طرح سے ہو پائے گا۔۔۔۔فاطمہ کے ساتھ عزت سے نکاح کر کے۔اسے اپنا وہ وعدہ یاد آیا تھا جو مارگلہ کی پہاڑیوں پر برستی بارش میں اس نے فاطمہ سے کیا تھا۔۔۔۔۔۔ہمیشہ اسکا خیال رکھنے کا وعدہ۔اسے اپنا یہ وعدہ ہر حال میں نبھانا تھا۔

ڈرائنگ روم میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی تھی۔ گھر کے سب بڑوں کے ساتھ اس وقت حیرم بھی وہاں موجود تھا۔ اس واقعے کو ایک دن گزر گیا تھا اور اس ایک دن میں ہی اردگرد کے تمام علاقوں میں یہ خبر پھیل گئی تھی۔ رشتہ دار فون کر کے ناجانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔ حیرم نے سب کو کسی کا بھی فون اٹھانے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔ اور رہی بات فاطمہ کی حالت کی تو وہ کل سے بخار میں پھنک رہی تھی۔ نیم بے ہوشی میں وہ بس سب کو اپنی بے گناہی کا یقین دلاتی تھی۔ اس کی حالت نے سب گھر والوں کو پریشان کر دیا تھا۔

"مجھے پورا یقین ہے اپنی فاطمہ پر۔ وہ ایسا کچھ کبھی کر ہی نہیں سکتی۔ کسی نے اسے پھنسانے کی کوشش کی ہے"

"ہم سب کو فاطمہ پر یقین ہے امی" حیرم کا لہجہ آنچ دیتا ہوا تھا۔ لیکن پھر وہ ایک دم ٹھٹھک کر کھڑا ہوا۔ اقصیٰ چلاتے ہوئے لاؤنج سے ڈرائنگ روم کی طرح آرہی تھی۔ اس کے ذہن میں پہلا خیال فاطمہ کا آیا تھا۔ وہ تیزی سے باہر بھاگا

"بھائی وہ فصیح۔۔۔۔۔۔۔۔ فصیح کی باہر لڑکوں سے لڑائی ہوگئ" پھولی سانسوں کے درمیان اقصیٰ نے حیرم کو بتایا۔ وہ گیٹ کھولنے گئ تھی جب محلے کا ایک لڑکا اسے بتا کر گیا تھا۔ حیرم فوراً سے باہر کی طرف بڑھا۔ وہ گیٹ کھول کر باہر آیا تو سامنے ہی فصیح پانچ لڑکوں کے ساتھ گتھم گتھا ہوئے کھڑا تھا۔ اس کی شرٹ پھٹ چکی تھی اور ہونٹ سے خون رس رہا تھا۔ وہ اکیلا ان پانچ لڑکوں سے لڑ رہا تھا۔

"کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے" حیرم نے آگے بڑھ کر فصیح کو ان سے چھڑا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا اور خود سامنے آیا۔

"بھائی آپ جائیں میں سنبھال لوں گا انہیں" فصیح بپھرے ہوئے انداز میں حیرم کو آگے سے ہٹاتا بولا تھا۔

"اپنی بہن تو سنبھالی نہیں گئ آیا بڑا ہمیں سنبھالنے والا" ان میں سے ایک لڑکا تمسخرانہ انداز میں بولا۔ فصیح غصے سے اسکی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی حیرم نے اس لڑکے کو کالر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"پھر بول کیا بکواس کی ہے؟"وہ غرایا تھا۔غصے سے اسکا چہرہ سرخ تھا۔گردن کی رگیں ایک دم سے تن گئیں تھیں۔اردگرد سے گزرتے لوگ بھی اب انکی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"بول اب"حیرم دھاڑا تھا۔وہ لڑکا سہم کر خود کو اس سے چھڑانے لگا لیکن حیرم کی پکڑ مضبوط تھی۔

"حیرم چھوڑو میرے بیٹے کو"لوگوں کے ہجوم میں سے اس لڑکے کا باپ کہیں سے سامنے آیا تھا اور حیرم کو ہلکا سا دھکہ دے کر پیچھے کیا۔

"کیوں مار رہے تھے تم میرے بیٹے کو"

"اپنے بیٹے سے پوچھیں اس نے میرے گھر کی لڑکی کے بارے میں ابھی کیا بکواس کی ہے"

"سارا زمانہ تم لوگوں کے بارے میں ہی بات کر رہا ہے میں نے کر دی تو کون سی بڑی بات ہے"اپنے باپ کو دیکھ کر اس لڑکے کو شہ مل گئی تھی۔وہ پھر سے بولا لیکن حیرم نے اس بار صرف سرد نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے وہ کس کس کا منہ بند کرواؤ گے"اب کہ اسکا باپ بولا تھا۔فصیح سختی سے دانت پر دانت جمائے ایک طرف کھڑا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ فاطمہ کے بارے میں

بات کرنے والے ہر شخص کا منہ توڑ دے ۔لیکن حیرم ایسا نہیں تھا اور یہ بات فصیح جانتا تھا۔ فصیح ہاتھوں سے لڑتا تھا اور حیرم اپنی زبان سے ۔وہ جب بولتا تھا تو سامنے والا خود بخود خاموش ہو جاتا تھا۔اسے بغیر ہاتھوں کا استعمال کیے مقابل کی بولتی بند کرنا آتا تھا۔

"مجھے اپنے گھر کی عورتوں کا تحفظ کرنا آتا ہے۔عورتوں کو ذلیل کرنے کی عادت ایک نامرد کو ہوتی اور حیرم بہروز کو ایسی کوئی عادت نہیں "اس نے انگلی اٹھا کر وہاں ہر شخص کو مخاطب کیا تھا۔

"جو عورتیں اپنے آپ کو خود ذلیل کروائیں ان کی حفاظت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا حیرم "کوئی ہجوم میں سے بولا تھا۔حیرم سے سرخ آنکھیں اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔

"فاطمہ آج بھی ویسے ہے جیسے کل تھی۔اسے تم جیسے لوگوں کے کریکٹر سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں اور رہی بات اسکی عزت کی تو میں حیرم"اس نے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا"میں اس سے نکاح کرنے والا ہوں کیونکہ مجھے اسکی پاک دامنی کا پورا یقین ہے"سب لوگوں کو ورطہ حیرت میں چھوڑ کر اس نے فصیح کا ہاتھ تھاما اور گھر کی طرف بڑھا۔گیٹ کے پاس ہی سب کھڑے تھے بغیر کسی کی جانب دیکھے وہ غصے سے بھاری قدم اٹھاتا اندر چلا گیا۔

"یہ کیا کر کے آئے ہو ابھی باہر تم" بہروز صاحب غصے سے اسے مخاطب کرتے اندر آئے تھے۔

حیرم کی محلوں والوں سے بد تمیزی انہیں بالکل پسند نہیں آئی تھی۔ حیرم نے ایڑھیوں کے بل گھوم کر انکی طرف دیکھا

"آپ نکاح کی تیاری کریں۔ باہر کا کوئی آدمی نہیں آئے گا سوائے بلال کے" دو ٹوک انداز میں کہہ کر وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

"پر حیرم کو فاطمہ منانے میں وقت لگے گا" فرزانہ بیگم نے پیچھے سے اسے آواز دی۔ اوپر کی جانب بڑھتے اس کے قدم ایک پل کے لیے رکے تھے بس

"یہ آپ سب کا مسئلہ ہے میرا نہیں" اور پھر وہ وہاں رکا نہیں تھا۔ دھڑا دھڑ سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔ پیچھے سب پریشانی سے اسے دیکھ کر رہ گئے۔

اپنے کمرے کی طرف جاتے اس کے قدم فاطمہ کے کمرے کے دروازے کے سامنے رکے تھے۔ کچھ سوچ کر اس نے دروازے کا ہینڈل کھولا اور اندر داخل ہوا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی اور فاطمہ بیڈ پر سو رہی تھی۔ وہ خاموشی سے بیڈ کی ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔

بخار نے فاطمہ کا رنگ نچوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ دو دن میں ہی کافی کمزور ہو گئی تھی۔ بال الجھے تھے اور آنکھوں کے نیچے رو رو کر ہلکے پڑ گئے تھے۔ اس کے گالوں پر ابھی بھی آنسوؤں

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کے مٹے مٹے نشان تھے۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا اور ساکت سا اسے دیکھنے لگا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا لیکن آنکھوں میں نرمی تھی۔۔۔۔۔بے انتہا نرمی۔ پھر پل میں اسکے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر شہادت کی انگلی سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اس قدر نرمی اور احتیاط سے ہٹایا کہ اسکی انگلی نے فاطمہ کے چہرے کو چھوا تک نہ تھا۔ پھر اسکی نظر بھیگی پلکوں سے آنسوؤں کے نشان تک گئیں۔ یہ فاصلہ محظ آنکھوں نے طے کیا تھا، اس نے اپنا ہاتھ فوراً سے واپس کھینچ لیا۔ وہ گردن ترچھی کیے ایک جذب کے عالم میں پھر سے اسکے پر سکون چہرے کو دیکھنے لگا۔ اور پھر وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔بالکل ہلکی سی مسکراہٹ۔ جیسے اسے خوف ہو کوئی اسکی یہ مسکراہٹ دیکھ نہ لے۔ ایسا ہی تو تھا وہ سر سے پاؤں تک خود کو خول میں لپیٹے ہوئے۔ وہ کیا سوچتا تھا، کیا کرتا تھا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ اس کا ہر قدم دوسروں کے لیے انتہائی غیر متوقع ثابت ہوتا تھا۔ جیسا کہ آج ہوا تھا۔ سب بڑوں کا کہنا تھا کہ نکاح کی رسم چند دنوں بعد کی جائے تاکہ فاطمہ خود کو ذہنی طور پر تیار کر سکے۔ لیکن وہ سب کو اپنا فیصلہ سنا آیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اب کسی نا کسی طرح وہ فاطمہ کو منا لیں گے۔

فاطمہ کے پر سکون چہرے پر ایک دم سے بے چینی ابھری تھی۔ اس کی پلکیں ہلکا سا لرزی تھیں اور لبوں نے ذرا سا حرکت کی تھی۔ حیرم نے بغور اس کے ایک ایک تاثر کو دیکھا

تھا۔ وہ ایک ڈاکٹر تھا، اسکی ذہنی اور جسمانی کیفیت سے بہت اچھی طرح آگاہ تھا۔ وہ جانتا تھا نکاح کی خبر فاطمہ کے لیے بہت بڑا دھچکا ہوگی لیکن اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ گہری سانس لے کر واپس مڑا تو اسکی نظر کونے میں رکھی ڈسٹبن پر پڑی جس میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ وہ حیرانی سے اس طرف آیا تھا لیکن اندر موجود چیز دیکھ کو اسے دھچکا لگا تھا۔ فاطمہ کا فون کرچی کرچی ہوئی سکرین کے ساتھ اندر پڑا تھا اور اب بھی روشن تھا۔ اس نے حیرت سے مڑ کر ایک نظر سوئی ہوئی فاطمہ کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"مجھے معاف کردو فاطمہ بیٹا میں مجبور ہوں" شہروز صاحب نے اپنے سامنے ساکت بیٹھی فاطمہ کو دیکھ کر کہا۔ فصیح ایک طرف خاموش کھڑا تھا اور فاطمہ ساکت سی بیٹھی اپنے باپ کو

دیکھ رہی تھی۔ اس کے بھورے بال پشت پر کھلے پڑے تھے اور آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ پھر ٹپ ٹپ ان آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے شہروز صاحب کے دونوں ہاتھوں کو تھاما اور ان پر اپنا سر ٹکا کر رونے لگی۔

"آپ مجھے معاف کردیں بابا۔۔۔۔ میری وجہ سے آپ سب کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے"

"نہیں میرا بیٹا مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔ میری فاطمہ کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتی۔ آپ کی کہی ہر بات پر ہمیں پورا یقین ہے" فاطمہ سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو آج اسے پہلے سے زیادہ بوڑھے اور کمزور دکھائی دیے تھے۔

فصیح نے قریب آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو فاطمہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ اس کے ہونٹ کے پاس زخم کا نشان تھا اور گال پر بھی نیل پڑا تھا۔

"میرے لیے کس کس سے لڑو گے فصیح" اس نے رندھے ہوئے لہجے میں محبت سے فصیح کی طرف دیکھتے کہا۔ آج اسے اپنا وہ شرارتی سا بھائی بہت بڑا بڑا لگنے لگا تھا۔

"تم میری بہن ہو فاطمہ اور تمہاری حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔ ماما کے جانے کے بعد تم نے مجھے ماں کی طرح سنبھالا تھا اب میرا فرض ہے کہ میں ویسے ہی تمہیں سنبھالوں" فصیح کی باتوں سے فاطمہ کی آنکھوں میں پھر سے نمی ابھری تھی۔

www.urdunovelsmania.com

"بس اب رونا نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا" شہروز صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

"بابا آئی ایم سوری"

"آپ کا قصور نہیں بیٹا پھر آپ معافی کیوں مانگ رہی ہو۔مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں بسحیرم سے نکاح کرنے کے لیے دل سے راضی ہو جاؤ" شہروز صاحب کے لہجے میں التجا تھی۔ فاطمہ کے آنسو ایک دم سے رکے تھے۔

"میں ان کے لیے بوجھ بن جاؤں گی بابا"

"نہیں ایسا بالکل بھی نہیں ہوگا۔ حیرم یہ سب اپنی مرضی سے کر رہا ہے نکاح کی بات اس نے خود کی ہے اور اتنا تو تم جانتی ہو کہ حیرم کوئی فیصلہ جذبات میں آ کر نہیں لیتا"

"لیکن پھر بھی بابا وہ ایک بہت اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں۔ میں اس قابل نہیں رہی اب" اس کا لہجہ آخر میں لڑکھڑایا تھا۔ سینے میں ایک دم تکلیف سی اٹھی تھی۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے فاطمہ۔ کیوں اپنے بارے میں ایسا سوچ کر خود کو اور ہمیں سب کو تکلیف دے رہی ہو۔ حیرم کو لے کر اپنے دل سے ہر غلط فہمی کو نکال دو۔ وہ ایک باشعور انسان ہے اپنے فائدے نقصان کو لے کر اچھی طرح آگاہ ہے۔ بس تم اس نکاح کے لیے راضی ہو جاؤ" فاطمہ کچھ دیر خاموشی سے انہیں دیکھتی رہی اور پھر اثبات میں سر ہلا

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

دیا۔اس کی رضامندی پر فصیح اور شہروز صاحب دونوں کے چہرے پر خوشی ابھری تھی۔وہ اسکے سر پرپیار کرتے باہر نکل گئے۔

پیچھے فاطمہ گم صم سی بیٹھی رہ گئی۔اس نے کبھی حیرم کو لے کراس طرح سے نہیں سوچا تھا۔ہاں شاید آج سے دو تین سال بعداس کے گھر والے یہ بات کرتے تو وہ اس بارے میں سوچ لیتی لیکن فلحال وہ شادی کے لیے تیار ہی نہیں تھی۔اس کا تین سال تک دور دور شادی کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔لیکن اب حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ اپنے باپ کی خاطر وہ بغیر کچھ کہے فوراً سے مان گئی تھی۔جانتی تھی کہ اب اسے کوئی بھی عزت دار گھر کا لڑکا اپنی بیوی نہیں بنائے گا۔اگر حیرم اسے قبول کر رہا تھا چاہے ترس کھا کر ہی کر رہا ہو وہ اسکی احسان مند تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ ایسے ہی خاموش بیٹھی دیوار کو دیکھ رہی تھی جب دروازہ کھلا اور اقصیٰ پرجوشی سے اندر آئی۔کتنے دنوں بعد فاطمہ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تھی۔وہ بھاگ کر آئی اور فوراً سے اس کے گلے لگ گئی۔

"میں بہت خوش ہوں فاطمہ کہ تم مان گئی۔دیکھنا بھائی تمہیں بہت خوش رکھیں گیں" فاطمہ نے کچھ نہ کہا۔بس ہلکا سا مسکرادی۔حیرم ایک اچھا انسان تھا،اس کی زندگی میں جو بھی لڑکی

آتی وہ اس کا یقیناً بہت خیال کرتا اور اسکا بھی کرے گا۔ لیکن کیا وہ اس رشتے کو نبھا پائے گی۔ ایک ایسا رشتہ جس کی بنیاد ہی مجبوری کی بنا پر رکھی گئی ہو۔ وہ اس بات کو قبول کر کے بھی قبول نہیں کر پا رہی تھی۔ دل راضی ہوتا تو دماغ بغاوت کر جاتا، دماغ راضی ہوتا تو دل فیصلہ بدل دیتا۔ اس کا دماغ اس وقت شدید الجھا ہوا تھا۔ پچھلے چند دنوں سے جس طرح اس کی زندگی نے پلٹا کھایا تھا اور جو کچھ اسکی زندگی میں ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔اس نے خود کو وقت کے بہتے پانی کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگر اسکے نصیب میں حیرم ہی ہے تو ٹھیک ہے اسے وہ قبول ہے۔ اس نے خود کو اپنے نصیب پر مطمئن کر دیا تھا۔ لیکن جو کچھ فاران نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔۔اس کی وجہ سے اب پرانی فاطمہ ختم ہو گئی تھی۔ وہ فاطمہ جو ہر وقت ہنستی تھی، دوسروں کے ساتھ اچھے برے وقت میں کھڑی ہوتی تھی، ان کی امید بنتی تھی۔۔۔۔۔آج وہ خود یقین، امید سب کھو چکی تھی۔

"چلو اٹھو اپنا حلیہ درست کرو" اقصیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرنا چاہا پر فاطمہ نے واپس کھینچ لیا۔

"رہنے دو اقصیٰ میرا دل نہیں چاہ رہا"

"ارے یہ کیا بات ہوئی نکاح ہے تمہارا اس شکل کے ساتھ جاؤ گی حیرم بھائی کے سامنے"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"یہ نکاح عام حالات میں نہیں ہو رہا اور نہ ہی میں عام دلہنوں کی طرح سجنے سنورنے کی کیفیت میں ہوں" فاطمہ کا لہجہ روکھا تھا۔اقصیٰ اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھی اور اسکا ہاتھ تھام لیا

"فاطمہ بھول جاؤ وہ سب"

"میں بھول بھی جاؤں تو لوگ بھولنے نہیں دیں گے" اس کی آنکھیں پھر پانیوں سے بھر گئیں۔

"تم لوگوں کی پرواہ مت کرو۔تمہیں معلوم ہے حیرم بھائی لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے تم ان کی بیوی بننے والی ہو تمہیں بھی ان کے جیسا سوچنا ہوگا۔تم بس اپنے نکاح پر دھیان دو دنیا کیا سوچتی ہے بھول جاؤ وہ سب"

"کوشش کروں گی" ایک تھکی ہوئی سانس خارج کرتے فاطمہ نے سر پیچھے ٹیک پر ٹکا دیا۔

"اچھا اب اٹھو آرام سے شاور لو۔میں تمہارے لیے کپڑے نکالتی ہوں۔پھر تیار بھی ہونا ہے" اقصیٰ کہتے ہوئے اسکی الماری کی طرف بڑھی اور فاطمہ چھت کو دیکھتے یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اتنی جلدی سب کچھ بھلایا جا سکتا ہے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ڈرائنگ روم میں اس وقت رونق لگی تھی۔ اقصیٰ چائے کی ٹری پکڑے باری باری سب کے سامنے جارہی تھی۔ گھر کے سب افراد کے ساتھ بس بلال اوراسکی بیوی وہاں موجود تھے جن کی کچھ عرصہ پہلے شادی ہوئی تھی۔ نکاح ایک گھنٹہ پہلے ہوا تھا اور وہ سب چائے کے ساتھ دیگر لوازمات کھانے میں مصروف تھے۔

سفید شلوار قمیض پر گرے ویسکوٹ پہنے حیرم سر جھکائے شہروز صاحب کی بات سن رہا تھا اور وقفے وقفے سے اثبات میں سر ہلاتا۔ کرتے کے بازو کہنیوں تک فولڈ تھے اور دائیں ہاتھ پر قیمتی گھڑی تھی۔ سیاہ بال نفاست سے سیٹ تھے جبکہ شہد رنگ آنکھوں میں ایک اطمینان سا تھا۔ دفعتاً اس کا فون بجا تو وہ شہروز صاحب سے کچھ کہتا اٹھ کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ اپنا چائے کا کپ پکڑے بلال بھی اسکے پیچھے باہر نکلا تھا۔

ایک طرف صوفوں پر اقصیٰ اور بلال کی بیوی کے درمیان فاطمہ خاموش بیٹھی تھی۔ نکاح کے بعد سے اس کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا تھا۔ پاس ہی کرسی رکھے فصیح ان سب کو اپنی یونیورسٹی کے قصے سنانے میں مصروف تھا جسے پر اقصیٰ بھرپور طنز کر رہی تھی اور بلال کی بیوی جویریہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔

اقصیٰ اور فرزانہ بیگم کی زبردستی پر فاطمہ تیار ہو گئی تھی۔ پہلے اقصیٰ نے اسکا ایک فینسی ڈریس نکالا تھا لیکن پھر اچانک نکاح سے گھنٹہ پہلے حیرم نے اس کے کمرے کا دروازہ بجا کر ایک شاپنگ بیگ اقصیٰ کو دیا تھا۔ اقصیٰ نے اسے کھولا تو اندر ایک جوڑا تھا۔

سفید رنگ کی انارکلی فراک جس پر ستاری کا کام تھا پاؤں تک تھی۔ دائیں جانب پوری ٹانگ کا ایک کٹ تھا اور نیچے سفید چوڑی پاجامہ تھا۔ ساتھ سفید نیٹ کا دوپٹہ سر پر ٹکا تھا جبکہ نکاح کے وقت اسے ایک سرخ دوپٹہ پہنایا گیا تھا جو اس وقت اس کے کندھے پر موجود تھا۔ بالوں کا ہلکا ٹوسٹ کر کے بقایا کا پیچھے ڈھیلا سا جوڑا بنا تھا۔ میک اپ کافی لائٹ تھا سوائے آنکھوں کے، سموکی میک اپ اور مسکارے سے بھری اسکی لانبی پلکیں بہت پرکشش لگ رہی تھیں۔ دونوں ہاتھوں میں سرخ گلاب کے گجرے تھے۔ وہ اس وقت سفید جوڑا پہنے معصوم سی حور لگ رہی تھی جس کے چہرے پر ایک عجیب ویرانی تھی۔ اقصیٰ

میک اپ میں ماسٹر تھی اور اس نے فاطمہ کو گھر میں ہی پارلر جیسا تیار کر دیا تھا۔ وہ واقعی بہت حسین لگ رہی تھی۔

کال بند کر کے حیرم واپس ڈرائنگ روم میں آ رہا تھا جب بلال کے اشارہ کرنے پر باہر لان کی طرف بڑھ گیا۔ اگست کا مہینہ چل رہا تھا اور اب بارشیں شروع ہونے والی تھیں۔ اس وقت بھی آسمان کالے بادلوں سے ڈھکا تھا اور کافی تیز ہوا چل رہی تھی۔

"تو خوش ہے؟" چائے کا سپ لیتے لان میں ٹہلتے بلال نے حیرم سے پوچھا۔ اس کے چہرے کے اطمینان نے بلال کے تمام خدشات دور کر دیے تھے۔ وہ واقعی اس رشتے کے لیے دل سے راضی تھا۔

"آف کورس میں خوش ہوں"

"یہاں آنے سے پہلے مجھے لگ رہا تھا کہ تو نے یہ سب پریشر یا پھر ہمدردی میں کیا ہے۔ لیکن اب تمہیں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ تم یہی چاہتے تھے"

"چاہتے ہو سے مطلب" بالوں میں ہاتھ پھیرتے حیرم نے انہیں سنوارا تھا لیکن وہ تیز ہوا کی وجہ سے واپس بکھر گئے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"تو بہت چالاک ہے حیرم۔۔۔۔ بہت زیادہ" حیرم نے مسکراہٹ روک کر اسکی طرف دیکھا۔ بال اس کے ماتھے کو ڈھکے آنکھوں پر سایہ کیے ہوئے تھے۔

"مجھے پکا یقین ہے یہ بات ابھی بھی کسی کو معلوم نہیں ہوگی"

"سوائے ڈیڈ کے"

"فاطمہ کو بتا دینا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی یہی سمجھ رہی ہے کہ تم نے اس پر ترس کھا کر نکاح کیا ہے" اس کی بات کو سمجھتے حیرم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے کب سے چل رہا تھا یہ سب" اس نے قدم واپس اندر کی طرف بڑھائے تھے جب بلال بولا۔ حیرم نے شہد رنگ آنکھیں اٹھا کر لان میں لگی جگ مگ کرتی لائٹس کی طرف دیکھا۔ ان روشنیوں کا عکس اسکی آنکھوں میں ابھرا اور ایک حسین یاد میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے لب خود بخود مسکرا اٹھے۔ ہلکی سی گردن جھکا کر وہ ہنسا تھا اور پھر نفی میں سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے میرے سوال کا جواب تو دیتے جاؤ" بلال زور سے چلایا لیکن حیرم جا چکا تھا

"پاگل کہیں کا" وہ ہنستا ہوا بادلوں سے ڈھکے آسمان کی طرف دیکھتا اندر آگیا۔ شاید بارش ہونے والی تھی انہیں اب گھر کے لیے نکلنا چاہیے تھا۔

www.urdunovelsmania.com

وہ اندر آیا تو فاطمہ اور اقصیٰ کمرے میں موجود نہیں تھیں۔ وہ جا کر واپس شہروز صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔

"ہمیں نکلنا چاہیے اب موسم کافی خراب ہو رہا ہے" ڈرائنگ روم میں آتے ہی عمر نے جویریہ سے کہا تو وہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر وہ سب سے مل کر ڈرائنگ روم سے نکل گئے۔

"چلو اب جاؤ سب اپنے اپنے کمروں میں رات بہت ہو گئی ہے" بہروز صاحب نے اٹھتے ہوئے سب کو کہا تو سب ایک ایک کر کے کمرے سے نکل گئے سوائے حیرم کے جسے انہوں نے خود روکا تھا۔

"حیرم تم نے بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لی ہے اور مجھے امید ہے تم اس سے پیچھے نہیں ہٹو گے۔ فاطمہ بالکل میرے لیے اقصیٰ کی طرح ہے اس بچی نے آگے ہی بہت کچھ دیکھ لیا ہے اسے زندگی بھر کوئی تکلیف نا دینا" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اسے سمجھا رہے تھے۔ ان کے لہجے میں ایک تھکن سی تھی جیسے وہ چند دنوں میں ہی لوگوں کی باتوں سے تنگ آ گئے تھے۔ حیرم نے اپنے کندھے پر رکھا ان کا ہاتھ تھاما

"آپ فکر مت کریں اب کچھ بھی غلط نہیں ہوگا۔میں ہمیشہ اسکا خیال رکھوں گا جیسے پہلے رکھتا آیا ہوں "اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو بہروز صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگا لیا۔

پھر وہ کمرے سے نکل گئے تو حیرم بھی گہری سانس لیتا بازوؤں کے کف نیچے کرتا ڈرائنگ روم سے باہر آیا لیکن باہر کھڑے فصیح کو دیکھ کر اس نے ابرو اچکا کر اسکی طرف دیکھا۔سینے پر ہاتھ باندھے وہ اس وقت سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

فصیح سنجیدگی سے چلتا ہوا آگے آیا اور حیرم کے بالکل مقابل کھڑا ہوگیا۔اسے اتنا سنجیدہ شاید ہی حیرم نے کبھی زندگی میں دیکھا تھا۔وہ اس وقت سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا جس پر کافی شکنیں پڑی تھیں۔بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے تھے۔

"کیا ہوگیا کچھ بولو بھی "حیرم کے الفاظ ابھی مکمل ہوئے ہی تھے کہ فصیح ایک دم سے آگے بڑھا اور اسے گلے لگا لیا۔

"تھینکیو بھائی "اس کی آواز گیلی سی تھی جیسے وہ آنسوؤں پر ضبط کر رہا ہو۔

"کس لیے "حیرم نے اسکے کمر کے گرد بازو باندھتے کہا۔

"فاطمہ آپی سے نکاح کرنے کے لیے "لیکن حیرم نے جھٹکے سے اسے پیچھے کرتے فصیح کی جانب حیرت سے دیکھا۔

"کیا ہوا"اب ٹھٹکنے کی باری فصیح کی تھی۔

"یہ ابھی تم نے کیا کہا"

"کیا کہا"فصیح جی بھر کے حیران ہوا۔

"تم نے فاطمہ کو آپی کہا"حیرم نے شدید حیرانگی کا مظاہرہ کیا تھا اور اسکے مصنوعی تاثرات پر فصیح دھیرے سے ہنس دیا۔

"اب وہ آپ کی بیوی بن گئی ہے اور اگر میں اس کی عزت نہیں کروں گا تو یقیناً آپ زمانے میں میری عزت دو کوڑی کی کردیں گے۔ آگے ہی اسے کچھ کہنے پر اتنا ڈانٹتے تھے اب تو وہ آپ کی بیوی بن گئی ہے"

"اچھا ہوا یہ بات تمہیں خود سمجھ آگئی ورنہ مجھے اپنے انداز میں سمجھانی پڑنی تھی"فصیح قہقہہ لگا کر ہنس دیا وہ کافی زیادہ خوش دکھائی دے رہا تھا

"تھینکیو ونس اگین"اس کا لہجہ تشکرانہ تھا حیرم نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا اور اسکے بال بگاڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

---

"Helovesme.....Helovesmenot......Helovesme......He lovesmenot.....Helovesme"

کتاب کے صفحے پھاڑتا اسکا ہاتھ ایک دم سے رکا تھا۔ آنکھوں میں فاتحانہ ہنسی ابھری تھی اورچہرے سے ایک دم غرور جھلکنے لگا تھا۔ اس نے کتاب پر جھکا چہرہ اٹھا کر اردگرد نظر ڈالی۔ چاروں طرف سفید کاغذ بکھرے تھے اورکتاب کا پھٹا ہوا آخری صفحہ اسکے ہاتھ میں تھا۔

"Helovesme"

اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا اور مسکرانے لگی۔ پھر ایک دم سے اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے۔ وہاں ہنسی کی جگہ اب بے چینی ابھری تھی۔ اس کی آنکھ کے پپوٹے پھڑپھڑائے تھے اور سیاہ ڈھیلا چاروں اور گھوما تھا۔ وہ یوں چاروں اور

دیکھ رہی تھی جیسے کسی کو تلاشنا چاہ رہی ہو۔ جیسے تصدیق کرنا چاہ رہی ہو کہ کوئی اسے یہ سب کرتا دیکھ نہ لے۔

پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا پھاڑا اور پھر وہ ایسے کئی ٹکڑے پھاڑنے لگی۔ ہر ٹکڑے پر اسکے منہ سے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔

"Helovesfatima.....Heloveshernot......Heloves .....fatima......Heloveshernot.....Helovesfatima"

کاغذ پھاڑتے پھاڑتے اس کے ہاتھ میں بس ایک چھوٹا سا ٹکڑا بچا تھا جس نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس سے زیادہ وہ اسے نہیں پھاڑ سکتی تھی۔ کاغذ کا وہ ٹکڑا دو انگلیوں کے درمیان پکڑے اس نے اپنی آنکھ کے سامنے کیا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ جیسے ابھی اس ٹکڑے کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔

"HelovesFatima"

آخری ٹکڑے پر آنے والا جملہ اس کے ہونٹ دھیرے دھیرے ادا کر رہے تھے۔ وہ شعلہ بار نظروں سے کاغذ کے اس ٹکڑے کو گھور رہی تھی۔

پھر ایک دم سے کمرے کے خاموش ماحول میں کلک کی آواز ابھری اور دروازہ کھلا تھا۔ جیا نے گھبرا کر ارد گرد بکھرے کاغذ جلدی سے جمع کیے۔ کوئی تیزی سے چلتا اس کے بیڈ کے قریب آیا تھا۔

"یہ سب کیا ہے جیا" بولنے والے کی آواز میں حیرت تھی۔اس نے سر اٹھا کر مقابل کو دیکھا اور بمشکل مسکرائی

"کچھ نہیں بھائی وہ بس ایسے ہی" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیا کے سب سے بڑے بھائی کمال نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"تمہیں ہوا کیا ہے کیوں سارا سارا دن کمرے میں پڑی رہتی ہو۔جانتی ہو امی تمہاری وجہ سے کتنی پریشان ہیں" وہ اب بیڈ پر اسکے مقابل بیٹھ گیا۔

"بس میرا دل نہیں چاہتا بھائی میں بہت بور ہو گئی ہوں "

"اگر ایسی بات ہے تو کہیں گھومنے جانے کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔تمہارے پیپرز بھی ختم ہو گئے ہیں کیا خیال ہے ؟"کمال نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔جیا نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اٹھو نیچے سب کے ساتھ آکر بیٹھو اور ہمیں بتاؤ تم کہاں جانا چاہتی ہو۔پھر اسی حساب سے پروگرام بنائیں گے"کمال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ سے اتارا تو جیا بھی کھڑی ہو گئی۔گود میں رکھے کاغذ کے ٹکڑے بکھر کر زمین پر گر گئے۔کمال نے افسوس سے زمین کی طرف دیکھا

"جیا یہ کیا ہے اتنا گند پھیلایا ہوا ہے"

"آپ چلیں میں آکر صاف کرلوں گی" جیا نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ کمرے سے باہر لے گئی۔ کمال بھی اس کی حرکت پر ہنستا ہوا باہر آگیا۔ پیچھے وہ کاغذ کے سفید ٹکڑے کھڑکی سے آتی تیز ہواؤں کی وجہ سے پورے کمرے بکھرنے لگے۔

اس نے ابھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا جب ایک دم بادل زور سے گرجا۔ لاونج میں بنی گلاس وال سے اس نے باہر کے منظر پر نظر ڈالی تو وہ دھندلا گیا کیونکہ بارش کے قطروں نے اس پر ایک تہہ سی جما دی تھی۔ سارا گھر اس وقت خاموشی میں ڈوبا تھا اور پس منظر میں بس تیز بارش کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ بھاری قدم اٹھاتا سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کی طرف آیا۔ چند قدموں کے فاصلے پر بنے فاطمہ کے کمرے کے بند دروازے پر اس نے ایک خاموش نظر ڈالی اور اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وجود سے ٹکرایا تھا۔ ٹیرس کے ساتھ ملحقہ گلاس وال سلائیڈ ہوئی تھی اور بارش کی تیز بوچھاڑ کمرے تک آرہی تھی۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے بند کیا۔ بارش اس قدر تیز تھی کہ وہیں کھڑے کھڑے اسکے کپڑے آگے سے بھیگ گئے تھے۔ واشروم کا دروازہ کھلا تھا اور پھر بند ہونے کی آواز آئی۔ حیرم نے شدید حیرت میں پیچھے مڑ کر دیکھا۔ سیاہ شلوار قمیض میں فاطمہ دھلے چہرے کے ساتھ وہاں کھڑی تھی۔ بال ڈھیلی سی پونی میں بندھے تھے اور کانوں کے قریب سے کچھ لٹیں باہر نکلی تھیں۔ حیرم کو بالکل امید نہیں تھی کہ کمرے میں جانے کے بعد وہ اسے وہاں ملے گی۔ یہ فیصلہ اس نے فاطمہ پر چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ ذہنی طور پر اس رشتے کو قبول کر لے۔ اس نے کسی سے اس بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔

"اسلام علیکم "کمرے میں عجیب سی خاموشی چھائی تھی جس میں ارتعاش تیز بارش کی آواز ڈال رہی تھی۔ فاطمہ نے کنفیوز سے ہوتے حیرم کو سلام کر دیا۔

حیرت کے سمندر سے باہر آتے حیرم نے بس سر ہلا کر اسکے سلام کا جواب دیا اور اپنے کپڑوں کی طرف دیکھتا الماری سے ٹراوزر شرٹ نکال کر واشروم میں گھس گیا۔

فاطمہ کندھے پر موجود دوپٹہ سیٹ کرتے بیڈ کے پاس رکھے کاوچ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر پہلے ہی فرزانہ بیگم اور اقصیٰ اسے حیرم کے کمرے میں چھوڑ کر گئی تھیں۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔ اس کا سارا سامان بھی اپنی کمرے تھا۔ بس ایک یہ جوڑا جو وہ پہنے ہوئی تھی

اور کچھ ضرورت کا سامان اقصیٰ اسے تھما گئی تھی۔ایک عجیب سی جھجک تھی جو وہ اس وقت حیرم سے محسوس کر رہی تھی۔اس نے کچھ دیر وہاں بیٹھ کر حیرم کا انتظار کیا تھا لیکن جب وہ نہیں آیا تو وہ چینج کرنے چلی گئی۔رات کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ اس وقت شدید اعصابی تھکاوٹ کا شکار تھی۔جو کچھ بھی دو دنوں میں ہو چکا تھا وہ مزید اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ حیرم کے اس احسان کا بدلہ ضرور چکائے گی۔ضروری تو نہیں کہ نکاح کے رشتے کی بنیاد محبت پر ہی رکھی جائے۔۔۔۔وفاداری بھی کسی چیز کا نام ہے۔اس کا محبت جیسے جذبے سے یقین اٹھ چکا تھا اور اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ اب اپنے شوہر سے بھی محبت کر پائے گی۔اگر اس کے پاس حیرم کے لیے کچھ تھا تو وہ صرف وفا اور ایمانداری تھی۔اس سے زیادہ نا وہ اسے کچھ دے سکتی تھی اور نا چاہتی تھی کہ حیرم اس سے توقع رکھے۔صرف ایک پل لگا تھا اور اسکے ساتھ موجود رشتہ تبدیل ہو گیا تھا۔ایک ایسا رشتہ جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھلا تھا اور حیرم ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس باہر آیا تھا۔بارش اب بھی زوروں سے ہو رہی تھی۔اس نے ٹھٹھک کر کاوچ پر بیٹھی فاطمہ کو دیکھا جو اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔حیرم نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے لیکن پھر اسے ایک دم سے

www.urdunovelsmania.com

کچھ یاد آیا۔ وہ الماری کی طرف گیا اور اسے کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگا۔ جب وہ پلٹا تو اسکے ہاتھ میں ڈبہ پیک آئی فون تھا۔

"جلدی میں بس یہی خرید پایا میں" فون اسکی جانب بڑھاتے حیرم نے کہا تھا۔ لیکن فاطمہ بس ساکت سی اس فون کو دیکھے گئی کچھ دن پہلے کا منظر پھر سے اسکی آنکھوں کے سامنے ابھرنے لگا جب فاران کے تصویر پوسٹ کرنے کے بعد اس کے سب یونی فیلوز اسے فون کرنے لگے تھے۔ انسٹا، فیس بک، واٹس ایپ ہر جگہ اسے ٹیگ کر رہے تھے۔ اس نے اپنے سارے سوشل اکاؤنٹ بند کر دیے تھے لیکن کالز کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اس نے خوفزدہ ہوتے اپنے فون کو توڑ کر ڈسٹبن میں پھینک دیا تھا۔

اب بھی وہ خوف لیے اس فون کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے ابھی یہ بجے گا اور پھر کوئی اس سے ان تصویروں کے متعلق سوال کر لے گا۔

"مجھے نہیں چاہیے یہ" اس نے ڈر کر دو قدم پیچھے لیے تھے۔ اس کے چہرے سے چھلکتی وحشت کو حیرم نے واضح محسوس کیا تھا۔

"کیوں"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اس پر سب کالز کریں گے اور مجھ سے پوچھیں گے ان تصویروں کے بارے میں" اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھک گیا۔ حیرم نے گہری سانس لے کر اسکا ہاتھ تھاما اور ہتھیلی پر فون رکھ دیا۔

"میں تمہیں نئی سم نکلوادوں گا تم اس میں وہ ڈال لینا۔ پھر کوئی بھی تم سے رابطہ نہیں کرے گا۔۔۔ ٹھیک ہے؟" اس کی آنکھوں میں دیکھتے حیرم نے یقین دہانی کروانے والے انداز میں کہا تو فاطمہ نے پریشانی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا اس فون کو ہاتھ تک لگانے کا ارادہ نہیں تھا۔

وہ بیڈ کی طرف بڑھ گیا لیکن فاطمہ وہی کھڑی تھی۔

"فاطمہ آکر سو جاؤ" اس کے کہنے کی دیر تھی فاطمہ گالوں پر موجود نمی کو صاف کرتے سائیڈ ٹیبل کے پاس آئی اور فون دراز کھول کر اندر رکھ دیا۔ حیرم اپنا آئی پیڈ کھولے اس پر انگلیاں چلاتے بیڈ کی دوسری طرف بیٹھا تھا۔ فاطمہ وہی کھڑی رہی۔ اس لے گردن موڑ کر فاطمہ کی طرف دیکھا

"کیا ہوا نیند نہیں آرہی کیا"

"آرہی ہے"

"تو پھر سو جاؤ مجھے کچھ کام کرنا ہے ابھی" کہہ کر اس نے اپنی توجہ واپس آئی پیڈ کی طرف کرلی۔ فاطمہ جھجھکتے ہوئے بیڈ کی ایک طرف سکڑ سمٹ کر لیٹ گئی۔ کچھ دیر وہ بے چینی سے لیٹے باہر برستی بارش کی آواز کو سنتی رہی۔ کمرے میں ابھی بھی سائیڈ لیمپ کی وجہ سے روشنی تھی۔ حیرم شاید ابھی تک کام مصروف تھا۔ اس نے مڑ کر نہیں دیکھا اور یونہی لیٹی رہی۔ جلد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

آئی پیڈ میں غرق وہ کام میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔ سکرین کے کونے پر نظر آتے وقت پر نظر ڈالی تو ایک بج رہا تھا۔ آنکھوں کو دو انگلیوں سے ہلکا سا مسلتے اس نے آئی پیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور ایک سرسری سی نظر پاس سوئی فاطمہ پر ڈالی۔ دائیں ہتھیلی کو گال کے نیچے رکھے اس کی پلکیں کا سایہ گالوں پر بکھری سنہری روشنی میں واضح دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے گردن ترچھی کیے مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔ ہونٹ کے دائیں طرف کا کنارہ ہلکا سا مسکراہٹ کے انداز میں اوپر اٹھا تھا۔ پھر اس نے مڑ کر سائیڈ لیمپ بند کیا تو کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

---

"فصیح دفعہ ہوجاو یہاں سے" ہاتھ میں پکڑے انڈے کے چھلکے غصے سے اس نے فصیح کو مارے جو ہنستا ہوا کچن سے نکل گیا۔ بلیک ٹی شرٹ کے نیچے بلو جینز پہلے وہ صبح صبح کافی فریش دکھائی دے رہا تھا۔ چند دنوں پہلے کی چھائی پژمردگی رات کے بعد سے غائب ہو گئی تھی۔

"ارے اقصیٰ بی بی" اس نے کچن کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر ایک بار پھر ہانک لگائی تھی۔

"فصیح اب تم نے مجھے ایک اور بار بی بی کہا میں تمہارا سر پھاڑ دوں گا"

"ارے اقصیٰ بی بی یہ فرائنگ پین اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لو۔ کیونکہ اس وقت چولہے کی آگ سے زیادہ تم گرم لگ رہی ہو"

"بازمت آنا تم اپنی حرکتوں سے "کسی نے پیچھے سے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ کھینچا تھا۔ فصیح نے ہنستے ہوئے گردن موڑی تو حیرم نک سک سا تیار اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"آپ آج بھی ہاسپٹل جائیں گے "فرائی انڈے کو پلیٹ میں ڈالتے اقصیٰ نے حیرانگی سے مڑ کر کہا۔

"میں نے ہاسپٹل سے چھٹیاں نہیں لی ہوئی اقصیٰ بی بی"

"بھائی آپ بھی شروع ہو گئے "بی بی لفظ پر اسکا پارہ ایک دفعہ پھر ہائی ہوا تھا۔

"مان لو اقصیٰ یہ بی بی لفظ بنا ہی تمہارے لیے ہے "فصیح لہک لہک کر بولا لیکن اقصیٰ اسکی بکواس اگنور کرتے حیرم کی طرف متوجہ ہوئی

"بھائی آپ کا رات کو نکاح ہوا ہے ابھی؟"

"لیکن اقصیٰ اس نکاح کی خبر ہاسپٹل والوں کو نہیں۔ کوئی ریسیپشن وغیرہ ہوگا تو لے لوں گا چھٹیاں اور ویسے بھی آج مجھے بہت ضروری سرجریز کرنی ہیں"

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ فاطمہ اٹھی نہیں"

"میرے نکلنے سے پہلے اپنے کمرے میں گئی تھی سامان وغیرہ لینے"

کہنے کے ساتھ وہ اٹھا تھا اور کچن سے باہر نکل گیا۔ لاونج میں رکھا لینڈ لائن بج رہا تھا۔ اپنے پیچھے اسے اقصیٰ اور فصیح کے پھر سے لڑنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ فوج کی طرف جا رہا تھا جب بہروز صاحب اور فرزانہ بیگم دونوں کمرے سے باہر آئے تھے۔ انہیں سلام کرتے اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ فرزانہ بیگم کچن کی طرف چلی گئی تھیں جبکہ بہروز صاحب اسکے برابر میں صوفے پر آکر بیٹھ گئے تھے۔

"السلام علیکم یہ فاطمہ شہروز کے گھر کا نمبر ہے؟" ریسیور اٹھاتے دوسری طرف سے پوچھا گیا تھا۔ حیرم ٹھٹکا تھا۔

"وا علیکم السلام۔۔۔ جی"

"ہم نیوز چینل سے بات کر رہے ہیں۔ کافی دنوں سے ہم فاطمہ شہروز کے نمبر پر کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ان کا نمبر مسلسل آف جا رہا ہے۔ ان کے ایک کلاس فیلو کے ذریعے ہمیں ان کے گھر کا نمبر ملا ہے۔ کیا آپ ہماری ان سے بات کروا سکتے ہیں؟" وہ جو کوئی بھی تھی بغیر رکے بس بولے جا رہی تھی۔ حیرم کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا تھا۔

"آپ کو کس سلسلے میں بات کرنی ہے اس سی؟"

"ہم چاہتے ہیں کہ وہ فاران ملک کے ساتھ ہمارے اگلے ہفتے کے لائیو مارننگ شو میں ایز آ کپل گیسٹ آئیں"

ہاتھ میں موجود ریسیور پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔ دانت سختی سے ایک دوسرے پر جمے تھے۔ اس نے بغیر کوئی جواب دیے ٹھک سے ریسیور واپس رکھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا لاونج سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو سامنے فاطمہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔ بھورے سٹریٹ بال اسکی پشت کو ڈھکے ہوئے تھے۔ حیرم کے عکس کو شیشے میں ابھرتا دیکھ کر بالوں میں چلتا اسکا ہاتھ رکا تھا۔ حیرم ایک نظر اسکی طرف دیکھ کر خاموشی سے سائیڈ ٹیبل تک آیا۔ گاڑی کی چابیاں اور اپنا آئی پیڈ اٹھا کر وہ کرسی پر رکھا اوور آل بازو پر ڈالتے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب اس کے تاثرات پہلے کی نسبت بالکل الگ تھے۔ جہاں پہلے سختی سے جبڑے تنے تھے اور غصے سے گردن کی رگیں ابھری تھیں وہاں اب معمول سے ہٹ کر نرمی تھی۔ اسے دیکھتے ہی سارا غصہ جھٹ سے غائب ہو گیا تھا۔ وہ لاونج میں آیا تو اسے جانے کے لیے تیار دیکھ کر بہروز صاحب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"حیرم ناشتہ نہیں کرو گے؟"

"نہیں ڈیڈ ایمرجنسی ہے۔مجھے جانا ہوگا" گھڑی پر نظر ڈالتے وہ بغیر کوئی دوسری بات کیے لاونج سے نکل گیا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ فون کال سن کر اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔ وہ اپنا دھیان بھٹکانے کے لیے جلد سے جلد بھر سے باہر جانا چاہتا تھا۔

"یہ اتنی جلدی کیوں چلا گیا؟" شہروز صاحب نے میز پر پڑی اخبار اٹھاتے کہا تھا۔

"ایمرجنسی آگئی ہے کوئی ہاسپٹل میں شاید"

"السلام علیکم" لاؤنج میں داخل ہوتی فاطمہ نے ان دونوں کو سلام کیا تھا۔ہلکے گلابی رنگ کی پرنٹڈ شلوار قمیض میں وہ کل کی نسبت کافی تروتازہ لگ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام بیٹا" شہروز صاحب نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"بابا اگلے ہفتے سے میری کلاسس سٹارٹ ہیں" باآواز بلند اعلان کرتے فصیح کچن سے نکلا۔

"شکر الحمداللہ" اقصیٰ کی آواز بھی اتنی ہی بلند تھی۔

"میں بیس شکرانے کے نفل ادا کروں گی جس دن تم اس گھر سے دفعہ ہوگے" ہاتھ میں بیلن پکڑے کچن کے دروازے سے گردن نکال کر اقصیٰ نے خوشی کا بھرپور اظہار کیا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"اقصیٰ بی بی دفعہ میں نہیں دفعہ تم ہوگی ایک دن یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔دروازے کے اوپر چھپکلی ہے "لاپرواہی سے کہتے آخر پر وہ جس طرح زور سے چلایا تھا اقصیٰ بیلن زمین پر پھینکتے چلاتے ہوئے کچن سے باہر نکلی

"کہاں ہے "فصیح کے پیچھے چھپ کر اس نے اسکا کندھا دبوچا تھا۔

"ارے پرے ہٹو "فصیح نے اسے زور سے پرے دھکیلا اور پھر اپنے بازو کی طرف دیکھا۔ سلیولیس شرٹ میں اسکا دبلا پتلا بازو ظاہر تھا جس پر چار انگلیوں کے ناخن کے نشان تھے۔

"جنگلی بلی ناخن کاٹو جا کر اپنے۔ یہ دیکھو کیا کیا تم نے"

"تم جھوٹ بول رہے تھے "آنکھیں چھوٹی کر کے اسکی طرف دیکھتے اقصیٰ نے لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھا

"بس کردو تم دونوں خدا کا واسطہ ہے۔ جب دیکھو گھر کو چڑیا گھر بنا دیتے ہو۔ بڑے ہو جاو تھوڑا۔۔۔۔۔اور فصیح تم چھت کو قد لگ رہا ہے تمہارا اور حرکتیں دس سال کے بچے جیسی ہیں "غصے سے فرزانہ بیگم باہر آئی تھیں اور ان دونوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔

"امی اسے بھی تو بولیں نا "فصیح نے فوراً دہائی دیتے کہا۔

"اس کی تو عقل ہے ہی گھٹنوں میں۔ اسے کیا سمجھاؤں میں" ان کی بات پر اپنا قہقہہ روکنے کے لیے فصیح نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اقصی نے کڑی نظروں سے اسے گھورا لیکن فرزانہ بیگم کی گھوریوں کو نوٹ کرتے وہ خاموشی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ فصیح لاونج میں آکر بیٹھ گیا۔

"بابا مجھے کتا پالنا ہے؟"

"کیا؟" شہروز صاحب نے حیرانگی سے کہا۔

"اور اس بلی کا کیا جب تم نے ہاسٹل جانے سے پہلے خریدا تھا اور وہ تمہارے ہاسٹل جانے کے چند دن بعد ہی مر گئی تھی"

"تو بابا وہ تو آپ لوگوں نے اسکا خیال نہیں رکھا تھا اسی لیے وہ مر گئی"

"تو یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ تم اب پھر ہاسٹل چلے جاؤ گے تو اس کا خیال کون رکھے گا"

"بابا میرے سب دوستوں کے پاس کوئی نا کوئی پالتو جانور ہے۔مجھے بھی لینا ہے"

"فصیح بیٹا اس گھر میں کتا نہیں آئے گا" اب کی بار اخبار پڑھتے بہروز صاحب نے چشمے کے پار سے اسے دیکھا تھا۔

"کیوں ڈیڈ"

"کیونکہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"

"فصیح میاں آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ فاطمہ کو ڈاگز فوبیا ہے "کچن میں کھڑے اسکی باتیں سنتی اقصیٰ زیادہ دیر تک خاموش نا رہ سکی اسی لیے باہر آتے بولی۔

"بتاؤ فاطمہ اسے "اس نے فاطمہ کو مخاطب کیا۔ لیکن فاطمہ وہاں ہو کر بھی وہاں موجود نہیں تھی۔

"فاطمہ "اقصیٰ نے پھر سے اسے پکارا تو وہ ہوش میں آتے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیا ہوا؟"

"تم نے سنا یہ فصیح کیا کہہ رہا ہے؟ 'اب کے اسکی غائب دماغی کو سب نے نوٹ کیا تھا لیکن جان کر انجان بن گئے۔ وجہ ان سب کو معلوم تھی۔

"نہیں کیا کہہ رہا ہے"

"یہ کہہ رہا ہے اسے کتا پالنا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہیں کتوں سے کتنا ڈر لگتا ہے "فاطمہ نے فوراً سے فصیح کی طرف دیکھا۔

"نہیں فصیح اس گھر میں کوئی کتا نہیں آئے گا "اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔ وہ واقعی کتوں سے بہت زیادہ ڈرتی تھی۔

"فاطمہ تمہیں تو ہر دوسری چیز سے ڈر لگتا ہے۔ بلی کی باری بھی تم نے اتنا تماشا کیا تھا"

"ہاں تمہیں یاد ہے جب ایک دفعہ بلی فاطمہ کے کمرے میں گھس گئی تھی "اقصیٰ نے ہنستے ہوئے وہ واقعہ یاد کروایا تو وہاں سب کے ہونٹ مسکرا اٹھے سوائے فاطمہ کے۔

"کیسے بھول سکتا ہوں وہ میں۔ حیرم بھائی سے جوتے پڑے تھے مجھے۔ اس نے چیخیں ہی اتنی ماری تھیں"

"ویسے فاطمہ تمہیں اتنا ڈر کیوں لگتا ہے جانوروں سے"

"پتا نہیں "اس نے آہستگی سے جواب دیا تو ایک پل کے لیے لاونج میں عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ جیسے ہر کوئی بات کرنے کے لیے کوئی موضوع تلاش کر رہا ہو۔

"ناشتہ تیار ہے "فرزانہ بیگم نے کچن سے آواز لگائی تو سب سے پہلے فاطمہ اٹھ کر لاؤنج سے نکلی۔ سب نے بے بسی بھری نظروں سے اسکی پشت کی طرف دیکھا تھا اور پھر ایک دوسرے سے نظریں چراتے وہ سب بھی باری باری لاونج سے نکل گئے۔ انکی پرانی فاطمہ کہیں کھو گئی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

ہاسپٹل میں آج اسکا سارا دن کافی مصروف گزرا تھا۔ مارننگ شفٹ سے فارغ ہو کر اس نے ہاسپٹل کی کینٹین سے ہی ہلکا سا ناشتہ کیا تھا اور اب رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔ فرزانہ بیگم نے اس سے کھانے کا پوچھا تھا لیکن وہ منع کرتا اوپر کمرے میں آگیا۔ دروازہ کھولنے پر اسے فاطمہ بیڈ پر بیٹھی دکھائی دی۔ گھٹنوں پر بازو لپیٹے اس کی حیرم کی جانب پشت تھی۔ بھورے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا تھا جو آدھے سے زیادہ کھل گیا تھا۔ وہ حیرم کی آمد کا نوٹس لیے بغیر اپنے خیالوں میں گم تھی۔ اس نے دروازہ بند کرتے ہلکا سا کھنکھارا تو فاطمہ چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔ پاس رکھا دوپٹہ اٹھا کر فوراً سے کندھوں پر پھیلایا اور بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔

"السلام علیکم"

"وا علیکم السلام فاطمہ کھانا لادو بہت بھوک لگی ہے" اس کے سلام کا جواب دیتے وہ عام سے انداز میں کہتے سائیڈ ٹیبل تک آیا اور اپنی چیزیں رکھنے لگا۔ فاطمہ کمرے سے نکل گئی تو وہ گہری سانس لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ہاتھ میں پہنی گھڑی اتار کر سائیڈ ڈرار میں رکھی اور اوور آل بیڈ پر پھینکتا الماری سے کپڑے نکال کر واشروم میں بند ہو گیا۔ جب وہ گیلے بال

www.urdunovelsmania.com

تولیے سے رگڑتا باہر آیا تو کھانا بیڈ پر رکھا تھا اور فاطمہ ویسے ہی خاموشی سے کاوچ پر بیٹھی تھی۔اس نے تولیہ اس کے پاس کاوچ پر پھینکا اور خود جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ عجیب سی خاموشی کمرے میں ڈیرا جمائے تھی۔اس خاموشی میں ارتعاش حیرم کے فون کی رنگ ٹون نے کیا تھا۔اس نے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے سکرین پر سوائپ کرتے کال یس کی اور اسپیکر پر ڈال دی۔

"السلام علیکم سر"

"وا علیکم السلام"

"سر روم نمبر تین کے پیشنٹ کے سٹیچز میں بہت پین ہو رہا ہے۔چیخ چیخ کر اس نے پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا ہے"

"تو اسے پین کلر کا انجکشن دے دو۔اتنی چھوٹی سی بات کے لیے تم نے مجھے کال کی ہے"حیرم کا لہجہ بے زار سا تھا۔سارے دن کی مسلسل ڈیوٹی نے اسے تھکا دیا تھا۔فاطمہ خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر واضح کوفت تھی۔

"سر وہ لڑکی انجیکشن لگوانے کے لیے تیار ہی نہیں ہو رہی۔کہہ رہی ہے ڈاکٹر حیرم کو بلاؤ میں انھی سے انجیکشن لگواوں گیں"فاطمہ نے حیرم کے چہرے کے تاثرات کو پل میں کوفت سے غصے میں تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"اسے بولو ڈاکٹر حیرم کہہ رہے ہیں انجیکشن لگوانا ہے تو لگوائے نہیں تو بھاڑ میں جائے اور اب کال مت کرنا مجھے" غصے سے بولتے اس نے زور سے فون بیڈ پر پھینکا اور منہ میں ہی کچھ بڑبڑانے لگا۔

"لے جاؤ یہ ٹرے" اس نے سامنے بیٹھی فاطمہ کو دیکھ کر کہا۔ غصہ پل میں غائب ہوگیا تھا۔ فاطمہ ٹرے اٹھاتے کمرے سے نکل گئی۔ جب وہ واپس آئی تو حیرم ٹیک لگائے ٹانگیں لمبی کیے اپنے فون میں مصروف تھا۔ فاطمہ واپس جاکر کاوچ پر بیٹھ گئی۔

"میرا اوورآل اسکی جگہ پر رکھو اور وہ تولیہ بھی اٹھاؤ" حیرم کے کہنے پر فاطمہ جیسے کسی گہرے خیال سے باہر آئی تھی۔ اس نے چونک کر اپنے پاس کاوچ پر رکھے گیلے تولیے کو دیکھا۔ وہ فوراً سے اٹھی اور اسے پکڑ کر واشروم میں رکھنے چلی گئی۔ اس کے جانے پر حیرم بس گہری سانس لے کر رہ گیا۔ وہ کافی صفائی پسند تھا لیکن اوورآل اور تولیہ اس نے جان بوجھ کر پھینکا تھا تاکہ فاطمہ خود انہیں اٹھ کر اٹھائے۔ وہ اسکا دھیان بٹانا چاہتا تھا پر افسوس اس میں ناکام رہا تھا۔ وہ واشروم سے واپس آئی اور اسکا اوورآل اٹھا کر الماری میں رکھا۔ ابھی اس نے الماری کے پٹ بند نہیں کیے تھے جب حیرم پھر سے بولا

"میرے کپڑے نکال دو صبح کے لیے"

"کیا نکالوں ؟" فاطمہ نے انگلیاں چٹخاتے دھیمی آواز میں پوچھا۔ نکاح کے بعد سلام کے علاوہ یہ پہلی بات تھی جو فاطمہ نے اس سے کی تھی۔

"میں نے بتایا تو ہے کپڑے نکال دو صبح کے لیے"

"نہیں میرا مطلب تھا پینٹ شرٹ، جینز۔۔۔۔" ابھی اسکا جملہ پورا نہیں ہوا تھا جب حیرم بولا

"پینٹ شرٹ فاطمہ۔ میں ہاسپٹل وہی پہن کر جاتا ہوں" اس نے سر ہلاتے الماری کے پٹ کھولے تو سامنے حیرم کے سارے کپڑے نفاست سے سیٹ تھے۔

"پر یہ تو استری ہوئے ہیں؟"

"میں نے یہ کب کہا استری کردو۔ میں نے کہا نکال دو"

وہ واپس سے الماری کی طرف مڑی اور بلو جینز کے ساتھ ایک وائٹ ٹی شرٹ نکالی۔

"یہ ٹھیک ہے ؟" اس نے ہینگر ہاتھ میں لے کر حیرم کی طرف دیکھا جو اپنے فون میں غرق تھا۔

"جو تمہیں اچھا لگے نکال دو فاطمہ" وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا۔ فاطمہ نے الماری بند کرتے اس ہینگر کو دروازے کے ہینڈل سے لٹکا دیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"واشروم میں رکھ کر آؤ" حیرم کی مصروف آواز گونجی۔ وہ اب بھی فون میں غرق تھا لیکن پھر بھی اسکی طرف متوجہ تھا۔

وہ سوٹ رکھ کر واپس آئی تو حیرم اے سی کا ریموٹ پکڑے ٹمپریچر کم کر رہا تھا۔

"بارش کی وجہ سے کافی ٹھنڈ ہو گئی ہے" فاطمہ نے کوئی جواب نہ دیا اور واپس کاوچ پر بیٹھ گئی۔ حیرم کی نظروں کی تپش فاطمہ خود پر محسوس کر سکتی تھی۔ ایک دم سے وہ بے چین محسوس کرنے لگی تھی۔

"اتنا خاموش کیوں رہتی ہو؟" اس نے اچانک سے سوال کیا تھا۔ فاطمہ نے چمک سے خالی سیاہ آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔ وہ اسی کی جانب متوجہ تھا۔ بغیر کوئی جواب دیے اس نے نظریں موڑلیں اور گلاس وال سے نظر آتے چاند کو دیکھنے لگی۔ وہ چاند کو دیکھ رہی تھی اور حیرم اسکی سیاہ آنکھوں میں ابھرتے چاند کے عکس کو۔ گہری سانس لے کر اس نے کمفرٹر اوڑھا تھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ فاطمہ کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی اور جب اسے یقین ہو گیا کہ حیرم سو گیا ہے تو وہ بیڈ پر جا کر کونے میں سکڑ سمٹ کر لیٹ گئی۔

اگلی صبح کا سورج طلوع ہوچکا تھا۔ آج پھر کالے بادلوں نے آسمان پر بسیرا کیا ہوا تھا۔ جیا اپنی ماں اور بھابھی کے ساتھ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔ اتوار کا دن تھا تو آج سب گھر پر ہی تھے۔ انڈوں کو آملیٹ بنانے کے لیے جیا ایک الگ باؤل میں ایک ایک کر کے توڑ رہی تھی۔ ایک انڈا توڑتی اور چھلکا پاس رکھ دیتی۔ آخری انڈا توڑ کر اس نے چھلکا پاس شیلف پر رکھا اور باول کو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پکڑا۔ ابھی اس نے باول اٹھایا تھا کہ دوبارہ سے واپس رکھ دیا۔ حیرت سے پاس رکھے چھلکوں کو دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔ جلدی سے ان ٹوٹے ہوئے چھلکوں کو اٹھایا اور سنک کے پاس بنے نل کے نیچے جا کر دھونے لگی۔ بھابھی نے گردن موڑ کر حیرت سے اسکی یہ حرکت دیکھی تھی۔ ایک ایک چھلکے کو پکڑے وہ صابن سے انہیں دھو رہی تھی۔

"جیا کیا کر رہی ہو؟" بھابھی کی آواز پر اسکے تیزی سے چلتے ہاتھ رکھ تھے۔ اس نے چھلکوں کو ہاتھ کے پیالے میں اٹھایا اور بھابھی کے سامنے آئی۔

"بھابھی یہ دیکھیں "اس نے پرجوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ بھابھی نے شدید حیرت سے اسے دیکھا پھر اسکے ہاتھ میں موجود چھلکوں کو۔

"کیا دیکھوں؟"

"ارے دیکھیں تو سہی ان انڈوں سے چوزے نکلیں ہیں "اس نے چہکتے ہوئے کہا۔ بھابھی نے اسکی بات پر آنکھیں گھمائیں۔

"جیا میرا اس وقت مذاق کا موڈ نہیں۔ ذرا سا ناشتہ لیٹ ہوا کمال بولنا شروع ہوجائیں گیں "وہ بولتے ہوئے واپس چولہے کی طرف مڑ گئیں۔ اب چونکنے کے باری جیا کی تھی۔ اس نے ہاتھ میں موجود چھلکوں کو دیکھا تو وہاں صرف انڈے کے چھلکے تھے۔۔۔ چوزے نہیں۔ پانی سے بھری وہ ٹوٹے پھوٹے انڈے کے چھلکوں کو دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا تھا اور انہیں ڈسٹبن میں پھینک کر آملیٹ کے لیے پیاز چھیلنے لگی۔

"السلام علیکم جبار" بادلوں سے بھرے آسمان پر نظر ٹکائے کان سے فون لگائے حیرم بالکونی میں کھڑا تھا۔ ٹراوزر کے ساتھ براؤن پولو شرٹ پہنے اس کے کسرتی بازو صاف ظاہر تھے۔ تیز ہوا کی وجہ سے اسکے سلکی بال ماتھے کو ڈھکے ہوئے تھے۔

"وا علیکم السلام کیسے ہو حیرم؟"

"میں بالکل ٹھیک تم سناؤ"

"الحمدللہ کس لیے کال کی تھی؟"

"یار وہ کچھ کام تھا تم سے"

"ہاں بولو"

"تمہاری سکلز کا امتحان لینا ہے میں نے" فون پر بات کرتے اس نے پلٹ کر دیکھا تو فاطمہ چائے کا کپ لیے بالکونی میں آرہی تھی۔ پونی میں بندھے اسکے بال بالکونی میں آتے ہی اڑنا شروع ہو چکے تھے۔ حیرم نے ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ تھاما اور رخ موڑ کر کھڑا

ہوگیا۔ فاطمہ واپس کمرے میں آکر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ جہاں سے وہ بس حیرم کی پشت دیکھ سکتی تھی۔

وہ صبح سے اتنی شرمندہ شرمندہ گھوم رہی تھی جب اسے معلوم ہوا تھا کہ آج اتوار ہے اور اتوار کو حیرم ہاسپٹل نہیں جاتا۔ رات کو کپڑے نکالنے کا کہہ کر وہ اسکی غائب دماغی کا امتحان لے رہا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ٹھہراتھا۔ وہ اپنی اس حرکت پر شدید نادم تھی۔

حیرم فون واپس جیب میں ڈالتا کمرے میں واپس آیا تھا۔

"کہیں باہر چلیں آج۔ موسم بہت اچھا ہو رہا ہے"

"جی"

"کیا جی" وہ ہلکا سا ہنسا تھا "بتاؤ جانا ہے یا نہیں"

"میں فصیح اور اقصیٰ سے پوچھتی ہوں" فاطمہ نے فوراً سے کھڑے ہوتے کہا اور بغیر اس کا جواب سنے کمرے سے نکل گئی۔ حیرم بس گہری سانس لے کر رہ گیا۔ فاطمہ اس قدر خاموش ہوگئی تھی کہ اس سے بات کرنے کے لیے حیرم کو موقع تلاش کرنے پڑتے تھے۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل پر فون رکھ کر مڑا ہی تھا جب اسے ایک دم سے فاطمہ کی چیخ سنائی دی۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور گھبراہٹ بیک وقت ابھری تھی۔ وہ بھاگتا ہوا کمرے سے نکلا اور سیڑھیوں کی طرف آیا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

نیچے لاونج خالی پڑا تھا اور ڈرائنگ روم سے ملے جلے شور کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ڈرائنگ روم میں آیا تو فاطمہ وہاں رکھے صوفوں کے پاس زمین پر بیٹھی گردن پر ہاتھ رکھے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ اقصیٰ اس کے پاس بیٹھی اسکی پیٹھ سہلا رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ آگے آیا اور فاطمہ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ہاتھ بڑھا کر اسکی کلائی کو تھاما تھا اور نبض چیک کرنے لگا۔ فاطمہ نے سر اٹھایا اور حیرم کے بازو پر ٹکا دیا۔ اسکی کلائی پر رکھا حیرم کا ہاتھ تھما تھا۔ دل ایکدم رک کر پھر سے دھڑکنا شروع ہوا تھا۔ فصیح اسی وقت ڈرائنگ روم میں آیا اور پانی کا گلاس حیرم کی طرف بڑھایا۔

"حیرم بھائی پانی" حیرم نے نوٹ کیا تھا کہ اسے یہاں دیکھ کر فصیح کا رنگ اڑا تھا۔

"یہ لو فاطمہ پانی پیو" اسکا چہرہ اوپر کرتے حیرم نے پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا۔

"کیا ہوا تھا یہاں پر" اس نے کڑی نظروں سے فصیح اور اقصیٰ کو گھورا تھا۔ فصیح نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔ گلٹی سی اسکے گلے میں ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"فصیح سے پوچھیں اسی کا کارنامہ ہے" اقصیٰ نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیے۔ حیرم نے نظروں کا فوکس فصیح کی جانب کیا۔

"اب کون سی شرارت کی ہے تم نے" اس کے چہرے کی سختی پر فصیح گھبرایا تھا۔

"وہ حیرم بھائی دراصل۔۔۔۔۔۔"

"یہ کچھ نہیں بتائے گا حیرم بھائی میں بتاتی ہوں" اقصیٰ نے فوراً سے اسکی بات کاٹی۔

"یہ کل کہہ رہا تھا اسے کتا پالنا ہے اور آج نا جانے اپنے کس دوست کا کتا اٹھا لایا ہے۔ ہم دونوں یہاں ڈرائنگ روم میں اسکے ساتھ کھیل رہے تھے جب اس نے صوفے سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی ٹائم فاطمہ نے ڈرائنگ روم میں انٹری ماری اور وہ کتا سیدھا اسکے اوپر۔ پھر فاطمہ بیگم تھیں اور انکی چیخیں تھیں"

"حیرم بھائی یہ فاطمہ نے اینٹری ہی غلط وقت پر دی ہے تو میں کیا کروں۔ میں تو اسے کچھ دیر کے لیے لایا تھا" حیرم کی غصے سے بھری نظروں کو دیکھ کر اس نے اپنا دفاع کیا تھا۔

"کہاں ہے وہ کتا؟"

"میرے کمرے میں" فصیح نے سر جھکا کر شرمندگی سے کہا۔

"اگلے پندرہ منٹ کے اندر اندر وہ مجھے اس گھر سے باہر چاہیے ورنہ تم اپنا کوئی بندوبست کر لینا" فاطمہ کو سہارا دے کر اٹھاتے اس نے سرد انداز میں فصیح سے کہا تھا۔ فصیح نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا ورنہ اسے ڈر تھا کہ حیرم آج اسے ایک تھپڑ لگا ہی دے گا۔

حیرم فاطمہ کو لیے ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"اقصیٰ میں ایک بات سوچ رہا تھا" سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ان دونوں کی پشت دیکھ کر فصیح نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"کیا"

"یہی کہ جب سے ان نکاح ہوا ہے میری زیادہ ہی شامت آرہی ہے"

"تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔چھور کر آؤ اس کتے کو واپس۔ شکر کروامی بابا گھر پر نہیں ورنہ تمہیں جوتے پڑجانے تھے" اقصیٰ نے بارعب انداز میں اس سے کہا اور باہر نکل گئی۔پیچھے فصیح بھی ناگواری سے بڑبڑاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"دیکھیں اکبر صاحب آپ ایسے کوئی بات نہیں کرسکتے میری بیٹی کے بارے میں" شہروز صاحب کی آواز اس قدر بلند تھی کہ کمرے سے باہر تک آرہی تھی۔ گاڑی کی چابیاں پکڑے باہر کی طرف جاتا حیرم انکی اس بات پر الٹے پاؤں واپس پلٹا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ انکے کمرے میں داخل ہوا تھا اور بغیر کوئی بات کیے انکے ہاتھ سے فون پکڑ کر کان سے لگا لیا۔

"تمہاری اپنی بیٹی سارے زمانے میں بدنام ہوگئی تو تم نے اسے حیرم کے سر پر تھوپ دیا۔ تم شاید بھول رہے ہو کہ میری بیٹی کا رشتہ حیرم سے طے تھا" مقابل تیز آواز میں چلایا تھا۔ حیرم کے جبڑے غصے سے تنے تھے۔

"حیرم مجھے فون واپس کرو" اسکے تاثرات دیکھ کر شہروز صاحب پریشانی سے بولے۔ انہیں ڈر تھا کہ حیرم کوئی بدتمیزی نا کردے۔

"اسلام علیکم انکل میں حیرم بات کررہا ہوں" نہایت مٹھاس بھرے لہجے میں اس نے کہا تھا۔ لیکن چہرے کے تاثرات اس سے بالکل برعکس تھے۔

"حیرم بیٹا وعلیکم السلام وہ میں۔۔۔۔۔۔۔" مقابل بری طرح گڑبڑایا تھا لیکن حیرم نے فوراً سے انکی بات کاٹ دی

"نہیں نہیں انکل اب میں بولوں گا اور آپ سنیں گیں کیونکہ آپ کے بولنے کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ پہلی بات جس کے بارے آپ بات کررہے تھے وہ اب میری بیوی

ہے، میری عزت اور میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا اس کے بارے میں کوئی بات کرے ورنہ حیرم بہروز کو آپ لوگ ابھی جانتے نہیں"

شہروز صاحب نے بے اختیار اپنا ماتھا پکڑا تھا۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔

"دوسری بات آپ مجھے بتانا پسند کریں کے آپ کی صاحبزادی سے کس دن میرا رشتہ طے ہوا تھا؟"اس کے لہجے سے چاشنی ٹپک رہی تھی۔ دوسری طرف سے فوراً کال کاٹ دی گئی۔ استہزائیہ ہنستے اس نے فون واپس شہروز صاحب کی طرف بڑھایا۔

"چاچو میں نے آپ سے کہا بھی تھا کسی ایرے غیرے کی کال مت ریسیو کیجیے گا"

"مجھے لگا کوئی ضروری بات کرنی ہوگی"

"ان لوگوں کی باتوں کو لے کر پھر آپ لوگ اپنا بی پی ہائی کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی ہی بات پر قائم نہیں رہتے۔ آپ نے دیکھا نہیں کیسے میرے پوچھنے پر انہوں نے کال کاٹ دی"

"حیرم تمہیں اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی ان سے"

"اوہ پلیز چاچو مجھے ایسے لوگوں کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا"

"بہروز بھائی غصہ کریں گیں حیرم"

"وہ پہلے بھی کرتے ہیں آپ کوئی نئی بات کریں"

"تم بہت ڈھیٹ ہو"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"آپ لوگوں کا ہی خون ہوں"

"ہم ایسے ڈھیٹ نہیں تھے جیسے تم ہو"

"تعریف کے لیے شکریہ"وہ مسکرایا تھا۔

"بدتمیز کہیں کا"

"چاچو اب میں آپ کا بھتیجا ہونے کے ساتھ ساتھ داماد بھی ہوں تو ذرا۔۔۔۔"آخری لفظ کو لمبا کرتے اس نے قصداً جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ شہروز صاحب اسکی بات پر مسکرا دیے۔

"اور میرا دل اسی بات پر مطمئن ہے کہ تم میرے بھتیجے ہونے کے ساتھ ساتھ اب داماد بھی ہو"انہوں نے اسکا کندھا تھپکا تھا تو وہ بس مسکرا دیا۔

"میں باہر جا رہا ہوں ذرا اپنی بیٹی سے کہیے گا میرے آنے تک تیار رہے"

"کیوں کہیں باہر جانے کا پروگرام ہے کیا"حیرم نے بس سر ہلا دیا

"خود جا کر کہو مجھے کیوں کہہ رہے ہوں"

"آپ کہہ دیں جا کر میں نکل رہا ہوں آدھے گھنٹے تک آؤں گا اللہ حافظ"چابی انگلی پر گھماتا وہ باہر نکل گیا۔ اگر وہ فاطمہ کو جانے کا کہتا تو یقیناً وہ اقصیٰ اور فصیح کو اپنے ساتھ تیار کر لیتی جو وہ نہیں چاہتا تھا۔ اسی لیے اس نے شہروز صاحب سے کہا اور خود باہر آگیا تھا۔ اسے ایک بہت ضروری کام کے سلسلے میں جبار سے ملنے جانا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

---

گاڑی میں اس وقت ایک دم خاموشی چھائی تھی۔ حیرم اسٹیرنگ کو تھامے مکمل طور پر ڈرائیونگ میں گم تھا۔ نیوی بلوٹی شرٹ کے ساتھ اس نے گرے جینز پہنی تھیں۔ دائیں ہاتھ پر قیمتی گھڑی بندھی تھی اور بال نفاست سے سیٹ کیے جانے کے باوجود سلکی ہونے کی وجہ سے ماتھے پر بکھرے تھے جنہیں وہ بار بار ہاتھ بڑھا کر پیچھے کرتا تھا۔ بغل میں فاطمہ ہاتھ کی مٹھی پر ٹھوڑی ٹکائے گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ہلکے جامنی رنگ کے کرتے پر سیاہ رنگ کی کڑھائی تھی۔ نیچے ہم رنگ تنگ پاجامہ اور ٹشو کا دوپٹہ تھا جو اس سے سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا۔ بالوں کو آگے سے ہلکا سا ٹوسٹ کر کے پیچھے ڈھیلی سی چٹیا کی گئی تھی۔ کانوں کے قریب سے بال نکلے تھے اور میک اپ کافی لائٹ تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

شہروز صاحب کے کہنے پر اس کے پاس انکار کا کوئی جواز نہیں رہا تھا۔ وہ فوراً سے اقصیٰ کے کمرے میں گئی تھی اور اسے سب بتایا۔ وہ تو ایسے خوشی ہوئی تھی جیسے فاطمہ نہیں وہ ڈنر پر جا رہی ہے۔ پھر جو کیا اقصیٰ نے ہی کیا تھا۔ وہ تو بس کنفیوژ اور گھبرائی سی اسے کمرے میں دوڑیں لگاتے دیکھ رہی تھی۔ اس کی گھبراہٹ میں اصل اضافہ تب ہوا تھا جب حیرم کمرے میں داخل ہوا تھا۔ حیرم بھی اسکی بے چینی نوٹ کر چکا تھا اور خود تیار ہوتے ہی اسے نیچے آنے کا کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔ فاطمہ کے نا نا کرنے کے باوجود بھی اقصیٰ نے اسے تیار کر دیا تھا۔ اوپر سے سونے پر سہاگا فرزانہ بیگم بھی کمرے میں آ گئی تھیں۔ نا جانے وہ لوگ اتنا خوش کیوں ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ ایک ڈنر ہی تو تھا۔

گاڑی میں چھائی خاموشی سے تنگ آ کر حیرم نے ہاتھ بڑھا کر میوزک پلیئر آن کیا تھا۔

کہتے ہیں خدا نے اس جہاں میں سبھی کے لیے

کسی نا کسی کو ہے بنایا ہر کسی کے لیے

تیرا ملنا ہے اس رب کا اشارہ مانوں

مجھ کو بنایا تیرے جیسے ہی کسی کے لیے

سڑک پر نظریں جمائے حیرم کے ہونٹ کا کنارہ مسکراہٹ کے انداز میں اوپر اٹھا تھا۔ اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ مسکراہٹ دبا رہا ہو۔

کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ، کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ
کیسے ہم جانیں ہمیں کیا پتا، کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ
تو ہم سفر ہے، پھر کیا فکر ہے
جینے کہ وجہ یہی ہے مرنا اسی کے لیے
کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ، کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ
کیسے ہم جانیں ہمیں کیا پتا، کچھ تو ہے تجھ سے رابطہ

اس نے گردن موڑ کر فاطمہ کی طرف دیکھا۔ وہ ابھی بھی باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔ وہ اسکے چہرے کا دائیاں رخ دیکھ پا رہا تھا۔

مہربانی جاتے جاتے مجھ پہ کر گیا
گزرتا سا لمحہ ایک دامن بھر گیا

www.urdunovelsmania.com

تیرا نظارہ ملا، روشن ستارہ ملا
تقدیر کی کشتیوں کو کنارہ ملا

اس نے ہاتھ بڑھا کر فاطمہ کا دائیاں ہاتھ تھام لیا۔ فاطمہ نے چونک کر حیرم کی طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کی طرف جو حیرم کی گرفت میں تھا۔

صدیوں سے ترسے ہیں جیسی زندگی کے لیے
تیری صحبت میں دعائیں ہیں اسی کے لیے
تیرا ملنا ہے اس رب کا اشارہ مانوں
مجھ کو بنایا تیرے جیسے ہی کسی کے لیے

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

حیرم کے چہرے کے پر سکون تاثرات نے اسے چونکایا تھا۔ کیا وہ واقعی اس سے شادی کر کے خوش اور مطمئن تھا۔ لیکن پھر ایک دم سے اسکے ذہن میں منفی سوچوں نے ڈیرا جمانا شروع کر دیا۔ وہ جانتی تھی کہ حیرم کتنا ان ایکسپریسیو ہے۔۔۔۔ وہ اپنے دل کی بات کا

علم کسی کو نہیں ہونے دیتا۔ فاطمہ کو لگتا تھا کہ وہ زیادہ نہیں لیکن تھوڑا بہت حیرم کو جانتی ہے۔ لیکن یہ محض اسکی خام خیالی تھی۔ وہ حیرم کو ایک فیصد بھی نہیں جانتی تھی۔

گاڑی ایک عالیشان فائیو سٹار ہوٹل کے آگے رکی تھی۔ اپنی سائیڈ سے اتر کر حیرم نے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا اور اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔ فاطمہ نے اسکی پھیلی ہتھیلی کو دیکھ کر اپنا نازک مرمری ہاتھ اس کی گرفت میں دے دیا۔ ایک دوسرے کے ہمراہ وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔ حیرم پہلے ہی ٹیبل بک کروا چکا تھا اور اب ریسیپشن پر ڈیٹیل بتانے کے بعد وہ دونوں ایک ویٹر کی راہنمائی میں اپنے ٹیبل کی طرف جا رہے ہیں۔ فاطمہ کو ایک دم عجیب سا لگنے لگا تھا جیسے وہ بہت سی نظروں کے حصار میں ہے۔ اس نے لوگوں کی گردنوں کو اپنی طرف مڑتا محسوس کیا تھا۔ وہ جہاں جہاں سے گزر رہے تھے لوگ اسکی طرف مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ ایک دم سے اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار گردن پر ہاتھ رکھا تھا۔ وہ اپنی ٹیبل پر آ گئے تھے۔ حیرم نے اسکے لیے کرسی کھینچی تو وہ خاموشی سے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔

"فاطمہ آرڈر کرو" حیرم نے اپنی کرسی سنبھالتے ہی اسے کہا تھا۔ فاطمہ نے مینیو کارڈ اٹھا کر اپنے چہرے کے سامنے یوں کر دیا کہ اسکا چہرہ ڈھک گیا۔ حیرم نے ٹھٹھک کر اسکی طرف دیکھا پھر نفی میں سر ہلاتے مسکرا دیا۔ ویٹر انکا آرڈر لے کر چلا گیا تو حیرم نے گفتگو کا آغاز

کیا۔ اتنا تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ اگر وہ نہیں بولے گا تو ہوٹل میں بیٹھا ایک ایک بندہ یقیناً دونوں کو گونگا تصور کرے گا۔

"واپسی پر آئس کریم بھی کھانے جائیں گے۔۔۔۔۔تمہاری فیورٹ جگہ سے" فاطمہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتے چہرہ جھکا دیا۔ وہ عجیب سی کیفیت سے دوچار تھی۔ اسے لگ رہا تھا جیسے لوگوں کا ایک ہجوم اسے گھورنے میں مصروف ہے۔

"فاطمہ ایک بات کہوں مانو گی؟" حیرم نے سنجیدگی سے کہا تو فاطمہ نے گھبرا کر اسکی طرف دیکھا۔ اسکی سنجیدگی سے اسے ایک پل کے لیے خوفزدہ کیا تھا۔

"گھر جا کر پلیز اقصیٰ کو نا بتانا کہ میں نے تمہیں ڈنر کے بعد آئس کریم بھی کھلائی۔ وہ میرا سر کھا جائے گی" وہ دھیمے سے ہنستے ہوئے بولا تو فاطمہ نے بھی اسکا مذاق سمجھتے ہونٹوں کو تکلف دیتے مسکرانے کی کوشش کی تھی پر افسوس بری طرح ناکام رہی تھی۔

"فصیح جا رہا ہے تین دن بعد"

"جانتی ہوں"

"تم تو شکر کرو گی وہ چلا گیا ویسے مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی وہ تمہیں اتنا تنگ کیوں کرتا ہے۔ میں نے تو کبھی اقصیٰ کو اتنا تنگ نہیں کیا" وہ اپنے مزاج کے خلاف بہت معمولی باتیں کر رہا تھا۔ لیکن فاطمہ کی جانب سے رسپانس صفر تھا۔

حیرم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے۔ فاطمہ ہوں ہاں کے علاوہ کوئی جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔ ہر کوئی اس کے منہ سے لمبے جملے سننے کے لیے ترس گیا تھا جس میں پہلا نمبر حیرم کا تھا۔

"اس ہوٹل کا کھانا کافی مشہور ہے۔ میں بہت دفعہ آچکا ہوں یہاں "

"ہمم "

"فاطمہ کچھ بولو بھی "

"کیا بولوں "

"کچھ بھی بولو پر پلیز مجھ سے بات کرو" حیرم کی آنکھوں میں ایک التجا سی تھی جسے فاطمہ نے باخوبی محسوس کیا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں نظر آتی التجا نے اسے ساکت کر دیا تھا۔ کیا حیرم واقعی اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ کیا وہ واقعی اس کے ساتھ خوش تھا۔۔۔۔ کیا اسے اس سے حقارت محسوس نہیں ہوتی تھی؟ کتنے ہی سوال اسکا ذہن کے پردے پر ابھرے تھے۔ اسکی سیاہ آنکھیں حیرم کی شہد رنگ آنکھوں کو دیکھنے میں محو تھیں۔ ان میں نظر آتے پیغام پر اسکا دل بند ہو کر دوبارہ دھڑکنا شروع ہوا تھا۔ آج حیرم اتنا الگ کیں لگ رہا تھا اسے۔ یہ سارا فسوں ایک لڑکی کی آواز سے ٹوٹا تھا۔ حیرم بھی اب اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے بجائے فاطمہ کے پیچھے کسی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نا سمجھی

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

تھی۔ اپنے نام کی پکار پر فاطمہ نے بھی گردن موڑ کر دیکھا تھا۔ تین لڑکیوں اور دو لڑکوں کا ایک گروپ اسکی پشت پر کھڑے تھے۔ اس کے مڑنے پر ایک لڑکی فوراً سے اسکے قریب آئی

"آپ فاطمہ ہیں نا فاران ملک کی گرل فرینڈ" اوہ۔۔۔۔۔ کاش کوئی اس لڑکی کو بتا تا کہ یہ لفظ ان دونوں کو تیر کی طرح لگا تھا۔ حیرم کی رگیں ایک دم سے تنی تھیں۔ فاطمہ نے ساکت نظروں سے اسکی جانب دیکھتے وہ لفظ دہرایا "گرل فرینڈ"۔ یہی عزت رہ گئی تھی اس کے زمانے میں۔ اسے اس پل خود سے اتنی گھن محسوس ہوئی تھی کہ اسکا دل چاہا ٹیبل پر رکھی ایک عدد چھری کو اپنے دل میں اتار دے۔ شاید وہ تکلیف بھی اس لفظ سے ملنے والی تکلیف سے کم ہوتی۔ وہ ابھی بھی حیرم کی بیوی نہیں فاران ملک کی گرل فرینڈ کے طور جانی جا رہی تھی۔

"فاران میرا کرش ہے۔۔۔ میں انہیں بہت لائک کرتی ہوں۔ آپ بہت خوش نصیب ہیں جو وہ آپ سے محبت کرتے ہیں" وہ لڑکی مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی لیکن فاطمہ کو اسکی مسکراہٹ زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی۔ حیرم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔ اگر سامنے لڑکی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ یقیناً اس کی چلتی زبان کو اپنے ہاتھ کے مکے سے بند کروا دیتا لیکن اب وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھی۔ کرسی سے اٹھ کر وہ آگے آیا اور فاطمہ کو کندھے سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے اس

کے گرد حصار باندھا۔ایک تحفظ کا احساس تھا جس نے فاطمہ اپنے گھیرے میں لیا تھا۔سامنے کھڑے لڑکے لڑکیوں نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"یہ فاطمہ ہے۔۔۔فاطمہ حیرم۔حیرم بہروز کی بیوی کسی فاران ملک کی گرل فرینڈ نہیں "اس کے دانت سختی سے ایک دوسرے پر جمے تھے کہ گردن کی رگیں ابھر آئی تھیں۔فاطمہ نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا جس کی آنکھیں اب غصے سے سرخ پڑ رہی تھیں۔

"لیکن مجھے اچھے سے یاد ہے۔فاران نے ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تصویر ڈالی تھی۔اس لڑکی کی شکل بالکل۔۔۔۔۔۔"حیرم نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"مادام ہم یہاں ایک پرسکون ماحول میں ڈنر کرنے آئے ہیں۔پلیز آپ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں"

"سوری سر آپ کا نٹینیو کریں"اسے غصے میں دیکھ کر ایک لڑکے نے حیرم سے کہا تھا اور گھور کر اس لڑکی کی طرف دیکھا۔پھر وہ غصے میں کچھ بڑبڑایا بھی تھا جس پر وہ لڑکی شرمندہ ہوتے واپس مڑ گئی۔

"بیٹھ جاؤ فاطمہ" حیرم نے فاطمہ کے لیے کرسی کھینچی۔ وہ ابھی تک اسے اپنا حصار میں لیے کھڑا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلادیا۔ نظر دھندلا رہی تھی اور گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا پھنسا تھا۔

"واپس چلیں" ناجانے کتنے آنسوؤں کو اندر اتارتے اس نے بمشکل کہا۔

"کھانا نہیں کھانا"

"نہیں"

"فاطمہ میں جانتا ہوں تمہیں بھوک لگی ہے"

"کہیں اور سے کھالیں گے پر یہاں سے نہیں" اس کا سر ابھی تک جھکا تھا۔ حیرم جانتا تھا وہ اپنے آنسو چھپا رہی ہے۔ اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور ریسیپشن کی طرف آیا۔ وہاں اپنا آرڈر کینسل کروا کر وہ فاطمہ کو لیے باہر آگیا۔

"اب کہاں جانا ہے؟" حیرم نے گاڑی میں بیٹھتے اس سے پوچھا۔

"گھر"

"لیکن اس سے پہلے کچھ کھانا ہے۔ تم بتاؤ کیا کھاؤ گی"

"مجھے کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں لوگ نہ ہو" آنسوؤں سے بھری سیاہ آنکھیں اٹھا کر اس نے حیرم کو دیکھا تھا۔ حیرم کا دل ان سیاہ آنکھوں میں ڈوب کر ابھرا تھا۔ اسے پورا یقین

تھا کہ اگر ان سیاہ نگینوں کے کناروں پر ہلکورے لیتا چمکتا پانی چھلک جاتا تو وہ بری طرح گھائل ہو جاتا۔۔۔۔شاید دوسری سانس لینے کے بھی قابل نہ رہتا۔اس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔ایک اوپن ایئر ریسٹورنٹ میں آکر اس نے گاڑی میں ہی آرڈر دیا تھا۔انکا کھانا بھی گاڑی میں ہی آگیا تھا۔ڈنر کرنے کے بعد حیرم نے اسے اسکے فیورٹ فوڈ کارنر سے آئس کریم بھی کھلائی تھی۔لیکن اس سب کے درمیان فاطمہ کے منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہوا تھا۔حیرم نے بس چند ایک باتیں کی تھیں جس پر اس نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

وہ گھر آئے تو فاطمہ آتے ہی واشروم میں بند ہو گئی۔حیرم جانتا تھا وہ اندر کیا کر رہی ہے۔وہ باہر آئی تو حیرم نے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا جو سونے کی تیاری کر رہی تھی۔اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر حیرم کو کچھ ہوا تھا۔

"باتھروم میں چھپ کر رویا مت کرو فاطمہ۔میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔تمہارے آنسوؤں کی نمی کو سمیٹنے کے لیے میرا کندھا ہمیشہ دستیاب ہے"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

شاک کی کیفیت میں فاطمہ نے حیرم کی جانب دیکھا تھا۔ اس کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ نے اسے بے یقینی میں مبتلا کر دیا تھا۔ نا جانے کیا ہوا تھا وہ ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ حیرم نے اس کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"مت رویا کرو فاطمہ۔۔۔ تمہارا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے"

"کیوں "آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اٹھا کر اس نے حیرم کو دیکھا تھا۔ کیوں آج وہ اتنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ کیوں وہ پہلے سے بدلا بدلا لگ رہا تھا۔ وہ خود کو کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں فاطمہ" فاطمہ کو لگا اس کے ارد گرد موجود دنیا تھم گئی ہے۔ ہوٹل سے اپنے کمرے تک آنے تک اس کے ذہن میں ایک ہی لفظ گونج رہا تھا۔۔۔۔ "گرل فرنڈ"۔ اور اب وہ لفظ ایک دوسرے لفظ سے تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ "محبت"۔

"کیوں کرتے ہیں مجھ سے محبت "اس نے پھر سے سوال کیا۔ دماغ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔

"محبت کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی "اس نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوتی ہے۔۔۔۔ ہر انسان سے محبت ہونے کی کوئی نا کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے اور مجھ میں ایسا کچھ بھی نہیں جس کی بنیاد پر آپ مجھ سے محبت کریں" وہ ایک بار پھر منفی خیالات کا شکار ہو رہی تھی۔

"تم اپنے بارے میں ایسا کیوں سوچتی ہو فاطمہ"

"تو پھر کیا سوچوں"

"تم وہ سب نکال نہیں سکتی اپنے دماغ سے۔ اسے اپنا ماضی سمجھ کر بھول جاؤ۔ اپنے حال اور مستقبل کو یاد رکھو جس میں تم ہو، میں ہوں، ہمارے درمیان موجود یہ خوبصورت رشتہ ہے"

"میرا ماضی میرے حال، مستقبل دونوں پر اثر انداز ہے۔ میں چاہ کر بھی اسے بھول نہیں سکتی"

"اگر میں اس سب میں تمہاری مدد کروں پھر بھی نہیں بھول پاؤ گی"

"بہت مشکل ہے"

"نا ممکن نہیں ہے"

"آپ تھک جائیں گے"

"تم ساتھ ہو گی تو کبھی نہیں تھکوں گا"

www.urdunovelsmania.com

"مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں پلیز"

"نہیں چھوڑ سکتا"

"آپ میرے اندر کی ویرانیوں کو دور کرنے کی کوشش میں خود کو ویران کر لیں گیں"

"ایسا کبھی نہیں ہو گا"

"آپ میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے" وہ بے بسی سے چلائی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے کر لیا میں نے تمہارا یقین۔ لیکن کیا مجھے کوشش کرنے کی بھی اجازت نہیں" حیرم نے اسکی کیفیت دیکھتے اسے فوراً سے پر سکون کرنا چاہا۔ فاطمہ نے اسے اپنی ضد پر اڑا دیکھ کر بے بسی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فاطمہ نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں محبت کا سمندر ہلکورے لے رہا تھا۔ اسے آج سے پہلے حیرم کی آنکھوں میں کبھی کوئی جذبہ نہیں نظر آیا تھا پھر اسے ایک دم اچانک سے اس سے محبت کیسے ہو سکتی تھی۔

لیکن میں نے پہلے کہا تھا نا کہ فاطمہ کو بس لگتا تھا کہ وہ حیرم کو جانتی ہے۔۔۔ پر حقیقت یہ تھی کہ وہ اس کے بارے میں بالکل نہیں جانتی تھی۔

مگر حیرم۔۔۔ وہ اسکے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ فاطمہ اس کے لیے ایک کتاب تھی ایسی کتاب جس کے پہلے صفحے سے ہی وہ اس کتاب کے اندر تک اتر گیا تھا۔ وہ اسکا چہرہ

دیکھ کر اسکے اندر کی کیفیات جان جاتا تھا اور یہ آج سے نہیں شروع سے تھا تب سے جب اسے فاطمہ سے محبت ہوئی تھی۔اس کا چہرہ اس کے لیے روئے کتابی تھا ایک کتابی چہرہ جسے پڑھنے کے بعد وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔لیکن یہ جاننے کے لیے کہ حیرم کو فاطمہ سے محبت کب ہوئی تھی آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔گہرے اندھیرے کے ساتھ ہر طرف گہری خاموشی کا بھی راج تھا۔ہر کوئی اپنے کمرے میں خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

جیا کے کمرے کا دروازہ ایک کلک کی آواز سے کھلا تھا اور پھر کسی کی دھڑا دھڑ سیڑھیاں اترنے کی آواز آئی تھی۔

"امی"

"بھائی"

"امی"

www.urdunovelsmania.com

وہ زور سے چلاتے نیچے آئی اور اپنی ماں کے کمرے کا دروازہ بجانے لگی۔ چند سیکینڈ بعد ہی اسکی ماں اڑی ہوئی رنگت اور نیند سے بھری آنکھوں کے ساتھ باہر آئی تھی۔ پاس والے کمرے سے اسکا بڑا بھائی کمال بھی اپنی بیوی کے ساتھ باہر آیا تھا۔

"کیا ہوا جیا؟"

"امی وہ اوپر میرے کمرے میں کوئی ہے" اس نے گھبراتے ہوئے کہا تو کمال فوراً تیزی سے اوپر کی طرف بھاگا۔

"کمال اکیلے مت جائیں چوکیدار کو بلا لیں باہر سے" اس کی بیوی چلا کر بولی لیکن وہ بغیر سنے سیڑھیاں پھلانگتا گیا۔ جیا ماں کے سینے سے لگے رونے میں مصروف تھی۔

کمال نے اوپر آکر کمرے کا دروازہ دیکھا تو وہ کھلا تھا۔ دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا تو سب کچھ ویسا کا ویسا تھا۔ بس جیا کا کمفرٹر بیڈ سے زمین پر گرا تھا۔ اس نے واشروم کا دروازہ کھول کر اندر چیک کیا۔ وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ اتنی میں جیا، اسکی ماں اور کمال کی بیوی بھی اوپر آ گئے تھے۔

"کوئی ملا"

"نہیں یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے" کمال نے پریشانی سے کہتے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"پر بھائی وہ یہی تھا میرے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا تھا"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"کیسا دکھتا تھا"

"اس نے بلیک کلر کی ہڈی پہنی ہوئی تھی اور چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ وہاں بیٹھ کر بس وہ زور زور سے آگے پیچھے ہل رہا تھا۔ بہت خوفناک سا تھا"

"لیکن وہ اندر آیا کیسے "کمال کی بیوی بولی

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں کھڑکی اندر سے بند ہے۔ واشروم میں کوئی نہیں تھا اور نا ہی واشروم میں کوئی کھڑکی ہے"

"ہو سکتا ہے دروازے سے آیا ہو"

"نہیں بھابھی میں دروازہ لاک کر کے سوئی تھی"

"تو پھر وہ جو کوئی بھی تھا اندر کیسے آیا"

"میں چوکیدار سے پوچھتا ہوں اور سی ٹی وی بھی چیک کرواتا ہوں "وہ کہتے کمرے سے نکل گیا۔

"جیا بیٹا تم نے واقعی کسی کو دیکھا تھا"

"جی امی مجھے اچھی طرح سے یاد ہے وہ یہاں پر بیٹھا تھا "اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

"اچھا چلیں فلحال نیچے چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں چوکیدار کیا کہتا ہے"

www.urdunovelsmania.com

وہ سب نیچے آکر لاؤنج میں بیٹھ گئیں۔ کچھ دیر بعد راہداری میں سے کمال انھی اندر آتا دکھائی دیا۔

"کچھ معلوم ہوا"

"نہیں۔۔۔۔ ناچوکیدار نے کسی کو اندر آتے دیکھا نا سی سی ٹی وی میں کوئی آیا ہے۔ جیا تمہیں پورا یقین ہے کہ کوئی آیا تھا۔ ہو سکتا ہے تم نیند میں ہو"

"نہیں بھائی میں نیند میں نہیں تھی"

"اچھا چلو ابھی تم امی کے ساتھ سو جاؤ صبح کریں گے اس مسئلے کو حل۔ فلحام میں نے تسلی کر لی ہے کوئی نہیں ہے یہاں"

کمال کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا تو وہ سب بھی اپنے اپنے کمروں کو چل دیے۔

www.urdunovelsmania.com

"یار میں ابھی کمپنی کے بہت ضروری کام میں مصروف ہوں۔ تمہارا کام ہو جائے گا لیکن کچھ وقت چاہیے مجھے"

"ہاں ٹھیک ہے تم فارغ ہو کر آرام سے میرا کام کر دینا"

"بھائی ناشتہ لگ گیا ہے" حیرم لان میں کھڑا فون پر جبار سے بات کرنے میں مصروف تھا جب اقصیٰ نے پیچھے سے آکر کہا۔ وہ فون بند کرتا اندر آگیا۔ بارہ بجے فصیح کی فلائٹ تھی اور اس وقت بھرپور ناشتے کا انتظام کیا تھا۔

وہ ڈائنگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا جہاں گھر کے سب افراد پہلے سے ہی موجود تھے۔ ہر کسی کے چہرے پر ایک بے نام سی اداسی تھی جو یقیناً فصیح کے جانے کی وجہ سے تھی۔ فرزانہ بیگم ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر اسکی پلیٹ میں ڈال رہی تھیں۔

"امی بس کر دیں مجھ سے اتنا نہیں کھایا جائے گا"

"چپ کر کے کھاؤ آگے ہی ہاسٹل کا کھا کھا کر اتنے کمزور ہو گئے ہو"

"تو یہ بات آپکو پچھلے ایک مہینے سے یاد نہیں آئی تھی۔ ساری کسر آج ہی نکالنی ہے" اس نے لوازمات سے بھری پلیٹ کو دیکھ کر کہا تھا۔

"دوبارہ کب آؤ گے فصیح" اقصیٰ اس کے جانے پر کچھ زیادہ ہی اداس تھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"تمھاری شادی پر"جتنی اداسی سے اس نے پوچھا تھا اتنی ہی سنجیدگی سے فصیح نے جواب دیا تھا۔

"تم سے اسے جواب کی توقع تھی"

"او بھائی سمسٹر بریک پر آیا ہوں۔اب ظاہری سی بات ہے اگلے سمسٹر بریک پر ہی آؤں گا۔بیچ میں اگر کوئی لمبی چھٹیوں کا گیپ آیا تو آجاؤں گا"

"پیکنگ کرلی ہے ساری"

"جی حیرم بھائی جتنا کچھ امی نے میرے سامان میں پیک کروادیا ہے نا بس بورڈنگ ہوجائے میری"

"ہاں تو تمھارے فائدے کا سامان ہے سارا"

"امی بس کردیں مجھ سے نہیں کھائے جائیں گے اتنے پراٹھے"فرزانہ بیگم نے ایک اور پراٹھا اس کی پلیٹ میں رکھا تو وہ چلا اٹھا۔بقایا سب اسکی جانب دیکھ کر مسکرا دیے۔

"اقصیٰ تمھاری یونی کب سے اسٹارٹ ہے"حیرم نے جوس کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھتے اقصیٰ سے پوچھا تھا۔فاطمہ اس کے بغل میں بیٹھی خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھی۔

"دو ہفتے بعد سے"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"صبح جلدی کرو اب سب دس بج رہے ہیں۔ گیارہ بجے تک ائیر پورٹ جانا ہے"

"حیرم تم آج ہاسپٹل نہیں جاؤ گے"

"نہیں شام میں جاؤں گا"

"آج میرے ساتھ ذرا ریسٹورنٹ کا بھی چکر لگا لینا" شہروز صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو حیرم نے ٹھٹھک کر انکی طرف دیکھا۔

"کیوں خیریت ؟" شہروز صاحب ریسٹورنٹ کے مالک تھے اور انکے ریسٹورنٹ لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں موجود تھے۔

"ہاں سب خیریت ہی ہے۔ بس تم سب لوگوں کے لیے ایک سرپرائز ہے اسے سلسلے میں کام تھا ذرا"

"کیسا کام بابا" فصیح فوراً سے بولا

"تم جاؤ اپنے ہوسٹل۔ تمہیں خوشخبری فون پر ہی ملے گی"

"یہ تو زیادتی ہے"

"یہ زیادتی نہیں تمہارا اپنا ذاتی فیصلہ ہے میرے بیٹے"

"اچھا جلدی ختم کرو ناشتہ تم لوگوں نے نکلتے نکلتے بھی اتنا وقت لگا دینا ہے"

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"حیرم بھائی آپ وقت کی اتنی پابندی کیوں کرتے ہیں۔ کچھ نہیں ہوتا جو پانچ دس منٹ لیٹ ہو جائیں گے"

"فصیح بیٹا ابھی آپکے والد صاحب نے اپنی ذاتی ائیر لائن نہیں کھولی جو وہ جہاز رن وے پر کھڑا آپ کی آمد کا انتظار کرے گا" حیرم نے طنز کے تیر چلاتے کہا تھا۔ فصیح منہ بسور کر رہ گیا۔

"تمھیں کیا غم لگ گیا ہے میرے جانے کا" اقصیٰ کی اتری شکل دیکھ کر فصیح نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو"

"فصیح اسے اپنے ساتھ اسلام آباد ہی لے جاؤ۔ گھر میں چار دن سکون تو رہے گا"

"پر حیرم بھائی پھر اسلام آباد میں بالکل سکون نہیں رہے گا۔ وہ ٹھہرا شریف اور معصوم لوگوں کا شہر۔۔۔۔ یہ اقصیٰ جیسی چڑیل کے تو اسلام آباد کی حدود میں داخل ہوتے سارے شہر کے سیکورٹی سسٹمز کا الارم بج اٹھے گا" اقصیٰ دانت سختی سے ایک دوسرے پر جمائے فصیح کو گھور رہی تھی جو اپنی ہی بات پر اب قہقہے لگا رہا تھا۔

"بہت بدتمیز ہوتے جا رہے ہو فصیح"

"جیسا بھی ہوں آپ لوگوں کا ہی خون ہوں ڈیڈ" فصیح نے ہنستے ہوئے بہروز صاحب سے کہا تھا۔ حیرم اور شہروز صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس دیے۔

"تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو"

"کچھ نہیں ڈیڈ بس ایک پرانی بات یاد آگئی تھی"

"تم بھی کچھ بول لو" اقصیٰ نے فاطمہ کا بازو کھینچ کر اسے ہلکا سا جھنجھوڑا تھا۔ وہ بچاری تب سے اکیلے زلیل ہو رہی تھی۔

"فاطمہ نے میرے جانے کی خوشی میں مورن ورت رکھ لیا ہے شاید"

"وہ کیا ہوتا ہے"

"حیرم بھائی آپ کو اتنا بھی نہیں پتا کیسے ڈاکٹر ہیں آپ" فصیح نے افسوس کرتے کہا تھا۔

"نہیں مجھے نہیں پتا تم بتا دو"

"بھائی مورن ورت کا مطلب چپ کا روزہ۔ کبھی انڈین ڈرامے دیکھے ہوں تو پتا ہونا آپکو" حیرم بس نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔ ان کے گھر کا ہر فرد واقعی عجوبہ تھا۔

فاطمہ کمرے میں الماری کے آگے کھڑی اپنے لیے کپڑے نکال رہی تھی۔ حیرم بیڈ پر بیٹھا فون پر کسی کام میں لگا تھا۔ فاطمہ پر نظر ڈالتے اٹھا اور اسے سائیڈ پر ہٹاتے الماری میں لٹکے اس کے کپڑوں کو دیکھنے لگا۔

"یہ والا اچھا رہے گا" گاجری رنگ کا ایک کرتا اس نے فاطمہ کی طرف بڑھایا تھا۔ فاطمہ کا چہرہ نا جانے کیوں ایک دم سے سرخ پڑا تھا۔ حیرم نے حیرانگی سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا اور پھر ہاتھ میں پکڑے سوٹ کو۔

"کیا ہوا؟" اسے سمجھ نا آئی کہ اس میں شرمانے والی کیا بات تھی۔

"کچھ نہیں"

"تو لال ٹماٹر کیوں ہو رہی ہو"

فاطمہ نے نظریں اٹھا کر عجیب نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور حیرم کے ہاتھ سے کپڑے پکڑتے واشروم میں بند ہو گئی۔

"اسے ہوا کیا" اب بچارے حیرم کو کون بتاتا کہ فاطمہ اس بات پر ہی شرم سے لال ہو گئی تھی کہ وہ آج حیرم کی پسند کے کپڑے پہنے گی۔ وہ واپس بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔ فاطمہ کپڑے چینج کر کے آئی تو ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

"فصیح کو چھوڑ کر واپسی پر شاپنگ پر جانا ہے ہمیں"

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"کیوں" فاطمہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔ ریسٹورنٹ والا واقع اس کے ذہن میں ابھی تازہ تھا۔

"سرپرائز ہے"

"پر مجھے نہیں جانا میں گاڑی میں بیٹھ جاؤں گی۔ آپ کو جو لینا ہو گا لے آئیے گا"

"فاطمہ میں نے کہہ دیا کہ تم چل رہی تو مطلب تم چل رہی ہو۔ اور کیا تم لوگوں کے ڈر سے گھر میں دبک کر بیٹھ جاؤ گی۔ کبھی باہر نہیں نکلو گی؟" فاطمہ نے سر جھکا دیا۔ اس کے پاس حیرم کے سوالوں کا جواب نہیں تھا۔ حیرم فاطمہ کی کیفیت اچھے سے سمجھ رہا تھا لیکن وہ اس چیز میں فاطمہ کا ساتھ ہر گز نہیں دے سکتا تھا۔ اگر ایسے ہی چلتا رہا تو وہ کبھی بھی لوگوں کا سامنا نہیں کر پائے گی۔ فصیح کو ائیر پورٹ چھوڑنے جانے کے لیے بھی وہ اس شرط پر مانی تھی کہ گاڑی میں ہی بیٹھی رہی تھی۔ لیکن حیرم نے سوچ لیا تھا وہ اسے گاڑی سے باہر بھی لائے گا اور سارے مال میں بھی گھمائے گا۔ ایسے ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔ فاطمہ کی بھلائی کے لیے اگر اسے اس پر سختی بھی کرنی پڑے تو وہ کرے گا۔ لیکن یہ بات وہ خود بھی جانتا تھا وہ چاہ کر بھی اس سے سختی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی سختی میں بھی نرمی کا ایک عنصر ہمیشہ شامل ہوتا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"فاطمہ اس طرح اداس ہونے سے کچھ نہیں چلے گا۔اس بار میں تمہاری بات بالکل نہیں مانوں گا"حیرم نے فوراََ سے بات کرتے فون سائیڈ ٹیبل کے پاس لگے چارجر کے ساتھ کنیکٹ کیا اور فاطمہ کی طرف آیا۔ڈریسنگ سے ٹیک لگا کر مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ ہوا۔فاطمہ جو چہرہ جھکائے پریشان کھڑی تھی اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بالوں کی پونی بنانے لگی۔لیکن جب وہ ڈریسنگ پر آکر بیٹھا تو پونی بناتا اسکا ہاتھ وہی رک گیا۔ایک بل دینے کے بعد دوسرا بل دینے کی اس میں ہمت نہ رہی۔حیرم نے ڈریسنگ پر رکھا وہ پرفیوم اٹھایا جو اس نے فاطمہ کو گفٹ کیا تھا۔اس کا ڈھکن اتار کر ہاتھ بڑھا کر فاطمہ کی گردن پر ہلکا سا سپرے کیا۔دلفریب خوشبو کمرے میں پھیل گئی۔بالوں کی پونی بناتے فاطمہ کے ہاتھ واپس پہلو میں گرے تھے۔بال اس کی پشت پر لہرا کر بکھر گئے اور چہرہ ایک بار پھر لال ٹماٹر ہوگیا۔حیرم نے بہت دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا اور چہرہ جھکا کر مسکرا دیا۔

"میں نے تمہارے لیے کپڑے پسند کرنے میں مدد کی ہے تو تمہیں بھی چاہیے کہ میری مدد کرو"اسکا ہاتھ پکڑ کر حیرم اسے الماری تک لے آیا۔فاطمہ گھبرائی سی حیرم کے کپڑوں کو دیکھتی رہی پھر جھجکتے ہوئے سیاہ شلوار قمیض نکال کر اسے پکڑا دی۔

"نائس"حیرم کپڑے لے کر واشروم میں بند ہوگیا تو فاطمہ نے شکر کا سانس لیا۔وہ واپس ڈریسنگ ٹیبل تک آئی۔

تیار ہونے کے بعد وہ ڈریسنگ پر بکھری چیزیں سمیٹ رہی تھی جب حیرم نہا کر واشروم سے نکلا۔ اس کے سیاہ گیلے بال ماتھے سے چپکے تھے۔ وہ ڈریسنگ کے سامنے فاطمہ کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ فاطمہ نے نظریں اٹھا کر شیشے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھا تھا جو بازوؤں کے کف فولڈ کر رہا تھا۔ بلیک کرتا اس کے کسرتی جسم پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔ حیرم نے اچانک سے نظریں اٹھائی تھیں۔ شہد رنگ آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔ فاطمہ نے فوراً سے نظریں جھکا دیں۔ حیرم نے دھیما سا مسکراتے فاطمہ کے بغل میں سے جھک کر ہئیر برش اٹھایا اور بالوں میں کرنے لگا۔ چیزوں کو واپس اپنی جگہ رکھ کر وہ وہاں سی ہٹی تھی کہ حیرم کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

"اگر تم ایسے ہلکا پھلکا تیار رہا کرو تو تمہارا یہ غریب شوہر چھبی تھوڑا خوش ہو جایا کرے گا" حیرم نے یہ بات مزاق میں کہی تھی پر فاطمہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی۔

"اتنا مت سوچا کرو فاطمہ جو ہو گیا اسے ایک آزمائش سمجھ کر بھول جاؤ" حیرم نے فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔

"میں بہت کوشش کر رہا ہوں تمہیں تمہارے ماضی بھولنے میں مدد کرنے کے لیے۔ میری یہ محنت رائیگاں مت جانے دینا"

"میں کوشش کروں گی" فاطمہ نے حیرم کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔ اس کے یہ الفاظ ہی حیرم کے لیے امید کی ایک بہت بڑی کرن ثابت ہوئے تھے۔ وہ مسکرا دیا اور واپس سے ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔

فاطمہ بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔ مختلف باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔ دوسروں کے لگائے زخموں پر اسکا شوہر اپنی محبت سے مرہم رکھ رہا تھا۔۔۔ کیا اس سب کے باوجود بھی وہ اسے امید کا کوئی سرا نہیں تھما سکتی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ حیرم کی ہر بات مانے گی۔ وہ اندر سے جیسی بھی ہو چکی ہے لیکن حیرم اگر اسکے لیے اتنی کوشش کر رہا ہے تو وہ اسکا ساتھ دے گی۔ نتیجہ جو بھی آئے گا دیکھا جائے گا۔ حیرم اچھا تھا۔۔۔۔ بہت اچھا تھا۔ فاطمہ اسکے سامنے کبھی کبھی احساس کمتری کا شکار ہونے لگتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ حیرم ایک بہت پڑھی لکھی، ایڈوانس۔۔ زمانے میں سر اٹھا کر چلنے والی لڑکی ڈیزرو کرتا ہے۔ اور فلحال وہ ایسی کوئی بھی خوبی اسے خود میں ڈھونڈھنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

وہ یونہی سوچوں میں ڈوبی تھی جب ایکدم سے حیرم نے آگے بڑھ کر اسکا تھام لیا۔ فاطمہ چونکی تھی لیکن وہ بغیر اسکی طرف دیکھے کاوچ سے اسکا بیگ اٹھاتے کمرے سے باہر جا رہا تھا۔

بارہ بجے فصیح کی فلائٹ تھی اور پورے گیارہ بجے وہ لوگ ائیر پورٹ پر موجود تھے۔ اسے الوداع کر کے حیرم گھر آیا تھا۔ اقصیٰ کو ڈراپ کر کے وہ فاطمہ کو لے کر شاپنگ مال آگیا۔ مال میں داخل ہوتے فاطمہ نے حیرم کا ہاتھ اس قدر سختی سے دبوچا تھا کہ ایک پل کے لیے حیرم نے ٹھٹک کر اسکی طرف دیکھا۔ اس کے اڑے ہوئے رنگ کو دیکھ کر اسے تکلیف تو ہوئی تھی لیکن وہ جانتا تھا یہ سب اس کی بھلائی کے لیے ہے۔ حیرم اسے لیے لفٹس کی جانب آیا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" فاطمہ نے چونک کر سامنے نظر آتی قطار میں بنی لفٹس کی طرف دیکھا۔

"ہمیں اوپر والے فلور میں جانا ہے"

"سیڑھیوں سے چلتے ہیں"

"نہیں ہمیں لفٹ سے ہی جانا ہے"

"میں لفٹ سے نہیں جاؤں گی" اس کے ہاتھ میں موجود اپنا ہاتھ چھڑوا کر فاطمہ نے چند قدم پیچھے لیے تھے۔ پہلے والا ڈر اب ایک نئے ڈر سے تبدیل ہو چکا تھا۔

"کچھ نہیں ہوگا میں ہوں نا تمہارے ساتھ" اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ اس کے قریب ہوا تو فاطمہ نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھا۔ اسے کلاسٹروفوبیا تھا۔۔۔۔ بند جگھوں کا

www.urdunovelsmania.com

فوبیا۔اس سے پہلے بھی وہ کئی دفعہ ہمت کر کے لفٹ میں سوار ہوئی تھی لیکن ہر دفعہ اس کی حالت خراب ہوجاتی تھی۔

"حیرم پلیز"آنکھوں میں آنسو بھر کراس نے حیرم کی جانب دیکھا۔پچھلی بار کی حالت یاد کر کے اس کا ابھی سے سانس رکنے لگا تھا جب وہ گھٹن کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی تھی۔وہ اسکا اب تک کا بھیانک ترین تجربہ تھا۔

"میں نے خود سے وعدہ کیا ہے فاطمہ کہ میں تمہارے ہر خوف پر قابو پانے میں تمہاری مدد کروں گا۔لیکن میں اکیلے یہ نہیں کرسکتا تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا"حیرم نے اسے نرمی سے سمجھایا لیکن فاطمہ نے ایک بار پھر سے نفی میں سر ہلا دیا۔پر حیرم اس بار ٹھان چکا تھا کہ اسے لفٹ میں لے کر ہی جائے گا۔اس نے فاطمہ کا ہاتھ سختی سے دبوچا اور اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لفٹ میں لے آیا۔

ایک چیخ فاطمہ کے منہ سے برآمد ہوئی۔وہ بھاگ کر دروازے کی طرف بڑھی لیکن وہ بند ہوچکا تھا۔اس نے بے بسی بھری نظر دروازے پر ڈالی اور پھر لفٹ کو حرکت کرتا محسوس کر کے خوفزدہ ہو کر حیرم کے بغل میں آکر کھڑی ہوگئی۔دونوں پاؤں کو قینچی کی شکل میں موڑے حیرم دیوار سے ٹیک لگائے اب اپنے فون میں مصروف ہوگیا تھا۔

فاطمہ مسلسل خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسکا خوف تھا کہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ حیرم اسکی کیفیت سے جان کر انجان بنا کھڑا تھا۔ فاطمہ کندھے سے لٹکتے اپنے بیگ کو سختی سے دبوچے کھڑی منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی جسے حیرم باخوبی سن سکتا تھا۔

"کچھ نہیں ہوگا فاطمہ بس یہ لفٹ کچھ دیر میں رک جائے گی۔ تمہیں بند جگھوں سے بلکل ڈر نہیں لگتا۔ یوکین ڈواٹ، یوکین ڈواٹ "خود کو تسلیاں دیتے اب اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے اپنی زندگی کے سارے دکھ، تکلیفیں اس لمحے بھول گئے تھے۔۔۔ یاد تھا تو بس یہ کہ اسے بند جگھوں سے خوف آتا ہے۔ بیگ پر شیشوں کا کام تھا اور تکون کی شکل کے وہ شیشے اس کے ہاتھ میں کھب رہے تھے۔

اس کا سانس تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور اب اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا محسوس ہونے لگا۔ اس نے بے اختیار دوسرے ہاتھ سے حیرم کے کندھے کو تھام کر اسکی شرٹ کو ہلکا سا کھینچا۔ حیرم نے ایک نظر اسکی طرف دیکھتے کندھے پر موجود اس کے ہاتھ کو ابھی ہلکا سا چھوا ہی تھا کہ فاطمہ نے ہڑبڑاتے ہوئے پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو حیرم نے صاف محسوس کیا تھا۔

اب ایک ہاتھ اسکا بیگ کو پکڑے تھا جبکہ دوسرا حیرم کے ہاتھ میں تھا۔ وہ سر جھکائے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ اس کے جھکے سر اور مسلسل آیت الکرسی کے ورد پر حیرم کے

ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری تھی لیکن پھر ایک دم سے یہ مسکراہٹ تکلیف میں بدلی تھی۔ حیرم نے ماتھے پر شکنیں لیے اسکی طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کی طرف۔ فاطمہ نے اس قدر سختی سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا کہ اس کے لمبے ناخن اسکے ہاتھ میں کھب رہے تھے۔ ایک جھٹکے سے لفٹ رکی تو دروازے کے کھلتے ہی فاطمہ فوراً سے باہر بھاگی۔ حیرم نے رک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں اس کے چار ناخنوں کے نشان چھپے تھا اوران سے خون رس رہا تھا۔ گہری سانس لے کر نفی میں سر ہلاتے وہ باہر آیا تو فاطمہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے چہرے پر آیا پسینہ پوچھ رہی تھی۔ حیرم کی نظر جوں ہی اسکے ہاتھ پر پڑی وہ فوراً سے آگے آیا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"یہ کیسے ہوا؟" اس کے چہرے پر پریشانی تھی۔ فاطمہ نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو جہاں انگوٹھے کے آخر پر اور بیچ کی انگلی پر خون کی چند بوندیں جمع تھیں۔

"کیسے لگا یہ فاطمہ؟"

"کیا ہوگیا حیرم چند قطرے ہی تو ہیں"

"پر لگا کیسے یہ" اس نے اپنے انگوٹھے کی مدد سے اسکے ہاتھ پر موجود قطروں کو ہلکا سا دبا کر صاف کیا۔ فاطمہ سانس روکے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو چند خون کے قطرے دیکھ کر اس کے لیے اتنا پریشان ہو رہا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

"وہ لفٹ میں بیگ کو زور سے پکڑا تھا میں نے۔شاید تب ہی لگے ہیں"

حیرم نے سر اٹھا کر غصے سے اسکی طرف دیکھا اور اسکے بیگ کی طرف اشارہ کرتے بولا

"بہت تنگ کرتی ہو تم مجھے اور گھر جا کر سب سے پہلے میں تمہارا یہ بیگ پھینکوں گا۔اب چلو لیٹ ہو رہے ہیں" اسکا ہاتھ تھام کر وہ آگے بڑھا تو فاطمہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

وہ اسے ایک جیولری شاپ میں لے کر آیا تھا۔اردگرد موجود خوبصورت اور نفیس جیولری پر نظر ڈالتے فاطمہ حیرم کی سنگت میں چلتی ایک کاؤنٹر تک آئی۔حیرم نے وہاں کھڑے لڑکے کو کچھ کہا تھا جس پر وہ سر ہلاتا پیچھے رکھے جیولری سیٹس کی طرف مڑا۔وہاں سے اس نے ایک خوبصورت مگر انتہائی قیمتی سیٹ اٹھا کر ان کے سامنے رکھا تھا۔سفید نگینوں سے سجے اس سیٹ میں کہیں کہیں زمرد کے سبز پتھر جڑے تھے۔دو چھوٹے چھوٹے ٹاپس،ایک نفیس سا باریک لاکٹ اور ساتھ ایک خوبصورت سی انگوٹھی۔حیرم نے وہ انگوٹھی اٹھا کر فاطمہ کا دائیاں ہاتھ تھام کر اسکی رنگ فنگر میں پہنا دی۔اس کے مرمری ہاتھ پر وہ انگوٹھی بہت دلکش لگ رہی تھی۔

"پرفیکٹ۔۔۔۔۔یہ پیک کر دیں" حیرم نے وہاں کھڑے لڑکے کو کہا اور فاطمہ کا ہاتھ تھامے بل پے کرنے کاؤنٹر تک آیا۔فاطمہ تو حیرت میں گھری اس کے ساتھ چل رہی

تھی۔ کیا وہ یہ سیٹ اس کے لیے خرید رہا تھا۔ لیکن اصل ہوش تو اسکے تب اڑے تھے جب کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے انہیں سیٹ کی قیمت بتائی تھی۔

"یہ آپ میرے لیے خرید رہے ہیں؟" اس نے کسی سوچ کے تحت سوال کیا۔ حیرم نے عجیب نا امید نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"نہیں ایک اور بیوی ہے میری اس کے لیے خرید رہا ہوں" نا جانے اسے یقین کیوں نہیں آتا تھا جب بھی حیرم کوئی چیز اس کے لیے لاتا تھا۔

"پر یہ بہت مہنگا ہے"

"تو" والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکالتے حیرم نے ابرو اچکا کر اسکی طرف دیکھا۔

"ہم کچھ اور دیکھ لیتے ہیں۔ کچھ جو ذرا مناسب قیمت میں ہو"

"فاطمہ ہم یہی خریدیں گے" اس نے کہنے کے ساتھ کریڈٹ کارڈ کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے کو تھمایا اور فاطمہ کی طرف مڑا جو پریشان سی کھڑی تھی

"تمہارا شوہر شہر کا مشہور ترین سرجن ڈاکٹر ہے۔ سات لاکھ کا ڈائمنڈ سیٹ افورڈ کر سکتا ہوں میں"

"پر حیرم۔۔۔۔۔۔"

"thankyou"

اس کی بات کو اگنور کرتے حیرم نے شاپنگ بیگ پکڑا تھا اور اسکا ہاتھ تھامتے دکان سے باہر آگیا۔

"تو یہ سرپرائز تھا؟"

"ہاں۔۔۔ تمہیں پسند نہیں آیا" حیرم نے ذرا سا رک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔

"نہیں اچھا ہے پر بہت مہنگا اور قیمتی ہے"

"تم سے زیادہ نہیں" وہ واپس سے چلنے لگا تھا۔ فاطمہ نے گردن اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔ وہ بمشکل اسکے کندھے تک آتی تھی۔ آج اسکی نظروں میں عقیدت اور قدردانی تھی۔۔۔ کیوں تھا وہ اتنا اچھا۔ کیوں وہ اس اسکی اتنی قدر کرتا تھا اور سب سے بڑا سوال کیوں وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا۔ فاطمہ کو اب لگنے لگا تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ وہ اس سے شدید محبت کرتا ہے۔

محبت تو نوخیز کلی سے اٹھتی خوشبو کی مانند ہوتی ہے۔ اسے محسوس کرلیا جاتا ہے۔ یہ اپنی موجودگی کا پتہ دے دیتی ہے اور جو لوگ کسی کی محبت کو جھٹلا دیتے ہیں وہ جان کر اس سے انجان بنتے ہیں۔

فاطمہ بھی حیرم کی محبت کو محسوس کرنے لگی تھی۔ اسے یقین ہونے لگا تھا وہ اس سے محبت کرتا ہے پر کیوں کرتا ہے۔۔۔ وہ اس چیز کو لے کر ہمیشہ الجھ جاتی تھی۔

فاطمہ کو گھر کے گیٹ پر اتار کر حیرم ہاسپٹل چلا گیا تھا۔ فاطمہ اندر آئی تو لاونج میں کچھ خواتین بیٹھی تھیں ایک عجیب سی خاموشی تھی جس نے لاؤنج میں بسیرا کیا ہوا تھا۔ فاطمہ کے اندر آتے ہی وہ اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ارے فاطمہ بیٹا کیسی ہو؟" ان میں سے ایک خاتون اٹھتے ہوئے آگے آئیں اور فاطمہ کو کس کر گلے لگا لیا۔ فاطمہ نے بس دھیما سا مسرا کر "ٹھیک ہوں" کہہ دیا۔ اس نے فرزانہ بیگم اور اقصیٰ کی طرف دیکھا جو کچھ پریشان دکھائی دے رہی تھیں

"ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو" فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

"بھائی تم لوگوں نے ضروری نہیں سمجھا ہمیں حیرم اور فاطمہ کے نکاح کے متعلق بتانا تو ہم نے سوچا خود ہی جا کر مبارکباد دے آئیں"

"نہیں ایسی بات نہیں دراصل ہم بہت جلد دونوں کا ریسیپشن کریں گے بس ذرا حیرم اپنے کاموں سے فارغ ہو جائے" فرزانہ بیگم نے فوراً سے جواز پیش کیا تھا جس پر دوسری خاتون نے ناک منہ چڑھاتے کہا

"رہنے دو فرزانہ ہمیں بھلا پتا نہیں کہ یہ نکاح کن حالات میں ہوا تھا۔ ایسے رشتوں کا ڈھنڈھورا پیٹنا ضروری ہوتا ہے تاکہ زیادہ نہیں تو تھوڑی سی ہی کوئی عزت واپس مل جائے" ان کی بات پر ایک سایہ سا فاطمہ کے منہ پر سے گزرا تھا۔ اقصیٰ نے لب بھینچ کر ان

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

کی بات برداشت کی تھی وہ تقریباً پچھلے آدھے گھنٹے سے انکی ایسی باتیں سن رہی تھیں لیکن دل ہی دل میں شکرگزار تھی کہ فاطمہ گھر پر نہیں ہے۔ مگراب اسے سب سے زیادہ فکر فاطمہ کی ہورہی تھی۔ اس کا سفید پڑتا چہرہ اسے پریشان کررہا تھا۔

"ارے چھوڑو مریم پرانی باتوں کو حیرم نے فاطمہ سے نکاح کرکے بہت اچھا کیا۔ کیونکہ جیسے حالات ہو گئے تھے کون عزت دار گھر کا آدمی فاطمہ کا رشتہ لیتا"

"فاطمہ کے نصیب میں حیرم بہروز ہی لکھا تھا آنٹی جو اسے ہر حال میں مل کر رہنا تھا۔ ماضی، حال، مستقبل۔۔۔ جیسا مرضی ہو۔ نصیب میں لکھی چیز انسان کو سمندر کی تہہ اور پہاڑ کی چوٹی پر بھی ڈھونڈھ لیتی ہے" اچانک سے لاؤنج کے خاموش ماحول میں حیرم کی بھاری آواز گونجی۔ فاطمہ نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ایک تحفظ کا احساس تھا جو اسے اپنے پورے وجود میں سرایت کرتا محسوس ہوا۔ حیرم آگیا تھا وہ سب سنبھال لے گا۔ کسی کو اسکے خلاف بات نہیں کرنے دے گا۔ اقصیٰ نے طنزیہ مسکراہٹ سے ان خواتین کی طرف دیکھا تھا جن کے چہرے پر ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔

"اقصیٰ فاطمہ کو اسکے کمرے میں لے جاؤ اور یہ بیگ بھی ہمارے کمرے میں رکھ دینا" اقصیٰ کو کہتے اس نے بیگ اسکی طرف بڑھایا۔ فاطمہ شاپنگ بیگ گاڑی میں ہی بھول گئی تھی اور

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اتنی مہنگی چیز کو وہ نا ہاسپٹل لے جا سکتا تھا اور نا ہی گاڑی میں رکھنے کا رسک لے سکتا تھا اسی لیے وہ واپس گھر آیا تھا۔ لیکن آگے لاؤنج سے آتی آواز اس کے پر سکون اعصاب پر اولے کی طرح پڑی تھی۔ اقصیٰ فاطمہ کا ہاتھ تھامے سیڑھیوں کی طرف بڑھا گئی۔ حیرم پر سکون انداز میں وہاں رکھے صوفوں پر آ کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ان میں سے ایک خاتون کی طرف ذرا الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔

"اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ اکبر انکل کی وائف ہیں نا"

"ہاں حیرم بیٹا میں انہیں کی بیوی ہوں" وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے مسکرا کر بولیں۔ خاندان کا ایک ایک فرد یہ بات باخوبی جانتا تھا کہ حیرم جب لحاظ بھولتا تھا تو بد تمیزی کا ہر پیمانہ پھلانگ جاتا تھا۔

"کافی عرصے بعد چکر لگایا آپ سب نے۔ لاہور میں ہوتے ہوئے بھی شاید آپ کو چار پانچ سال بعد دیکھ رہا ہوں۔ کوئی بہت ضروری کام تھا کیا جو آپ کو آج یہاں لے آیا" حیرم کا لہجہ اور تاثرات نارمل تھے لیکن ان میں چھپے طنز کو وہاں ہر کوئی محسوس کر سکتا تھا۔

"نہیں بیٹا ہم لوگ تو بس مبارکباد دینے آئے تھے نکاح کی"

"توپھر مبارکباد دیں نا میری بیوی کی بے عزتی کیوں کررہی تھیں آپ سب" فرزانہ بیگم نے گھور کر اسکی طرف دیکھا جوان کی گھوریوں سے مکمل انجان ان خواتین کی طرف متوجہ تھا۔

"ارے بیٹا کیسی باتیں کرتے ہو۔ فاطمہ ہماری بیٹیوں کی طرح ہے ہم اسے کیوں بے عزت کریں گے"

"کچھ دنوں پہلے اکبر انکل کی کال آئی تھی۔ بقول ان کے آپکی صاحبزادی سے میرا رشتہ طے تھا آپ مجھے بتا نا پسند کریں گیں یہ رشتہ کب طے ہوا تھا کیونکہ مجھے تو کچھ ایسا یاد نہیں پڑتا۔ اس سلسلے میں میں ان سے ملنا چاہ رہا تھا پر وقت نہیں ملا" فرزانہ بیگم کی گھوریوں سے بھری تنبیہہ پر اس نے دوسرا موضوع چھیڑا تھا۔ جو سایہ کچھ دیر پہلے فاطمہ کے منہ پر تھا وہ اب ان خاتون کے چہرے پر سے گزرا تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں چلنا چاہیے" وہ گھبرا کر فوراً سے کھڑی ہو گئیں۔

"جی بالکل" حیرم بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوا

"اور جب اگلی بار آئیں تو مبارکباد کی نیت سے ہی آئیے گا۔ اور ایک بہت ضروری بات اس گھر میں عزت اسی کو دی جاتی ہے جو اس گھر کے سب افراد کی عزت کرتا ہے" حیرم

www.urdunovelsmania.org
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

نے سخت لہجے میں ان سے کہا تو وہ سب خواتین گڑبڑاتی فرزانہ بیگم سے ملتی لاؤنج سے نکل گئیں۔

"حیرم یہ کیا بدتمیزی تھی۔وہ سارے خاندان میں ڈھونڈورا پیٹ دے گیں"وہ غصے سے اسکی جانب پلٹی۔

"امی ابھی آپکی ڈانٹ کے لیے میرے پاس وقت نہیں۔میں بہت لیٹ ہوگیا ہوں ہاسپٹل سے۔آپ فاطمہ کا دھیان رکھیے گا میں رات میں آکر ڈنر میں آپ کی ڈانٹ کھاؤں گا۔اللہ حافظ"گھڑی پر نظر ڈالتے اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے لاؤنج سے نکل گیا۔پیچھے فرزانہ بیگم پریشان چہرہ لیے کھڑی رہ گئیں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"آپ یہ ٹرائے کریں نا" ڈرائنگ روم میں اس وقت مدھم گفتگو کے ساتھ برتنوں کی آپس میں ٹکرانے کی آواز بھی گونج رہی تھی۔ جیا اپنی ماں اور بھابھی کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھی تھی۔ دو خواتین اور ایک بزرگ آدمی ان کے سامنے بیٹھے تھے۔

"تو بیٹا آپ کی اسٹڈی کمپلیٹ ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟"

"آنٹی ابھی دو ماہ پہلے ہی میرا بی ایس کمپلیٹ ہوا ہے"

"کس سبجیکٹ میں کیا آپ نے بی ایس"

"آئی آر میں"

"ماشاءاللہ"

"بیٹی تو آپ کو بہت خوبصورت ہے ماشاءاللہ سے۔ ہمیں بہت پسند آئی ہے آپ جب چاہیں ہمارے گھر آکر ہمارے بیٹے کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے ہاں ہے" فیروزی رنگ کے نفیس سے سوٹ میں ملبوس اس عورت نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہاں موجود سب لوگوں کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

"ہمارا اکلوتا بیٹا ہے۔ ہمیں اس کے لیے کسی ایسی ہی پڑھی لکھی، خوبصورت اور شریف گھر کی لڑکی چاہیے تھی"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ سب پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔جیا کی ماں نے ایک خاتون سے اسکے رشتے کے لیے کہا تھا اور آج وہ ایک فیملی کو لے کر آئی تھیں۔لڑکا اور اس کے ماں باپ۔۔۔چھوٹی سی یہ فیملی جیا کے گھر والوں کو بہت پسند آئی تھی۔اور اب جیا بھی انہیں پسند آ گئی تھی۔

"بھابھی پانی"جیا نے ایک دم سے ساتھ بیٹھی اپنی بھابھی کا گھٹنا ہلاتے دھیمی آواز میں کہا۔اس کی بھابھی نے ٹیبل پر جھک کر گلاس میں پانی ڈال کر اسکی طرف بڑھایا۔

"یہ لو"

"بھابھی یہ نیچے ہے پانی اور وہ دیکھیں مچھلیاں"ایک دم سے ہنستے ہوئے وہ پاؤں اوپر چڑھا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔شدید حیرت میں مبتلا سب لوگوں نے اسکی طرف دیکھا۔

"امی پاؤں اوپر کرلیں کپڑے گیلے ہوجائیں گیں۔انکل آنٹی آپ بھی میری طرح سے بیٹھ جائیں"

"یہ کیا بول رہی ہے"اس عورت نے حیرت سے جیا کی ماں سے پوچھا۔

"جیا بیٹا کیا ہوگیا تمیز سے بیٹھو"

"امی یہ مچھلیاں کتنی پیاری ہیں۔ہم بھائی سے کہہ کر ان کا ایکویریم بنوائیں گیں"

www.urdunovelsmania.com

"کیسی باتیں کررہی ہو جیا یہاں کوئی مچھلیاں نہیں ہیں" جیا کی بھابھی نے اسے ایک دم سے جھنجھوڑا تو وہ جیسے ہوش میں آئی۔ پہلے اس نے زمین کی طرف دیکھا پھر بھابھی کو۔

"کہاں گئی مچھلیاں"

"آپکی بیٹی تو نفسیاتی مریضہ ہے" وہ خاتون غصے سے کہتے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"ارے نہیں یہ مذاق کررہی ہے آپ بیٹھیں تو سہیں"

"معذرت پر میں اپنے پی ایچ ڈی ہولڈر بیٹے کے لیے کسی پاگل کا رشتہ نہیں لے سکتی" جیا کی ماں اود بھابھی کی آوازوں کو اگنور کرتے وہ لوگ غصے سے ڈرائنگ روم سے نکل گئی۔ پیچھے گہری خاموشی چھا گئی۔ جیا سر جھکائے صوفے پر بیٹھی تھی۔

"امی مجھے معاف کردیں"

"جیا یہ سب کیا تھا۔ یہ کیا حرکت کی ہے تم نے تم جانتی ہو وہ رشتے والی عورت سارے زمانے میں ڈھنڈورا پیٹ ڈالے گی کہ ہماری لڑکی پاگل ہے"

"امی آئی ایم سوری پر۔۔۔۔"

"پر ور کیا جیا تمہیں ذرا ہماری عزت کا اندازہ نہیں ہے۔ کچھ تو خیال کرلیتی کہ وہ عورتیں اب کیسی کیسی باتیں بنائیں گیں"

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔ صحیح۔۔۔۔۔کرلیتی ہوں۔۔۔۔مجھے معاف" جیا سامنے دیوار کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔منہ سے ٹوٹے پھوٹے جملے ادا ہو رہے تھے۔اور پھر وہ خاموش ہوگئ۔ایسے جیسے کسی مشین کا پلگ نکال دیا ہو۔

"امی اسے کیا ہوا ہے؟"

"مجھے تو خود سمجھ نہیں آرہا۔عجیب عجیب باتیں کرتی رہتی ہیں، گھنٹوں ایک ہی چیز کو گھورتی رہتی ہے، ٹوٹے پھوٹے جملے بولتی ہے، بے تکی باتیں کرتی ہے"

"امی ہمیں اسے ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے"

"آج آنے دو کمال کو بات کرتی ہوں میں اس سے" انہوں نے خاموش بیٹھی جیا کو دیکھ کر کہا اور ڈرائنگ روم سے نکل گئیں۔اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

"جاؤ اب تم بھی اپنے کمرے میں" بھابھی اسے کہتے ملازمہ کو بلانے لگیں۔جیا اب بھی سر جھکائے بیٹھی تھی اس کے چہرے پر پریشانی تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ فرزانہ بیگم کے لیکچر سننے کے بعد کمرے میں داخل ہوا تو ہمیشہ کی طرح آج پھر کمرے میں خاموشی چھائی تھی۔ فاطمہ بیڈ پر ٹانگوں کے گرد بازو لپیٹے بیٹھی تھی اور آنکھیں گلاس وال کے پار نظر آتے چاند پر ٹکی تھیں۔ ناجانے اسے چاند اتنا کیوں پسند تھا جو ہر وقت اسے دیکھتی رہتی تھی۔ وہ جانتا تھا اسکی یہ کیفیت آج دوپہر والے واقعے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا اور بیڈ پر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما جو ایک نظر اسے دیکھ کر پھر سے اپنے پرانے مشغلے میں مصروف ہو چکی تھی۔

"کیا سوچتی رہتی ہو فاطمہ "آخر تنگ آکر اس نے سوال کیا۔ فاطمہ نے زندگی کی چمک سے خالی آنکھیں موڑ کر اسکی جانب دیکھا۔

"اپنا انجام" فاطمہ کے جواب پر اسکا سانس بند ہوا تھا۔

"کیسا انجام؟"

"وہی انجام جو ایک بدکردار لڑکی کا ہوتا ہے" فاطمہ کے لفظوں نے اس کے دل کو مٹھی میں لیا تھا۔ وہ فوراً سے اسکے قریب ہوا اور اسکا چہرہ اپنا ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

"تم بد کردار نہیں ہو فاطمہ۔ تم پاک ہو، باکردار ہو بالکل اپنے نام کی طرح"

"مت بلایا کریں مجھے اس نام سے۔ میرا کردار ایسا نہیں کہ اس پاک نام کو مجھ سے منسوب کیا جائے۔ مجھے اسی لفظ سے پکارا کریں جس سے ساری دنیا پکارتی ہے"

"اور ساری دنیا تمہیں کیا کہہ کر پکارتی ہے" اسے اب فاطمہ پر غصہ آنے لگا تھا۔

"آوارہ" اور وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"آپ مجھ سے پوچھتے ہیں نا کہ میں ہر رات کو یہاں بیٹھے چاند کو کیوں دیکھتی رہتی ہوں؟ مجھے یہ اس لیے پسند ہے کیونکہ اس پر بھی ایک سیاہ داغ ہے۔ بالکل ویسا جیسا میرے کردار پر ہے۔ میں یہاں بیٹھ کر روز اس سے ایک ہی سوال کرتی ہوں کہ کیا میرا یہ داغ مٹ پائے گا؟ کیا میں پہلے جیسے سر اٹھا کر معاشرے میں چل سکوں گی؟ کیا میں پھر کبھی پاک دامن کہلائی جاؤں گی؟"

"تمہارے کردار پر موجود یہ داغ جو کسی اور کا لگایا ہوا ہے اسی روز مٹ گیا تھا جس روز تم میرے نکاح میں آئی تھی۔ تم میری عزت ہو، میرا فخر، میرا غرور ہو اور میں نہیں چاہتا تم اپنے بارے میں ایسی باتیں کرو فاطمہ۔ تمہارے اپنے بارے میں ایسے الفاظ مجھے تکلیف دیتے ہیں" اس کے انداز میں التجا تھی لیکن فاطمہ بس خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ اسے فاطمہ کے دیکھنے کے انداز سے عجیب وحشت سے ہوتی تھی۔ وہ آج پھر سے

پرانی کیفیات کا شکار ہو رہی تھی۔ حیرم اسے پہلے جیسا بنانا چاہتا تھا لیکن ناجانے وہ فاطمہ کہاں کھو گئی تھی۔ وہ لڑکی جسے دیکھ کر ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آجاتی تھی اب وہ لڑکی مسکرانا بھول گئی تھی۔ وہ گھٹنوں بیٹھی ایک ہی چیز کو گھورتی رہتی تھی۔ فاطمہ کا یہ حال دیکھ کر وہ خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کرتا تھا۔ وہ نارمل نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ حیرم جانتا تھا وہ بس اسکی خاطر کبھی کبھی خود کو نارمل دکھانے کی کوشش کرتی ہے پر وہ اب بھی نارمل نہیں ہوئی۔

"مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی۔ یہ دنیا مجھے پاگل کر کے سکون لے گی۔ میں اس ڈپریشن سے نکل ہی نہیں پا رہی" وہ ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ حیرم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ رو لے۔۔۔ اتنا روئے کہ اس کے اندر کے سارے غم بہہ جائیں۔

"یہ دنیا مجھے معاف کیوں نہیں کرتی حیرم۔ میرا قصور کیا ہے۔ کیوں میری زندگی یہ مجھ پر ہی تنگ کرتے جا رہے ہیں"

"فاطمہ تم خود پر یقین رکھو سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔ تم مایوس کیوں ہو رہی ہو"

"میرے اندر کا یقین ختم ہو گیا ہے حیرم مایوسی نے میرے اندر ڈیرے جمائے ہیں۔ امید کی کوئی کرن میرے وجود سے نہیں پھوٹ سکتی"

"فاطمہ تمہیں کیسے ڈپریشن ہوسکتا ہے، تم کیسے ناامید ہوسکتی ہو۔ تم توسب کواللہ پر یقین کا درس دیتی تھی۔ تم توسب کو بتاتی تھی کہ ایک مومن کبھی مایوس ہوہی نہیں سکتا۔ ایک مسلمان کوکبھی ڈپریشن نہیں ہوسکتا فاطمہ"

"لیکن میں ہوگئی ہوں حیرم"

"تم نے خود کوایسا بنالیا ہے فاطمہ"

"تومیں کیا کروں پھر کیسے نکلوں اس فیز سے"

"میں ہوں نامیں نکالوں گا تمہیں اس فیز سے۔ ہر حال میں تمہاری مدد کروں گا۔ بس تم مایوس نا ہونا خود سے"

"کیا لوگ واقعی مجھے پہلے جیسی عزت دیں گے"اس نے بھیگی آنکھوں سے پوچھا تھا۔ حیرم نے جھک کران سیاہ آنسوؤں سے بھرے نین کٹوروں کو عقیدت سے چوما تھا۔

"ضروردیں گیں"

www.urdunovelsmania.com

حیرم نے ایک عزم سے کہا تھا۔ فاطمہ نے تھک کراپنا سر اسکے سینے پر رکھ دیا۔ حیرم دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں چلارہا تھا اورایک سکون تھا جواسے اپنے جسم میں سرایت کرتا محسوس ہورہا تھا۔

"آپ کو مجھ سے محبت کیوں ہوئی تھی حیرم"

"مجھے تم سے محبت کیوں ہوئی تھی اس بات کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔ہاں مجھ تم سے محبت کب ہوئی تھی اس بات کا جواب دے سکتا ہوں"

"آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی" فاطمہ نے سوال تبدیل کر کے پوچھا تو حیرم دھیمے سے ہنس دیا۔وہ اٹھا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا لیپ ٹاپ اٹھا لایا۔فاطمہ کے بغل میں بیٹھ کر اسے کھولا اور سکرین کی طرف اشارہ کیا

"اس دن ہوئی تھی مجھے تم سے محبت"

فاطمہ آنکھیں پھاڑے سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی۔پھر اس نے بے یقینی سے حیرم کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں محبت کا سمندر لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور مجھے اس دن لگا تھا کہ آپ مجھے سخت ناپسند کرتے ہیں" اس کی بات پر حیرم کا قہقہہ گونجا تھا۔

"میں اور تمہیں ناپسند کروں گا۔۔۔ناممکن۔تم فاطمہ ہو میری فاطمہ تمہاری خوشی،تکلیف،سکون،ضرورت ہر چیز کو لے کر میں سوتے ہوئے بھی پریشان رہتا ہوں۔تمہیں ناپسند کرنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ایسا سوچوں گا بھی تو مجھ پر اگلی سانس حرام ہے" فاطمہ دھیمے سے مسکرا دی اور واپس اس تصویر کو دیکھنے لگی۔یہ دن آج بھی اسے اچھے سے یاد تھا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

یہ آج سے پانچ سال پہلے کی بات تھی۔ حیرم لاونج میں بیٹھا کتابوں کے ڈھیر میں سر دیے بیٹھا تھا۔ شام کے چھ بج رہے تھے۔

"حیرم بیٹا فاطمہ اور اقصیٰ کو چھوڑ آؤ" فرزانہ بیگم نے لاؤنج میں آکر اس سے کہا تھا۔ بلیک شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہنے اس کے چہرے پر تھکاوٹ تھی۔ کچھ دنوں بعد اس کے پیپرز تھے اور وہ بری طرح پڑھائی میں مصروف تھا۔ اس نے بے زاری سے ہاتھ میں پکڑی موٹی کتاب ایک طرف رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"پانچ منٹ کے اندر اندر مجھے وہ دونوں گاڑی میں چاہیے ورنہ میں نہیں لے کر جاؤں گا" کہتے وہ خود باہر کی طرف بڑھ گیا۔ فاطمہ اور اقصیٰ دونوں ایک ہی کالج میں تھیں اور آج

وہ کالج کے کسی فنکشن پر جا رہی تھیں۔ حیرم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا انکا انتظار کر رہا تھا جب اسکی نظر دروازے سے آتی فاطمہ پر پڑی۔ پاوں کو چھوتا گہرے نیلے رنگ کا فراک پہنے وہ سج سج کر چل رہی تھی۔ گھیر دار فراک کے دامن پر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے پھول بنے تھے بقایا ساری فراک سادہ تھی۔ بالوں کی آگے سے بریڈ کی گئی تھی اور پیچھے سے سٹریٹ کر کے کمر پر گرائے تھے۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں سموکی میک اپ کی وجہ سے مزید پر کشش لگ رہی تھیں۔ اس نے پہلی دفعہ اسے اس طرح سجے سنورے دیکھا تھا ورنہ فرزانہ بیگم انہیں زیادہ تیار نہیں ہونے دیتی تھیں اور اس نے اعتراف کیا تھا کہ وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"اقصیٰ کہاں ہے؟"

"آگئی ہے" پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اقصیٰ اندر بیٹھی تھی۔ حیرم نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ انہیں وہاں ڈراپ کر کے وہ واپس گھر آگیا تھا۔ دس بجے انہیں دوبارہ سے انہیں لینے جانا تھا۔ وہ صبح سے بغیر کوئی وقفہ لیے مسلسل پڑھنے میں مصروف تھا۔ انہیں چھوڑ کر وہ گھر آیا تو تھکاوٹ کی وجہ سے سونے لیٹ گیا۔ اور پھر اسکی آنکھ فرزانہ بیگم کی پکار پر کھلی تھی جو اسے فاطمہ اور اقصیٰ کو لانے کا کہہ رہے تھیں۔ نیند سے بھری آنکھیں لیے وہ اٹھا تھا اور رف سے حلیے میں ہی انہیں لینے چلا گیا۔

وہاں پہنچ کر اس نے انہیں کال کی تھی۔ دونوں میں سے کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ اسے غصہ آنے لگا تھا۔ اس نے ایک بار پھر کال ملائی تو اس بار اقصیٰ نے فون اٹھایا تھا۔

"کہاں ہو تم دونوں میں کب سے یہاں کھڑا ہوں۔ حد ہے لاپرواہی کی میں اپنے پیپر کی تیاری چھوڑ کر تم لوگوں کو لینے آیا ہوں اور تم لوگ فون بند کر کے بیٹھی ہو" وہ غصے سے بولا تھا لیکن دوسری جانب اقصیٰ کی رندھی ہوئی آواز اسے سنائی دی۔

"حیرم بھائی فاطمہ نہیں مل رہی" اس کی بات پر حیرم کے کشادہ ماتھے پر شکنیں ابھری تھیں۔

"کیا مطلب وہ تمہارے ساتھ تھی نا"

"ہاں میرے ساتھ ہی تھی پر اب وہ مجھے کہیں نہیں مل رہی میں نے اسے بہت ڈھونڈا ہے"

"اس کا فون کہاں ہے؟"

"فون بند جا رہا ہے اسکا۔ اسکی دوستوں کو بھی نہیں معلوم اس کے بارے میں"

"جیا کہاں ہے"

"جیا کچھ دیر پہلے ہی گھر کے لیے نکلی ہے۔ تب فاطمہ یہی تھیں اب نہیں ہے"

www.urdunovelsmania.com

"اچھا تم باہر آؤ میں دیکھتا ہوں" اسے ایک دم شدید پریشانی نے آگھیرا تھا۔ فنکشن ایک بہت بڑے ہوٹل میں کیا گیا تھا جو ایک وسیع رقبے میں پھیلا تھا۔ حیرم کو سمجھ نا آئی کہ وہ اتنی بڑی جگہ پر اسے کہاں ڈھونڈے۔ کچھ دیر بعد ہی اقصیٰ اس کے پاس آگئی تھی۔ اسے گاڑی میں بیٹھا کر وہ خود اسے ڈھونڈنے نکل گیا۔

"حیرم بھائی آپ ہوٹل کی بیک سائیڈ پر دیکھیں میں فرنٹ پر ڈھونڈتی ہوں" اسے جاتا دیکھ کر اقصیٰ نے کہا تھا۔

"نہیں تم یہی بیٹھو ایک پہلے ہی غائب ہے ایسا نا ہو تھوڑی دیر بعد میں تمہیں ڈھونڈھ رہا ہوں۔ اسکا فون اسکے پاس ہے"

"جی"

"ٹھیک ہے اگر وہ کوئی رابطہ کرے تو مجھے بتانا" وہ اقصیٰ کو ہدایت دیتے خود ہوٹل کی اینٹرنس کی طرف آیا تھا۔ وہاں گارڈز وغیرہ سے پوچھنے کے بعد اس نے ہوٹل کے سامنے بنے گارڈن کو بھی اچھے سے چیک کیا تھا۔ اسے ایک دم واقعی شدید پریشانی ہونے لگی تھی۔ وہ کہاں جا سکتی تھی۔ اچانک سے اسے ہوٹل کی بیک سائیڈ کا خیال آیا تو وہ اس طرف بھاگا۔ ساتھ ساتھ وہ فون پر اسکا نمبر بھی ملا رہا تھا۔ ہوٹل کی بیک پر بھی ایک چھوٹا سا گارڈن بنا تھا جہاں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔ روشنیوں سے سجا وہ گارڈن واقعی بہت

خوبصورت تھا۔ وہ فون کان سے لگائے فاطمہ کے فون پر کال کرتا پریشانی سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسے اپنا دل بے چین ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ کہاں چلی گئی تھی وہ۔۔۔؟

پھر ایک دم سے اسے فاطمہ کے فون کی رنگ ٹون سنائی دی تھی۔ اس نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا تھا۔

"فاطمہ تم یہاں ہو" اس نے پکارا تھا جواب میں اسے فاطمہ کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"حیرم بھائی میں ادھر ہوں"

وہ آواز کے تعاقب میں بھاگا تو فاطمہ اسے ایک جھاڑی کے پیچھے چھپی بیٹھی دکھائی دی۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا تھا اور چہرے پر شدید تکلیف کے آثار تھے۔

"دماغ کھا لیا ہے تم نے میرا۔ کچھ اندازہ ہے اتنی دیر سے میں پاگلوں کی طرح تمہیں پورے ہوٹل میں ڈھونڈ رہا ہوں۔ عقل نام کی چیز تو تم میں پائی ہی نہیں جاتی۔ جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے کوئی اندازہ ہے تمہیں سامنے والے کی تکلیف کا جو یہاں آرام سے بیٹھی ہو" وہ ایک دم غصے سے چلایا تھا۔ اسے غصے میں کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔۔ وہ کیا کہہ رہا ہے، کس سے کہہ رہا ہے۔۔۔۔ حیرم سب کچھ بھول جاتا تھا۔ ابھی بھی یہی ہوا تھا۔ اس

نے اس قدر ناگواری اور غصے سے یہ سب کچھ کہا تھا کہ حیرم کی طرف تشکرانہ نظروں سے دیکھتی فاطمہ کی آنکھوں میں تکلیف ابھری تھی۔

"اب اٹھو گی یاں تمہارے لیے گاڑی کو اسپیشل یہاں لے کر آؤں۔ ناجانے کس دن انکی ڈیوٹیوں سے میری جان چھوٹے گی" وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا اور کچھ فاصلے پر گرا اسکا فون اٹھایا۔ پھر چند قدم چل کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ فاطمہ ابھی تک زمین پر بیٹھی بے آواز رو رہی تھی۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں اٹھ کیوں نہیں رہی" وہ دھاڑا تھا۔ فاطمہ نے سہمی ہوئی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔ وہ اسکے غصے سے ایسے ہی خوفزدہ ہو جاتی تھی۔

"میرا پاؤں" کانپتے ہوئے لہجے میں اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ اس کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ حیرم سمجھ نا سکی۔

"اب کیا ان پودوں کے ساتھ ساری رات گپے مارنے کا ارادہ ہے جو اپنے آپ سے ہی باتوں میں لگی ہو"

"میرا پاؤں حیرم بھائی" وہ چلائی تھی "مجھے کتے نے کاٹا ہے" حیرم کی آنکھیں اس کی بات پر پھیلی تھیں۔ وہ فوراً سے آگے آیا اور گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا۔

"کہاں کاٹا ہے"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

فاطمہ نے اپنا دائیاں پاؤں اسکے سامنے کیا جہاں پاؤں سے ذرا اوپر ٹخنے کے قریب کتے کے کاٹنے کا نشان تھا۔ پورا پاوں خون میں ڈوبا تھا۔ فاطمہ زاروقطار رونے لگی۔

"کیسے ہوا یہ"

"میں یہاں اپنی دوستوں ساتھ پکس بنانے آئی تھیں۔ وہ سب چلی گئیں میں اکیلی تھی یہاں پر تو پتا نہیں کہاں سے ایک کتا آ گیا۔ وہ میرے پیچھے پڑ گیا میں نے اسے بہت ڈرایا پر وہ شاید جنگلی کتا تھا اس نے مجھے کاٹ لیا۔ پھر میں نے اسے پتھر مارا تو وہ بھاگ گیا۔ لیکن مجھ سے چلا نہیں جا رہا تھا اور میرا فون بھی کہیں گر گیا اور یہاں سے کسی کو میری آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ میں اتنی دیر سے یہاں پر بیٹھی ہوں حیرم بھائی مجھے بہت درد ہو رہا ہے" وہ پھر سے رو دی۔ حیرم کو اب سمجھ آیا تھا کہ اسکا چہرہ درد سے سفید پڑ رہا تھا۔ اسے اس لمحے خود سے اتنی شرمندگی محسوس ہوئی تھی جس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ وہ بیچاری اتنی تکلیف میں تگی اور اس نے بغیر کوئی لحاظ کیے اسے اتنا سنا دیا۔ یہ شاید زندگی میں پہلی دفعہ ہوا تھا کہ حیرم اپنے غصہ کرنے پر پچھتایا تھا ورنہ وہ تو غصہ کر کے بھول بھال جاتا تھا اس نے کیا کہا تھا۔ حیرم نے ہاتھ بڑھا کر فاطمہ کے ہیل کے سٹریپ کو کھولا تھا۔ فاطمہ نے روتے ہوئے پاؤں پیچھے کھینچ لیا۔

"نہیں مجھے بہت درد ہو رہا ہے حیرم بھائی نہیں کریں" حیرم نے بغیر اسکی بات سنے اس کے پاؤں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا تھا۔ وہ خود سے اتنا شرمندہ تھا کہ فاطمہ کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا۔ فاطمہ درد سے چیخنے لگی تھی لیکن حیرم نے اسکا جوتا اتار دیا۔ جوتے کا اسٹریپ زخم میں کھب رہا تھا۔

"فاطمہ کھڑے ہونے کی کوشش کرو"

"نہیں مجھ سے نہیں ہوا جائے گا" رو رو کر اسکی آنکھوں کا سارا کاجل پھیل گیا تھا۔ حیرم نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔ فاطمہ چہرہ جھکائے رونے میں مصروف تھی۔ درد کی شدت کو برداشت کرنے کے لیے اس نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبایا ہوا تھا اور یہی وہ لمحہ تھا جب فاطمہ کی محبت حیرم بہروز کے دل پر وارد ہوئی تھی۔۔۔ اسکی ارد گرد کی دنیا تھمی تھی۔ وہ ساکت سا بیٹھا اسے دیکھنے لگا جس کا جسم ہچکیوں کی وجہ سے ہولے ہولے لرز رہا تھا۔ اس نے ایک پل کے لیے سوچا تھا جب فاطمہ اکیلے اس کتے سے لڑ رہی ہوگی۔ اس کی تکلیف اور خوف کا سوچ کر اسکا دل ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔ کس قدر بے بس محسوس کیا ہوگا اس نے خود کو۔ فاطمہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے گارڈن میں لگی روشنیوں کے حصار میں وہ دونوں کسی خوابناک ماحول کا حصہ لگ رہے تھے۔ ایک شہزادہ جو شہزادی کے

www.urdunovelsmania.com

سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کی تکلیف کو خود میں اترتا محسوس کر رہا تھا۔ اس لمحے حیرم فاطمہ کی محبت میں مبتلا ہوا تھا اور فاطمہ ڈاگز فوبیا میں۔

"فاطمہ چلنے کی کوشش کرو" اس کی آواز میں لرکھڑاہٹ سی تھی جس اس نے خود بھی محسوس کی تھی۔ اپنی اس حالت سے اس نے نظریں چرائی تھیں۔

"نہیں حیرم بھائی نہیں کھڑا ہوا جائے گا" وہ روتے ہوئے پھر سے بولی۔ حیرم نے چند پل اسے دیکھا پھر جھک کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔ اس کا فون وہ پہلے ہی اپنی جیب میں رکھ چکا تھا اور بائیں ہاتھ میں اسکی ہیل تھی۔ فاطمہ تکلیف اور درد میں اس قدر ہلکان ہو رہی تھی کہ اسے اردگرد کا ہوش نہیں رہا تھا۔ لیکن حیرم وہ اس پل عجیب ہی کیفیت کا شکار تھا جو اس نے آج سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھیں۔ فاطمہ کے بالوں سے اٹھتی خوشبو اسے پاگل کر رہی تھی۔ اس نے فاطمہ کے چہرے کی طرف دیکھا جس کی پلکوں کا سایہ گالوں پر واضح تھا۔ حیرم نے فوراً سے نظریں چرائی تھیں۔ اس نے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا اور اقصیٰ کو مختصراً بتا کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا۔ اسکا رخ اب ہاسپٹل کی طرف تھا۔ اسکا ہاسٹل سے پراپر ٹریٹمنٹ کروا کر حیرم اسے گھر لایا تھا۔ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے اسے انجیکشن لگے تھے۔ اور پٹی کرواتے کے دوران اس نے جس قدر بے دردی سے حیرم کے بازو کو نوچا تھا اس کا صاف مظاہرہ حیرم کے بازو پر موجود ناخنوں کے نشان کو دیکھ کر

لگایا جاسکتا تھا۔ وہ وقت آیا تھا اور گزر گیا تھا لیکن حیرم بہروز کی زندگی اور دل اس ایک وقت میں ہی رک گئے تھے۔ اس لمحے کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود پر بندھ لگا لے گا۔ جب تک مناسب وقت نہیں آجاتا وہ اپنے دل میں موجود جذبات کی بھنک کسی کو بھی نہیں پڑنے دے گا اور اس نے نہایت احسن طریقے سے اپنے ان الفاظ کا پاس رکھا تھا۔

کمرے کے خوابناک ماحول میں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے وہ دونوں اس لمحے کو یاد کر کے مسکرائے تھے۔ فاطمہ نے اپنی پاؤں کی طرف دیکھا جہاں آج بھی اس زخم کا ہلکا سا نشان تھا۔

"اس دن آپ نے مجھے بہت ڈانٹا تھا"

"ہاں تو تم نے تنگ بھی تو بہت کیا تھا"

"میں نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا تھا"

"تو اپنے غصہ کرنے کی سوری کے لیے میں بعد میں تمہیں آوٹنگ پر بھی تو لے کر گیا تھا وہ یاد نہیں" حیرم نے اسکی ناک کو چٹکی میں بھرتے ہلکا سا کھینچا تھا۔ فاطمہ کھلکھلا کر ہنس

دی۔اسے یوں ہنستا دیکھ کر حیرم کی آنکھیں چمکی تھیں اور دل میں ایک سکون سا اترا تھا۔کتنے عرصے بعد فاطمہ اسے خوش اور مطمئن نظر آئی تھی۔

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو تمہارے چہرے کی مسکراہٹ میرے لیے آکسیجن کا کام کرتی ہے" فاطمہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے مسکرا دی۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

کھڑکیاں ابھی تک پردوں سے ڈھکی تھیں اور روشنی اندر آنے میں ناکام ہو رہی تھی۔دوپہر کا ایک بج رہا تھا اور وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔ستمبر کے مہینے کا وسط تھا اور اب رات میں کافی ٹھنڈ ہو جاتی تھی۔کمرے کے خاموش خوابناک

ماحول میں ارتعاش فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے پیدا کیا تھا۔ بیڈ پر سوئے وجود نے لیٹے لیٹے ہی ہاتھ مار کر فون اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"ہیلو" اس کی نیند میں ڈوبی آواز سنائی دی تھی۔

"فاران تیرا دماغ ٹھیک ہے یہ تو نے کیا پوسٹ کیا ہے اپنے انسٹا، ایف بی پر"

"جبرائیل فلحال میں سو رہا ہوں بعد میں بات کریں گے" اس نے جیسے اسکی بات سنی ہی نہیں تھی۔ کال کاٹتے فون بیڈ پر پھینکا لیکن وہ پھر سے بجنے لگا۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں"

"میں پوچھ رہا ہوں یہ کیا بکواس اپلوڈ کی ہے تو نے اپنے سوشل اکاؤنٹس پر"

"تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے میں نے کل سے اپنا کوئی اکاؤنٹ کھولا ہی نہیں۔ تو جانتا ہے میں تین دن سے رات والی پارٹی کے ارینجمنٹس میں مصروف تھا"

"تو پھر جا اور اپنے سوشل اکاؤنٹس کھول کر دیکھ وہاں کیا آگ لگی ہوئی ہے" وہ جو نیند سے جمائی لے رہا تھا اب چونکتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا۔ فون کال بند کرتے اس نے فوراً سے اپنا انسٹا کھولا تھا لیکن سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے انسٹا بند کر کے فیس بک کھولا تو وہاں بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔ جبرائیل کی

کال پھر سے آنے لگی تھی۔ اس نے کال یس کرتے فون اٹھایا۔ اس کے ہاتھوں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

"تم نے کہا تھا تم دو تین ماہ تک سب ختم کردو گے لیکن اس طرح کرو گے یہ میں نے نہیں سوچا تھا"

"جبرائیل میں نے ایسا کچھ بھی پوسٹ نہیں کیا"

"تو کیا یہ تمہارے فرشتوں نے کیا ہے"

"میں واقعے نہیں جانتا یہ کس نے کیا ہے" اس کے چہرے پر واضح گھبراہٹ تھی۔ دوسری طرف جبرائیل بھی خاموش ہوگیا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

حیرم اپنے کلینک کے آفس میں بیٹھا تھا۔ گرے شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ اچھا لگ رہا تھا۔ اوپر سے اوورآل اسکی پرسنیلٹی کو چار چاند لگاتا تھا۔ سلکی سیاہ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے تھے اور آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

"سوری حیرم میں بہت ضروری کام میں مصروف تھا ورنہ یہ کام پہلے ہی کردیتا" چائے کا گھونٹ بھرتے جبار نے مسکراتے ہوئے کہا تو حیرم بھی مسکرا دیا۔

"نہیں کوئی بات نہیں میں بھی چاہتا تھا تو ریلیکس ہو کر یہ کام کرو۔ میں کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا"

"ہاں تم بے فکر ہو جاؤ وہ زمین آسمان ایک کر دے گا اسے تب بھی معلوم نہیں ہو گا یہ کس نے کیا کیا ہے۔ تمہارے بھائی نے بہت پکا کام کیا ہے"

"مجھے تمہاری قابلیت کا اندازہ تھا اسی لیے یہ کام میں نے تمہیں ہی کہا تھا"

"آپ نے ہمیں اپنے کسی کام کے قابل سمجھا ہم اس کے لیے آپ کے مشکور ہیں" جبار نے ڈرامائی انداز میں کہا تو حیرم قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ پھر اس نے سامنے رکھے چائے کے کپ کو تھاما اور ہونٹوں سے لگا لیا۔ نظریں گلاس وال سے باہر آتے منظر پر ٹکی تھیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ہاسپٹل کے اس کمرے میں خاموشی چھائی تھی۔ جیا پیشنٹ چئیر پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ٹیبل کے ایک جانب اسکی ماں اور بھائی بیٹھا تھا جبکہ دوسری طرف بیٹھی ڈاکٹر مختلف ٹیسٹ کی رپورٹس کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے آنکھ پر لگی عینک اتار کر سائیڈ پر رکھی، ایک نظر خاموش بیٹھی جیا کو دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے اسکے ماں اور بھائی کو

"کب سے ہے اسکی یہ کنڈیشن ؟"

"تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ سے"

"کوئی ذہنی پریشانی یا کوئی حادثہ وغیرہ پیش آیا ہوا نکے ساتھ "ڈاکٹر کی بات پر جیا نے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

"نہیں ڈاکٹر صاحبہ کچھ بھی نہیں ہوا"

"کوئی پریشانی کی بات تو نہیں نا"کمال نے ذرا فکرمندی سے پوچھا۔

"نہیں نہیں گھبرانے کی کوئی بات نہیں بس آپ پراپر ٹریٹمنٹ کروائیں یہ انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گیں"

"لیکن ڈاکٹر صاحب اسے کون سے بیماری ہے"

"آپکی بہن ایک ذہنی بیماری میں مبتلا ہیں"

"کس قسم کی بیماری "ڈاکٹر نے گہری سانس لے کر انکی طرف دیکھا تھا۔

"schizophrenia"

"اس بیماری میں انسان ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو حقیقت میں ہوتی ہی نہیں۔ اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ مریض کسی انسان کو دیکھتا ہے۔ زیادہ تر یہ لوگ جانور، کارٹونز، تخیلاتی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اور سب سے اہم بات مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کو نظر آنے والی چیزیں دوسروں کو نظر نہیں آرہی۔ وہ آپ کو بتائے گا کہ اسے یہ سب نظر آرہا لیکن جب آپ اسکی بات کا انکار کریں گیں تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ اسکے ساتھ کچھ گڑبڑ ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا جیا" جیا نے آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں اٹھا کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو بہت دیر سے معلوم ہوا ہے لیکن جیا یہ بات پہلے ہی جان گئی تھی کہ اسکے ساتھ کچھ گڑبڑ ہے۔ اور دوسری سب سے بڑی علامت اس بیماری کی یہ ہے کہ مریض ٹوٹے پھوٹے جملے بولتا ہے، کبھی کبھی وہ بے تکی، بے معنی سی باتیں کرتا ہے۔ کبھی بس ایسا ہی الفاظ بولتا رہتا ہے جن کا کوئی مطلب تو دور کی بات کوئی مناسب جملہ بھی نہیں بنتا۔ وہ

بولتے بولتے خاموش ہوجاتے ہیں اور گھنٹوں خاموش رہنے کے بعد ایسے باتیں کرتے ہیں کہ خاموش ہونے کا نام نہیں لیتے"

"ڈاکٹر صاحب میری بیٹی ٹھیک تو ہوجائے گی نا"

"ہاں بالکل اگر جیا نے چاہا تو انشااللہ یہ ٹھیک ہوجائے گی۔ جیا آپ کو ہمارا ساتھ دینا ہوگا اس بیماری سے نکلنے کے لیے، آپ کو جب بھی کچھ محسوس ہو آپ نے خود پر کنٹرول کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ہم آپ کی میڈیسن میں بھی کوئی ناغہ نہیں آنا چاہیے ورنہ سب شروع سے سٹارٹ کرنا پڑے گا"ڈاکٹر نے جیا کی طرف دیکھتے کہا تو اس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ دونوں باہر جائیں مجھے جیا سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے"اب کے اس نے جیا کی ماں اور بھائی کو دیکھ کر کہا تھا۔ دونوں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئے۔

"جیا میں یقین رکھوں کہ تم ہر بات مجھ سے ڈسکس کروگی۔ دیکھو میں تمہارا علاج اچھے سے نہیں کرپاؤں گی جب تک مجھے تمہاری بیماری کی وجہ معلوم نہیں ہوگی۔ اتنا تو میں جانتی ہوں تمہیں کوئی ذہنی پریشانی ہے۔ تم میرے ساتھ شئیر کرنا چاہوگی"جیا نے نظریں اٹھائی تھیں۔ آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھرا تھا۔

"میں جانتی ہوں کوئی بات ہے جو تمہیں اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔ جو تم کسی سے شئیر نہیں کر پائی اور اندر ہی اندر پلتا وہ ناسور اس بیماری کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ تم اپنے اندر کے غبار کو نکال باہر پھینکو تب ہی تم ٹھیک ہو پاؤ گی" اس نے جیا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہلکا سا دبایا تھا۔

"میں ایک لڑکے کو پسند کرتی تھی" اس نے دھیرے دھیرے بولنا شروع کیا۔

"بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ میں اس سے عشق کرتی تھی لیکن وہ لڑکا مجھے نہیں میری دوست کو پسند کرتا تھا۔ ہماری جب جب بات ہوتی تھی وہ اسکا ذکر ضرور کرتا تھا۔ مجھ سے اس کے متعلق بہت کچھ پوچھتا تھا اور پھر ایک دن مجھے معلوم ہوا کہ میری بیسٹ فرینڈ اور اسکا افئیر چل رہا ہے۔ اس دن مجھے یوں لگا میری دنیا ختم ہو گئی ہے۔ دوست بھی ہاتھ سے گئی اور محبت بھی۔ اور پھر کچھ بھی نارمل نہیں رہا۔ مجھے لگا تھا کہ میں غم سے پاگل ہو جاؤں گی لیکن میں بالکل نارمل رہتی تھی اور میرا نارمل رہنا ہی مجھے یہ احساس دلاتا تھا کہ میں ابنارمل ہوتی جا رہی ہوں۔ میں رونے کی کوشش کرتی تو مجھے رونا نہیں آتا تھا۔ ایسے جیسے میرا دماغ، میرے جذبات میرے قابو میں نہیں رہے تھے۔ وہ اپنی مرضی کرتے تھے" آنسوؤں سے بھیگے گالوں کو صاف کرنے کے لیے اس نے ہلکا سا وقفہ لیا۔ ڈاکٹر

نے پاس رکھے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر اسکی طرف بڑھایا۔ جیا نے وہ تھامتے پھر سے بولنا شروع کیا۔

"پھر ایک دم سے مجھے عجیب و غریب چیزیں نظر آنا شروع ہو گئیں۔ کبھی اپنے کمرے کی کھڑکی سے میں گارڈن میں دیکھتی تو وہاں مجھے بچے جھولا جھولتے اور کھیلتے نظر آتے جبکہ ہمارے گھر میں نا بچے ہیں نا کوئی جھولا۔ کبھی مجھے اپنے باتھروم میں چڑیا کا گھونسلا دکھائی دیتا، کبھی مجھے محسوس ہوتا جیسے میرے کمرے میں بہت سارے پالتو جانور ہیں لیکن جب میں کسی سے پوچھتی تو کوئی میری بات نہیں مانتا تھا۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ میرے ساتھ کچھ غلط ہے۔ میں نے سوچا امی بھائی کو اس بارے میں بتاؤں گیں لیکن "رونے کی وجہ سے بندھی ہچکیوں سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کیا۔

"لیکن کیا جیا؟"

"ایک دن ایک فیملی میرا رشتہ دیکھنے آئی تھی۔ انہوں نے مجھے پسند بھی کر لیا لیکن میری پھر یہی حالت ہوئی تو وہ مجھے پاگل کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔ پھر اس رشتے والی آنٹی نے یہ خبر ہر جگہ پھیلا دی اور میں پاگل کے لقب سے مشہور ہو گئی۔ اب کوئی بھی ہمارے گھر آتا ہے تو وہ مجھ سے دور دور رہتا ہے، سب کہتے ہیں کہ میں پاگل ہو چکی ہوں۔ جب کہ میں جانتی

www.urdunovelsmania.com

ہوں میں ٹھیک ہوں بس کبھی کبھی میرا دماغ اور جسم میرے کنٹرول میں نہیں رہتا لیکن لوگوں نے مجھے ہر جگہ مشہور کردیا ہے۔ میں اپنی بیماری کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں "آخر میں وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"جیا بیٹا حوصلے سے کام لو۔ تمہیں اس سب کا بہادری سے مقابلہ کرنا ہے "ڈاکٹر نے اسکا کندھا تھپتھپاتے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

"اب تم باہر جاؤ اور اپنے امی بھائی کو اندر بھیجو "پانی کا گلاس نیچے رکھتے جیا کمرے سے نکل گئی۔ کچھ دیر بعد کمال اپنی ماں کے ساتھ اندر آیا۔

"میں نے جیا کو سمجھایا انشا اللہ ہمیں بہت جلد پراگریس نظر آئے گی بس آپ کو ایک بات کا خیال رکھنا ہے"

"کون سی بات"

schizophrenia کے مریض کا دماغ چونکہ کبھی کبھار اس کے کنٹرول میں نہیں ہوتا اس لیے وہ suicidalthoughts کا شکار ہوسکتے ہیں۔ آپ سب کو جیا پر نظر رکھنی ہوگی کہ وہ خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لے"

کمال نے پریشانی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا۔ دونوں کے چہرے پر فکرمندی تھی۔

"فاطمہ۔۔۔۔۔فاطمہ "اقصیٰ اسکا نام پکارتے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔فاطمہ شاید واشروم میں تھی وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔وہ ابھی ابھی یونیورسٹی سے واپس آئی تھی اور سب سے پہلے بھاگتے ہوئے فاطمہ کے پاس آئی تھی۔

"کیا ہوا کیوں چلا رہی ہو"تولیے سے ہاتھ پونچھتے فاطمہ واشروم سے باہر آئی تھی۔

"یہ دیکھو"اقصیٰ نے اپنا فون فوراً سے اس کے سامنے کیا۔فاطمہ نے نا سمجھی سے سکرین کی طرف دیکھا لیکن غور کرنے پر اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"کچھ ماہ پہلے میں نے ایک لڑکی کے ساتھ تصویر اپلوڈ کی تھی اپنے اسی اکاؤنٹ پر لیکن سچ یہ تھا کہ میرا اس لڑکی سے کوئی افیئر نہیں تھا۔بلکہ ہماری کبھی اچھے سے بات بھی نہیں

ہوئی۔ میں نے بس ایک ایڈوینچر کیا تھا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرے اس ایڈونچر نے اس لڑکی کی زندگی تباہ کردی۔ میں اس لڑکی سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم یہ دیکھ رہی ہو تو مجھے معاف کردو"

فاران کے اکاؤنٹ پر ایک تصویر ڈلی ہوئی تھی جس پر یہ سب لکھا تھا۔ چہرے پر ہاتھ رکھے فاطمہ بے یقینی سے سب دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ ایک دم سے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ اقصی نے فوراً آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔

"فاطمہ"

"اقصیٰ یہ انسان اب کس چیز کی معافی مانگ رہا ہے۔ میری زندگی تباہ کرکے یہ کس چیز کی معافی مانگ رہا ہے" وہ چلائی تھی۔ آنسو زاروقطار آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ اس کے رونے کی آواز سن کر فرزانہ بیگم بھی کمرے میں آگئی۔

"کیا ہوا ہے فاطمہ کو" وہ پریشانی سے اسکے پاس بیٹھیں۔

"امی آپ اسے دیکھیں ذرا فصیح کی کال آرہی ہے" فون پر آتی کال کو دیکھتے وہ فاطمہ کو چھوڑتے کال پک کرتے ایک سائیڈ پر ہوئی۔

"اقصیٰ تم نے اس فاران کی پوسٹ دیکھی" فصیح فوراً سے بولا تھا۔

"ہاں میں نے دیکھا اور فاطمہ کو بھی دکھا دیا"

"فاطمہ کیسی ہے؟"

"کیسی ہو سکتی ہے" اقصیٰ نے ایک نظر روتی ہوئی فاطمہ کی طرف ڈالی۔

"میری بات کرواؤ اس سے"

"اقصیٰ تم مجھے بتانا پسند کروگی کیا ہوا ہے" فرزانہ بیگم نے غصے سے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا۔

"فصیح میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی امی کو سب بتا دوں"

"ٹھیک ہے میں کچھ دیر بعد کال کروں گا" وہ کال کاٹتی فرزانہ بیگم کے پاس آئی اور انہیں مختصراً سب بتانے لگی۔

"امی وہ اب مجھ سے کس چیز کی معافی مانگ رہا ہے۔ میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی بھی نہیں" اقصیٰ کے خاموش ہوتے فاطمہ نے کہا تھا۔ وہ بس روئے جا رہی تھی۔ فرزانہ بیگم اسے دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں۔

"اقصیٰ حیرم کو کال کرواسے بولو گھر آئے فوراً"

"جی امی"

اقصیٰ نے اسے کال ملائی جو فوراً سے ہی پک کر لی گئی تھی۔

"ہیلو حیرم بھائی"

"ڈاکٹر حیرم تو آپریشن تھیٹر میں ہیں" دوسری جانب سے کوئی انجان آواز ابھری تھی۔

"اچھا کب تک فارغ ہوں گے وہ"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا"

"چلیں ٹھیک ہے جب وہ فارغ ہوں انہیں بولیے گا مجھے کال کرلیں"

"امی حیرم بھائی آپریشن تھیٹر میں ہیں" اقصیٰ نے فرزانہ بیگم کو بتایا تھا

"فاطمہ بیٹا اٹھو بیڈ پر بیٹھو"

"فاطمہ یہ پانی پیو" اقصیٰ نے پانی سے بھرا گلاس اسکی طرف بڑھایا۔

"میں ٹھیک ہوں اب" اس نے پانی کا گھونٹ بھرتے گہرا سانس لے کر کہا۔ فرزانہ بیگم اور اقصیٰ نے ہمدردی سے اسکی طرف دیکھا تھا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"پلیز مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں"

"نہیں میں تمہارے پاس رہوں گی"

"اقصیٰ پلیز جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو کچھ دیر کے لیے"

اس نے بغیر اسکی جانب دیکھے چہرہ جھکائے کہا تھا۔ وہ دونوں ترحم بھری نظر اس پر ڈال کر خاموشی سے کمرے سے نکل گئیں۔ پیچھے وہ اپنے خیالات کے ساتھ خاموشی میں گھری رہ گئی۔

جیا اپنے بھائی اور ماں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو لاؤنج میں اسے اپنی کچھ رشتہ دار خواتین بیٹھی نظر آگئیں۔ انہیں دیکھ کر اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پڑا تھا۔ وہ بغیر انکی جانب متوجہ ہوئے فوراً سے کمرے کی طرف بھاگی۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ لگے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

کچھ دنوں پہلے بھی وہ خواتین ان کے گھر آئیں تھیں۔ جیا بھی لاؤنج میں بیٹھی ان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جب ایک دم انکے ساتھ آئے ایک بچے نے کسی چیز کی فرمائش کر دی۔

www.urdunovelsmania.com

"آؤ بیٹا میرے ساتھ کچن میں۔ میں دے دیتی ہو" جیا نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ بچا بھی اٹھ کر اسکی طرف آنے لگا تھا جب ایک دم سے اسکی ماں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔

"باجی برامت منائیے گا پر آپکی بیٹی پاگل ہو چکی ہے۔ ایویں اس نے میرے بیٹے کو کوئی نقصان پہنچا دیا پھر۔ جیا بیٹا جو لانا ہے یہی لادو" طنز کے بھرپور تیز چلاتے آخر میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ لاونج میں ایک دم سناٹا چھایا تھا۔ جیا سفید پڑتے چہرے کے ساتھ کچن میں چلی گئی۔

اب جو بھی انکے گھر آتا تھا اگر ان کے ساتھ بچے ہوتے تو وہ انہیں جیا کے پاس نہ آنے دیتے۔ جیا سب کے لیے اچھوت بن کر رہ گئی تھی۔ وہ لوگوں کے درمیان جانے سے گھبرانے لگی تھی۔ جب کسی ایسے انسان کو پاگل کہا جائے جس کا دماغی توازن ٹھیک نہ ہو تو اس کے پاس اتنی عقل و فہم نہیں ہوتی کہ اس بات پر غور کرسکے کہ کسے پاگل کہا گیا ہے۔ لیکن جیا وہ تو سب سمجھتی تھی۔ اسکا دماغی توازن ٹھیک تھا اور جب جب کوئی اسے پاگل کہتا وہ انگاروں پر لوٹتی تھی۔ اتنی شدید تکلیف اس کے وجود میں اٹھتی تھی کہ وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔

سوچوں کے دھارے سے اسے باہر فون کی رنگ ٹون لائی تھی۔ ہینڈ بیگ میں رکھا اسکا فون بج رہا تھا۔اس نے فون نکالا تو اسکی ایک کلاس فیلو کی کال تھی۔وہ کال یس کرتے بیڈ تک آئی اور بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا

"ہیلو اقصیٰ کیسی ہو"

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ"

"میں بھی ٹھیک ہوں تم نے فاران کی پوسٹ دیکھی" مقابل بہت پر جوشی سے بولی تھی۔ لیکن جیا کے دل میں اس کے نام پر ہی اتنی تکلیف اٹھی تھی جیسے کسی نے سینے میں خنجر گھونپ دیا ہو۔

"اقصیٰ اسکا فاطمہ کے ساتھ کوئی افیئر نہیں تھا۔اس نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے۔ رکو میں تمہیں تصویر بھیجتی ہوں" اس لڑکی نے خود ہی سے کال کاٹ دی۔ جیا نا سمجھی سے فون کو دیکھنے لگی۔ جیسے اسے سمجھ نا آرہا ہو اسنے کہا کیا ہے۔

نوٹیفیکشن کی آواز پر اس نے اس لڑکی کی طرف سے آنے والا میسج پڑھا۔اس کے چہرے پر کوئی جذبہ نہیں تھا۔وہ پھر سے اسی کنڈیشن کا شکار ہونے لگی تھی۔اسکا دماغ ان باتوں کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔وہ بار بار اسے پڑھتی تھی لیکن اسے ایک لفظ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیوار کی طرف دیکھا جہاں مختلف قسم کے پھول اسے

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کھلتے دکھائی دیے۔ پوری دیوار خوبصورت پھولوں سے بھر گئی۔ فون ایک طرف رکھتے وہ مسکرائی تھی۔ اور پھر اس دیوار کو دیکھتے دیکھتے سونے کے لیے لیٹ گئی۔ اس کا دماغ غنودگی کی طرف جا رہا تھا۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ ہر چیز سے فرار حاصل کرنے کے لیے آج یونیورسٹی آگئی تھی۔ سب کے کمرے سے جانے کے بعد وہ کافی دیر خاموشی سے کمرے میں بیٹھی آنسو بہاتی رہی پھر ایک دم اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہونے لگا۔ وہ کھلی ہوا کی غرض سے بالکونی میں آئی لیکن وہاں بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔ اس نے کمرے میں آکر الماری سے چادر نکلی اور سائیڈ ڈرار میں رکھا

وہ فون جو شادی کے بعد کی رات سے وہی پر رکھا تھا، اسے نکالتے وہ کمرے سے باہر آگئی۔ لاونج میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے باہر آئی اور ڈرائیور کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے خود گاڑی میں بیٹھ گئی۔ جانتی تھی اگر اکیلی جاتی تو حیرم اس پر غصہ کرتا اور اسکی ناراضگی مول لینے کا خطرہ وہ ہرگز نہیں لے سکتی تھی۔ ڈرائیور اسے یونیورسٹی کے گیٹ پر اتار کر واپس چلا گیا تھا۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے اور اس وقت گراؤنڈ میں سٹوڈنٹس کی تعداد کافی کم تھی۔ وہ اس وقت بینچ پر اکیلی بیٹھی گزرنے دنوں کو یاد کر رہی تھی جب ایک خوبصورت سی لڑکی اس کے پاس آکر بیٹھی۔ فاطمہ اس سے بے نیاز یونیورسٹی کے گراؤنڈ کو دیکھنے میں مصروف تھی جب اچانک اسے بغل میں بیٹھی لڑکی کی سسکیاں محسوس ہوئیں۔ فاطمہ نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا پہلے اسکا ارادہ یہاں سے اٹھ کر جانے کا تھا لیکن وہ لڑکی بہت بری طرح رو رہی تھی۔ اپنی فکر بھول کر فاطمہ پریشانی سے اسکے قریب ہوئی

"کیا ہوا آپ اس طرح کیوں رو رہی ہیں؟"

"وہ مجھے چھوڑ گیا وہ کہتا ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا میں اس کے قابل نہیں ہوں لیکن وہ یہ کیوں نہیں سمجھتا کہ میں اسکے بغیر کچھ نہیں" اس کی بات پر فاطمہ کے چہرے پر ناگواری پھیلی تھی۔۔۔۔ شدید ناگواری۔

اس نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگی اب کہ وہ بولی تو اسکی آواز سرد تھی۔۔۔ نہایت سرد

"تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اس لیے بھیجا تھا "لڑکی نے حیرت سے بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

"مطلب "

"مطلب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنے پیار سے بنایا۔۔۔ تمہاری ماں نے نو ماہ تمہیں اپنے پیٹ میں رکھا۔۔۔۔ تمہارے باپ نے ساری زندگی محنت کر کے تمہیں جوان کیا۔۔۔۔ اسی لیے کہ تم ایک دن یونیورسٹی کے بینچ پر بیٹھ کر ایک نا محرم کی محبت کو رو "فاطمہ کے الفاظ پر وہ لڑکی بالکل ساکت و جامد رہ گئی جیسے کوئی پتلا ہو۔ فاطمہ اب بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھی وہ سامنے گراؤنڈ میں نظر آتے اکا دکا اسٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے کبھی اپنی زندگی کا مقصد تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ کبھی محبت کے موضوع سے ہٹ کر سوچا ہے۔۔۔۔ کبھی تمہارے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مکمل انسان بنایا ہے تو کس وجہ سے بنایا ہے "فاطمہ نے گردن موڑ کر اسکی طرف دیکھا۔ اس لڑکی کے پاس فاطمہ کے سوالوں کا جواب نہیں تھا۔ اس نے محض نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں نا۔۔۔۔ کیونکہ تم لوگوں کا ذہن صرف محبت میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت ہے تو کچھ نہیں۔ ہماری ذہنیت ایسی ہوگئی ہے کہ ہم اگر بازار کوئی چیز خریدنے جاتے ہیں تو وہاں بھی ہمارے دماغ میں یہی چل رہا ہوتا کہ شاید اس بھیڑ میں ہمیں ہماری محبت مل جائے"

"لیکن اسلام نے تو کہا ہے زندگی کے مقاصد میں سے ایک شادی بھی ہے" اس لڑکی نے ایک جواز پیش کیا تھا

"اسلام نے شادی کو مقصد قرار دیا ہے ریلیشنشپ کو نہیں ہم ریلیشنشپ میں آتے ہیں پھر بریک اپ کروا کر ساری دنیا کے سامنے دکھی ہونے کا ڈرامہ کرتے ہیں۔ ہر محفل میں اس بریک اپ کا ذکر کر کے لوگوں کی ہمدردیاں وصول کرتے ہیں اور اس سے جانتی ہو کیا ہوتا ہے"

"اس سے ہمارا ضمیر مطمئن ہوتا ہے ہم خود کو تسلی دیتے ہیں کہ اگر میں کچھ کر نہیں پا رہا تو اسکی وجہ میرے بریک اپ کا ڈپریشن ہے ہم اپنی سستی کو اس ریلیشنشپ کے دکھ کا نام دیتے ہیں۔ جیسے دنیا میں بریک ہی واحد دکھ رہ گیا ہے" فاطمہ کا انداز تمسخرانہ تھا

"نا جانے دوسروں کے دلوں میں اپنے لیے ہمدردی دیکھ کر ہماری نوجوان نسل کو تسکین کیوں ملتی ہے۔ یہ تو وہ جذبہ ہے جسے قابل رحم لوگوں کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ ایسے

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

لوگ جو کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ کبھی تم نے سوچا ہے ان یتیم بچوں کے بارے میں جو ساری زندگی خاندان کے تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ وہ لڑکیاں جو اپنے ہی گھر کے لڑکوں کے ہاتھوں زیادتی کا شکار ہوتی ہیں وہ معذور لوگ جنہیں ساری زندگی لوگوں سے بس حقارت ملتی ہے وہ بھی ایسے ہمدردیاں نہیں بٹورتے جیسے ہمارے نوجوان بریک اپ کے بعد بٹورتے ہیں اور رہی بات ڈپریشن کی تو تم لوگ جانتے ہی کیا ہو ڈپریشن کے بارے میں"

"ہلکی سی اداسی کو ڈپریشن کا نام دے دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ذرا سا لائف میں کچھ ہو جائے تم لوگ ڈپریشن میں چلے جاتے ہو کیا اتنے ہی کمزور اعصاب کے مالک ہو تم لوگ "کچھ تھا فاطمہ کے اندر جو آج ابل ابل کر باہر آرہا تھا وہ لڑکی غور سے فاطمہ کی باتوں کو سن رہی تھی آنسو اب رک چکے تھے

"ہم اپنی خوشی دوسروں میں تلاش کرتے ہیں خود سے تو کوئی امید لگانا ہم نے چھوڑ ہی دی ہے ہم خود سے ہی مایوس ہو چکے ہیں کیوں آ گئی ہے ہم میں اتنی اداسی جبکہ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اللہ پر یقین رکھنے والا تو کبھی مایوس ہوتا ہی نہیں ایک مسلمان کے پاس سب سے قیمتی چیز اللہ کا ایمان اور امید ہی تو ہے "ایک جھنجھلاہٹ سی تھی فاطمہ کے چہرے پر۔ یہ الفاظ وہ اس لڑکی سے نہیں شاید خود سے کہہ رہی تھی۔ وہ تمام باتیں جنہیں وہ کچھ عرصے سے بھلا بیٹھی تھی ایک ایک کر کے اسے یاد آرہی تھیں۔

"کیونکہ ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا ہے جو ہمارا سکون تھی۔۔۔امید تھی۔اس پوری یونیورسٹی میں میں یقین سے کہ سکتی ہوں صرف دس یا بیس فیصد لوگ ہوں گے جو باقاعدہ نماز اور قرآن پڑھتے ہوں گے۔جب ہم نے سکون دینے والی ذات کو ہی خود سے دور کر دیا ہے تو ہمیں خاک سکون ملے گا" فاطمہ ایک دم غصے سے اٹھی اور آگے بڑھ گئی لیکن اس کے الفاظ پیچھے بیٹھی لڑکی میں بہت کچھ تبدیل کر گئے تھے۔فاطمہ تیزی سے چلتے یونیورسٹی کے گیٹ تک آئی۔اسے یاد آیا کہ اتنے عرصے سے وہ بھی اس سکون دینے والی ذات سے دور ہو گئی تھی۔کھلی ہوا اور یونیورسٹی کے ماحول نے اسکے ذہن پر کافی اچھا اثر کیا تھا۔وہ ایک دم سے خود کو ریلیکس محسوس کر رہی تھی۔اندر کا سارا غبار نکل گیا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا فون آن کیا اور حیرم کو کال کرنے لگی۔پہلی بیل پر ہی کال اٹھا لی گئی

"فاطمہ کہاں ہو تم امی کی کال آئی تم گھر پر نہیں ہو" وہ آگے پریشانی سے بولا تھا۔

"میں یونیورسٹی آئی تھی"

"تو فاطمہ بتا کر آنا چاہیے تھا نا ہم سب اتنے پریشان ہو گئے تھے۔میں ڈیوٹی چھوڑ کر تمہیں ڈھونڈنے نکل رہا تھا۔مجھے لگا تھا تم یہ فون بھی ساتھ نہیں لے کر گئی ہو گی"

"حیرم میں اب اتنی بھی لاپرواہ نہیں ہوں۔ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی اسے میں نے واپس بھیج دیا تھا۔اب آپ مجھے لینے آئیں" وہ آگے سے چڑی تھی۔حیرم اسکے انداز پر دھیرے

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania
www.urdunovelsmania.com

سے ہنس دیا تھا۔ اسے فاطمہ کا یہ لہجہ اچھا لگا تھا۔ اسے اپنی بیوی کا چڑنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ عجیب آدمی تھا۔

"اچھا تم رکو میں آتا ہوں دس منٹ تک" اور ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر تھا۔ فاطمہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"آپ نے کہا تھا آپ دس منٹ کے اندر اندر یہاں ہوں گے لیکن پورے پندرہ منٹ بعد آئے ہیں آپ"

" بیگم صاحبہ تھوڑی بہت اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ ویسے خیر ہے آج فل بیویوں والے موڈ میں ہو تم" حیرم نے ہنستے ہوئے ہلکا سا اسکی طرف جھک کر کہا تھا۔ وہ ابھی تک اوور آل پہنے ہوئے تھا۔

"آپ نے فاران کی پوسٹ دیکھی" اس کا لہجہ ایک دم سے سرد ہوا تھا۔

"مجھے دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں" حیرم کا لہجہ نارمل تھا

"کیوں"

"کیونکہ وہ میں نے ہی تو کی تھی" حیرم نے ہنستے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔ گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر رکی تھی۔

"کیا" فاطمہ کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"فاران کے اکاؤنٹ پر وہ پوسٹ میں نے ہی کی تھی"

"آپ نے کیسے کی" وہ حیرانگی سے بولی۔ اسے حیرم کی بات ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میرا ایک دوست ہے جبار۔۔۔ ایتھیکل ہیکر ہے وہ۔ ایک بہت بڑی مینیجمینٹ کمپنی میں جاب کرتا ہے۔ میں یہ کام تو شادی کے کچھ دنوں بعد ہی کروادینا چاہتا تھا لیکن جبار اپنی کمپنی کے کام میں بزی تھا۔ میں چاہتا تھا وہ ریلیکس ہو کر یہ کام کرے۔ اور جیسے ہی وہ فارغ ہوا اس نے سب سے پہلے میرا یہ کام کر دیا"

"مطلب آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ آپ نے فاران کا اکاؤنٹ ہیک کروایا تھا"

"اکاؤنٹ نہیں انکاونٹس"

"حیرم اگر اسے پتا چل گیا یہ سب آپ نے کیا ہے تو۔۔۔۔۔ وہ بہت پیسے والا انسان ہے آپ کو معلوم نہیں۔۔۔۔" وہ پریشانی سے بول رہی تھی جب حیرم نے اسکی بات کو بیچ میں ہی کاٹ دیا۔

www.urdunovelsmania.com

"میں نے کچی گوٹیاں نہیں کھیلی فاطمہ۔ جبار ایک بہت قابل انسان ہے وہ کوڈنگ میں ماہر ہے۔ اتنی بڑی کمپنی نے اسے فضول میں ہی ہائر نہیں کیا ہوا۔ اس نے پکا انتظام کیا ہے اگر فاران پتا لگوائے گا بھی تب بھی وہ ہم تک نہیں پہنچ پائے گا۔ جبار نے ایسی ٹیکنیکس استعمال کی ہیں کہ اس سب کے پیچھے کسی اور انسان کا نام آئے گا ہمارا نہیں"

"لیکن پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"ڈرنا چھوڑ دو فاطمہ۔ اگر میرے ساتھ ہوتے ہوئے بھی تم نے ڈرنا ہی ہے تو میرے ہونے کا فائدہ۔ میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ سر اٹھا کر چلو سر جھکا کر نہیں" اس نے فاطمہ کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔ فاطمہ چہرہ جھکا کر مسکرا دی۔

"میرے ساتھ لنچ کرنا پسند کرو گی" حیرم نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔ فاطمہ نے نظریں اٹھا کر سامنے نظر آتے ریسٹورنٹ کو دیکھا۔ یہ وہی ہوٹل تھا جہاں ایک بار پہلے بھی وہ آئے تھے اور وہ لڑکی فاطمہ کو پہچان گئی تھی۔

فاطمہ نے اثبات میں سر ہلاتے اپنا ہاتھ حیرم کے ہاتھ پر رکھا اور مسکرا دی۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اگلے دن کا سورج بہت خوبصورت طلوع ہوا تھا۔ چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے فاطمہ بالکونی میں کھڑی تھی۔ وہ ہلکے جامنی رنگ کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس تھی۔ شفون کا دوپٹہ کندھے سے لٹک رہا تھا۔ بھورے بال کو پیچھے ہلکا سا کلپ کیا گیا تھا۔ حیرم ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہاسپٹل کے لیے نکلا تھا۔ ناشتہ کر کے وہ بھی کمرے میں آگئ تھی۔ کل رات کو ہی سب گھر والوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ دو ہفتے بعد حیرم اور فاطمہ کا ریسیپشن کیا جائے گا۔ وہ رات کو دیر تک اقصیٰ اور فرزانہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہر چیز کی پلاننگ کرتی رہی تھی۔ سب کچھ ایک دم سے بہت اچھا لگنے لگا تھا۔ اس کے کانوں میں فون کی رنگ ٹون کی آواز پڑی تو وہ مسکراتے ہوئے کمرے میں آئی۔ جانتی تھی کس کا فون ہوگا۔ سکرین پر ابھرتے نام کو دیکھ کر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"Mygaurdian"

اس نے کال یس کی اور واپس بالکونی میں آگئ۔

"کیا کر رہی ہو؟" دوسری طرف سے حیرم کی محبت میں ڈوبی آواز گونجی۔ فاطمہ کے گال ایک دم سے سرخ ہوئے تھے۔

"چائے پی رہی تھی"

"اکیلے اکیلے" فاطمہ ہنسی تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"جی اکیلے اکیلے"

"بندہ شوہر کو روک ہی لیتا ہے کہ پہلے ساتھ چائے پیئیں گیں پھر آپ کام پر جائے گیں" اس کا انداز خفا سا تھا۔ فاطمہ مسکرائی۔

"آپ آئیں پھر ہم رات میں اکٹھے چائے پیئیں گیں"

"بالکونی میں کھڑے ہوکر" وہ فوراً سے بولا۔ فاطمہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"بالکل بالکونی میں کھڑے ہوکر" کچھ دیر کے لیے دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ فاطمہ ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کے گھونٹ بھرتی رہی جب حیرم کی گھمبیر آواز سنائی دی۔

"فاطمہ"

"ہمم"

"آئی لو یو" وہ ایک جذب کے عالم میں بولا۔ فاطمہ مسکراتے ہوئے سامنے آسمان کو دیکھتی رہی۔

"جواب تو دو"

"کیا جواب دوں"

"آئی لو یو ٹو بولو"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"پر مجھے تو آپ سے محبت نہیں ہوئی"اس کا انداز شرارتی تھا۔

"اچھا تو پھر جو ہوا ہے وہی بول دو"وہ بھی بضد تھا۔

"میں آپ کی قدر کرتی ہوں"

"اور"

"اور میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ مشکل وقت میں میرے ساتھ کھڑے ہوئے تھے"

"اور"

"اور یہ کہ آپ میری زندگی کے اہم ترین شخص ہیں"

"اور"

"اور یہ کہ حیرم میں آپ کو آئی لو یو تو نہیں بولوں گی"وہ جس طرح بولی تھی حیرم کا ایک زوردار قہقہہ گونجا تھا۔اسکی پرانی فاطمہ واپس آگئی تھی۔

"اچھا کچھ اور بول دو اچھا سا جو میرے سارے دن کو خوشگوار بنا دے"

"ایسا کیا بولوں"

"یہ تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے"

"حیرم مجھے ایسی افسانوی باتیں نہیں کرنی آتیں"وہ پریشانی سے بولی۔دوسری طرف حیرم دھیمے سے مسکرایا

"میں بولوں"

"ہمم"

"Evenwhenithurts,evenwhenit'shard,
evenwhenitjustallfallsapart.
IwillruntoyoubecauseIknowthatyouareloverofmy
soul,healerofmyscars.MybelovedFatima.....You
steadymyheart"

وہ دم سادھے اس کی مسحور کن آواز کو اپنی سماعتوں میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔ آہھہ۔۔۔۔۔ کوئی اسے بتا تا وہ کتنا خوبصورت بولتا ہے۔ کوئی اسے بتا تا کہ اس کے ان الفاظ نے فاطمہ پر جادو کر دیا تھا۔

"کیسا لگا" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا اور وہ ابھی تک ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی تھی۔

"بہت اچھا"

"میں امید رکھوں کہ کبھی زندگی میں ایسا کچھ تم مجھ سے بھی کہو گی" اور وہ ہنس دی۔۔۔ زور سے۔ اتنی زور سے کہ ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پر وہ آنسو ہنسنے کی وجہ سے نہیں چاہے جانے کی خوشی کی وجہ سے آئے تھے۔ وہ خوشی۔۔ وہ احساس جو اسے صرف حیرم نے دیا تھا۔

"شاید پر ابھی میں کچھ کہہ نہیں سکتی"

"مجھے انتظار رہے گا اس دن کا"

اقصیٰ اپنے کمرے میں بیٹھی یونیورسٹی کے کسی پراجیکٹ پر کام کررہی تھی۔ شام کے چار بج رہے تھے جب ایک دم اس کے فون پر کال آنے لگی۔ اس نے سکرین کی طرف دیکھا توسامنے ابھرتے نمبر کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔ اس نے غصے سے کال ڈسکنکٹ کردی۔ لیکن فون پھر سے بجنے لگا۔ اب کہ اس نے ہاتھ میں پکڑا پین سختی سے پٹخا اور کال یس کرتے فون کان سے لگایا۔

www.urdunovelsmania.com

"کیا تکلیف ہے تمہیں۔ابھی بھی تمہاری۔۔۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھی لیکن دوسری طرف سے کہی جانی والی بات پر وہ فوراً بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوئی۔

"آپ ہولڈ کریں میں کرواتی ہوں بات"تیزی سے چپل پاؤں میں اڑستے وہ فاطمہ کے کمرے کی طرف بھاگی۔فاطمہ کمرے میں نہیں تھی۔وہ فوراً سے نیچے آئی تو وہ کچن میں اسے فرزانہ بیگم کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔

"فاطمہ بات سننا"اقصیٰ نے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود ایک طرف ہوگئی۔

"جیا کی امی کی کال ہے۔کافی پریشان لگ رہی ہیں۔بات کرلو"فاطمہ نے اپنا نمبر چینج کرلیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اقصیٰ کو کال کی تھی۔اقصیٰ نے اسے فون پکڑایا تو فاطمہ نے فوراً کان سے لگالیا۔دوسری طرف سے ناجانے کیا کہا گیا تھا فاطمہ کا چہرہ سفید پڑنے لگا۔

"میں آتی ہوں آنٹی آپ فکر مت کریں میں آرہی ہوں"اس نے کال کاٹتے فون اقصیٰ کو پکڑایا اور اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

"کیا کہہ رہی تھیں؟"

"مجھے جانا ہوگا اقصیٰ"

"پر کہاں"

"جیا کے گھر"

www.urdunovelsmania.com

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی"

"نہیں تم گھر پر رکو۔ تمہاری اسائمنٹ ہے ایویں میری وجہ سے ٹائم ضائع ہوگا تمہارا" الماری سے چادر نکال کر اس نے اپنے گرد لپٹی اور ٹیبل پر رکھا فون اٹھایا۔

"پر فاطمہ"

"پر ور کچھ نہیں۔ میں جا رہی ہوں کچھ دیر تک آجاؤں گی"

وہ خاموشی سے باہر آئی اور ڈرائیور کو جیا کے گھر جانے کا کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ جیا کے گھر کے باہر تھی۔ دروازہ کھلا تھا وہ اندر آئی تو سامنے ہی لاؤنج میں جیا کی ماں اور بھابھی بیٹھی تھیں۔

"فاطمہ "اسے دیکھتے وہ فوراً سے اسکی طرف آئیں۔ انہیں وہ پل یاد آیا تھا جب انہوں نے جیا کو فاطمہ سے ہر تعلق ختم کرنے کو کہا تھا۔ آج انہوں نے خود کال کر کے اسے گھر بلایا تھا۔

"فاطمہ جیا کو دیکھو وہ دروازہ نہیں کھول رہی۔ وہ صرف تمہیں بلا رہی ہے۔ وہ بیمار ہے ڈاکٹر نے کہا ہے وہ خود کو نقصان پہنچا سکتی ہے تم جاؤ وہ خود کو کچھ کر لے گی۔ کمال کو فون کیا پر اسے آنے میں دیر ہو جائے گی" جیا کی ماں روتے ہوئے اسکی منت کر رہی تھیں۔

www.urdunovelsmania.com

"آنٹی آپ ٹینشن مت لیں میں جاتی ہوں" انہیں تسلی دیتی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی طرف آئی۔ جیا کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اس نے دھیرے سے دروازہ بجایا اور اسے پکارا

"جیا۔۔۔جیا دروازہ کھولو۔ میں فاطمہ ہوں" اس کے کہنے کی دیر تھی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔ جیا سامنے کھڑی تھی۔ بکھرے بال، آنسوؤں سے بھیگا چہرہ، سرخ آنکھیں۔ وہ پہلے کی نسبت کافی کمزور ہوگئ تھی۔ جیا آنکھیں پھاڑے یک ٹک فاطمہ کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے اسے اپنے سامنے دیکھ کر یقین نا آیا ہو۔ فاطمہ خاموشی سے اندر آگئ۔ کمرہ نفاست سے سیٹ تھا لیکن ایک چیز جسے دیکھ کر اس کے قدم تھمے تھے وہ سامنے بیڈ پر رکھی پسٹل تھی۔ اس نے پیچھے مڑ کر حیرانی سے جیا کو دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے بیڈ پر پڑی پسٹل کی طرف اشارہ کیا۔

"تمھیں نظر نہیں آرہا" وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔

"پر یہ یہاں کیا کر رہی ہو"

"میں لائی تھی"

"کہاں سے"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"بھائی کے کمرے سے رات کو۔۔۔۔ بیٹھو گی نہیں اتنی دیر بعد آئی ہو"اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔فاطمہ خاموشی سے وہاں جا کر بیٹھ گئی۔کچھ دیر انکے درمیان خاموشی رہی پھر جیا نے بولنا شروع کیا

"معاف کر سکتی ہو مجھے"

"شاید"فاطمہ کا انداز نارمل تھا۔جیا نے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔فاطمہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ سامنے رکھی پسٹل کو دیکھ رہی تھی۔

"اگر میں کہوں مجھے معاف کر دو پھر بھی نہیں کرو گی"

"کوشش کر سکتی ہوں پر کچھ کہہ نہیں سکتی"

"ہم دوبارہ دوست نہیں بن سکتے کیا"

"نہیں"

"کیوں"جیا کی آواز کانپی تھی۔

"آزمائے ہوئے کو آزمانا بیوقوفی ہوتی ہے"

"تم اتنی سخت دل تو نہیں تھی"

"پر اب ہو گئی ہوں"

"میرے لیے بھی"

"ہاں"

"میں ایسا کیا کروں کہ تم مجھے معاف کردو"

"میں نہیں جانتی۔ تمہارا کام معافی مانگنا تھا تم نے مانگ لی میرا کام معاف کرنا ہے اس بات کا فیصلہ میں کروں گی" وہ اب بھی جیا کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ جیا کے تاثرات ایک دم سے عجیب ہوئے تھے۔ وہ اٹھی تھی اور بیڈ پر رکھا وہ پسٹل اٹھا لیا۔ فاطمہ دہل کر اٹھی تھی۔ لیکن جیا اس کے سامنے آئی اسکے دونوں ہاتھوں میں پسٹل پکڑا کر انہیں اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیا اور پسٹل کی نال اپنے ماتھے پر رکھ دی۔ فاطمہ شاک کی کیفیت میں یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"مجھے ماردو"

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے"

"میں نے کہا مجھے ماردو"

"اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں پر یہ ڈرامہ بند کرو" فاطمہ بے زاری سے بولی

"تم اب مجھے معاف کر بھی دو تب بھی یہ ڈرامہ نہیں رکے گا"

"تم پاگل ہوگئی ہو"

"ہاں وہی تو ہوگئی ہوں" وہ ہنسی تھی۔ فاطمہ نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"اسے نیچے کرو"

"نہیں جب تک گولی میرے جسم کے آرپار نہیں ہوگی یہ پسٹل یہاں سے نہیں ہٹے گی"اس کی سنجیدگی پر فاطمہ کا دل ایک پل کو کانپا تھا۔وہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی فاطمہ کے دل میں اس کے لیے نرم گوشہ تھا۔وہ اسکی بچپن کی دوست تھی۔وہ کبھی نہیں چاہے گی کہ وہ خود کو کوئی نقصان پہنچائے

"جیا ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں"

"نہیں فاطمہ بیٹھ کر بات کرنے والا وقت گزر گیا"

"تم کیوں کر رہی ہوں یہ سب"

"کیونکہ میں پاگل ہو چکی ہوں۔سب کہتے ہیں میں پاگل ہو گئی ہوں۔اور شاید میں ہو بھی گئی ہوں۔اور ایک پاگل تو کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔کچھ بھی"

"دیکھو جیا۔۔۔۔۔"

"تمہاری کوئی بھی نصیحت مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔میں ذہنی مریضہ بن چکی ہوں۔پوری دنیا میں اب مجھے کوئی قبول نہیں کرے گا۔سب کے لیے اچھوت ہوں۔کوئی اپنے بچوں کو بھی میرے پاس نہیں آنے دیتا تو اچھا نہیں کہ میں مر جاؤں"

"کیا بول رہی ہو تم کون سی بیماری"فاطمہ حیرانگی سے بولی۔

"تم کچھ نہیں جانتی فاطمہ۔ میں بیمار ہوں بہت زیادہ، تم پر وہ سب الزامات لگانے کی سزا بھگت رہی ہوں۔ جس طرح میں نے تمہیں ذلیل کیا تھا میری بیماری نے مجھے ذلیل کر دیا۔ اب بہتر یہی ہے کہ تمہارے ہاتھوں سے میں اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کروں" فاطمہ شل سی کھڑی اسکی باتیں سن رہی تھی۔ جیا کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا تھا اور اسے کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔ اس کے ہڈیوں جیسے کمزور وجود کی وجہ اسے اب سمجھ آئی تھی۔ کسی نے دروازہ بجایا تھا۔ فاطمہ نے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جیا کے بھائی کے چلانے کی آواز آرہی تھی۔ جیا کی بھابھی نے شاید اسے بلا لیا تھا۔

"فاطمہ یہ دروازہ کھولو میرے ڈرار سے پسٹل غائب ہے۔ جیا خود کو یا تمہیں کوئی نقصان پہنچا دے گی۔ وہ ذہنی طور پر نارمل نہیں" فاطمہ نے واپس جیا کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ فاطمہ دروازہ کھولنے کے لیے مڑی جب جیا نے اسکے ہاتھوں کو سختی سے پکڑ لیا۔ فاطمہ کے ہاتھوں میں پسٹل تھی اور جیا کے ہاتھوں میں دبے پسٹل کی نال جیا کے سر پر۔

"تم نے دروازہ کیوں بند کیا اسے کھولو" اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔ دل کانپا تھا اور آنکھوں میں آنسو آئے تھی۔ اسے اس لمحے جیا پر بہت ترس آیا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"گولی چلاؤ فاطمہ "وہ زور سے چلائی۔ پسٹل تھامے فاطمہ کا ہاتھ کانپا تھا۔ وہ دونوں اس وقت کمرے کے وسط میں کھڑی تھیں۔ دروازہ اب بھی زور سے بج رہا تھا۔۔۔اب کوئی اس پر ٹھوکریں برسا رہا تھا۔ جیا کی ماں کی مسلسل رونے کی آواز آرہی تھی۔

"مت کرو پلیز" فاطمہ نے روتے ہوئے منت کی تھی۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا تھا۔

"میں اسی لائق ہوں فاطمہ۔ مجھے زندہ رہنے کا حق نہیں۔ تم تو میری دوست ہو نا میرے لیے آسانی پیدا کردو۔ گولی چلا دو"

فاطمہ نے نفی میں سر ہلاتے چند قدم پیچھے لیے۔ وہ کیسے اپنی ہی دوست پر گولی چلا سکتی تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ جیا نے سختی سے پکڑے تھے۔ وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

"میری بیماری نے مجھے رسوا کردیا۔ خدا کے لیے فاطمہ گولی چلا دو"

"مت کرو پلیز"

"Fatimashootme"

اب کی بار پسٹل اپنے ماتھے پر رکھتے وہ چلائی تھی۔ اس کی سرخ انگارہ آنکھوں کو دیکھ کر فاطمہ کا ہاتھ لرزا تھا۔ آنسوؤں سے بھیگا اسکا چہرہ وحشت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ آنکھوں کو بند کرکے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"آنکھیں کھولو پلیز مجھے تمہاری بند آنکھوں سے خوف آرہا ہے" فاطمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ عجیب بے بسی سی کیفیت تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔ کیسے جیا کو یہ سب کرنے سے روکے۔ پسٹل ہنوز اس کے ماتھے پر ٹکی تھی۔

"مجھے ماردو فاطمہ۔ میں نے تمہاری زندگی تباہ کردی۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں اپنا بدلہ لے لو۔ میں نے تمہیں اپنا خون معاف کیا"

ایک دم سے دروازہ کھلا تھا۔ کوئی اندر داخل ہوتے ہی زور سے چلایا تھا۔ فاطمہ نے خوفزدہ ہوتے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا لیکن اچانک سے فائر کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"جیا" کمال چلاتا ہوا اسکی طرف بڑھا۔ فاطمہ شل سی کھڑی تھی۔۔۔ سانس روکے۔ پسٹل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور بیڈ کے پاس پڑی تھی۔ اس نے جیا کی طرف دیکھا پھر سامنے دیوار کی طرف جہاں گولی کا نشان تھا۔

کمال جب دروازے کا لاک کھول کر اندر آیا تھا تب وہ ایک دم سے پیچھے مڑی تھی۔ ٹریگر دبا تھا، گولی چلی تھی پر نشانہ چوک گیا تھا۔ فاطمہ کے ہاتھ نے زوردار جھٹکہ کھایا تھا جس کی وجہ سے نال کا رخ دیوار کی طرف ہوگیا تھا۔ جیا زمین پر بیٹھی ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی۔ کمال اور اسکی ماں اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

فاطمہ نے صوفے پر رکھا اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگی۔ اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

"گھر چلیں" باہر کھڑی گاڑی میں بیٹھتے اس نے ڈرائیور سے کہا تھا۔ وہ مسلسل جیا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"میں نے تم سب کو معاف کیا" گہری سانس لیتے اس نے سرگوشی میں کہا۔ ایک بہت بڑا پتھر اسے اپنے سینے سے سرکتا محسوس ہوا تھا۔

"آپ نے کچھ کہا" ڈرائیور نے مڑ کر اس سے پوچھا تھا۔

"نہیں" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ وہ خود کو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

دو ماہ بعد۔۔۔۔۔۔

فاطمہ بستر پر کمبل اوڑھے لیٹے تھے۔ نومبر کا مہینہ اپنے آخری مراحل میں تھا اور موسم تبدیل ہونے کی وجہ سے اسکی طبیعت صبح سے کافی خراب تھی۔ اس وقت بھی اسکی ناک زکام سے سرخ پڑ رہی رھی اور کھانس کھانس کر گلا بیٹھ گیا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور حیرم ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اندر آیا تھا۔ وہ فاطمہ کی طبیعت کی وجہ سے آج ہاسپٹل سے جلدی آگیا تھا۔

"چلو اٹھو شاباش یہ پیو" ہاتھ میں پکڑے چمچ میں اس نے سرخ رنگ کا ایک شربت انڈیلا اور اسکی طرف بڑھایا۔

"حیرم مجھے نہیں پینا یہ اتنا کڑوا ہے" اس کی آواز بھاری تھی اور وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔

"فاطمہ تنگ نہیں کرو مجھے اٹھو"

"مجھے نہیں پینا یہ مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں۔ کل سے گھر کے ٹوٹکے کر رہے ہیں مجھ پر" اس نے چڑچڑے پن سے کہتے کمبل سر تک اوڑھ لیا۔ حیرم نے گہری سانس لے کر اسکی طرف دیکھا۔ بیماری میں وہ کافی چڑچڑی ہو جاتی تھی۔

"فاطمہ تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے میں ڈاکٹر ہی ہوں"

www.urdunovelsmania.com

"لیکن آپ کو صحیح سے علاج کرنا نہیں آرہا۔مجھے کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں "اس نے فوراً چہرے سے کمبل ہٹایا تھا۔

"اس پورے شہر میں تو تمہیں مجھ سے اچھا ڈاکٹر نہیں ملے گا اور آرام کہاں سے آئے گا جو بھی میڈیسن میں تمہیں دیتا ہوں تم آگے سے منہ ہی بناتی ہو بس "

"حیرم مجھے نہیں پینی یہ "

"تم پی رہی ہو یاں میں اپنے طریقے سے پلاؤں "

"میں نہیں پیوں گی، نہیں پیوں گی "وہ ضدی ہوئی تھی۔حیرم نے آگے جھک کر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا اور چمچ اسکے منہ سے لگا لیا۔فاطمہ نے ہونٹوں کو سختی سے آپس میں بند کر لیا۔

"فاطمہ منہ کھولو "پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے پھر میں نے جو شاپنگ پر لے جانے کا وعدہ کیا تھا سنڈے کو اسے بھول جاؤ "

"میں اقصیٰ ساتھ۔۔۔۔ "یہاں اس نے منہ کھولا تھا اور وہاں حیرم نے چمچ اسکے منہ میں گھسا دیا۔

"باہر نا آئے یہ "اسے منہ بگاڑتے دیکھ کر حیرم نے سختی سے کہا تھا۔فاطمہ نے اسے گھورتے وہ کڑوا شربت ہلک سے اتارا تھا۔اس کے تاثرات دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔شربت کی شیشی سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ اپنا آئی پیڈ لے کر بیڈ کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"اللہ کسی کو ڈاکٹر شوہر نا دے "اس کی بڑبڑاہٹ حیرم کے کانوں تک باخوبی پہنچ گئی تھی لیکن اس نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔وہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھا جب کمبل میں ہی فاطمہ نے اپنی دونوں ٹانگیں اس کی ٹانگوں پر رکھ دیں۔

"فاطمہ نہیں کرو"وہ مصروف سا بولا تھا۔اب کے فاطمہ مسکرائی اور زوردار ٹانگ اس کی کمر میں ماری۔

آئی پیڈ حیرم کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا تھا۔وہ کراہا اور گھور کر اسکی طرف دیکھا۔فاطمہ کندھے اچکا کر مسکرادی۔وہ واپس سے اپنے کان میں مصروف ہوگیا جب فاطمہ نے اسے ایک اور لات ماری۔

"کیا کررہی ہو؟"

"یہ مجھے زبردستی شربت پلانے کی سزا ہے"

www.urdunovelsmania.com

"تمہاری صحت کی وجہ سے پلایا ہے ورنہ یہ جو ذرا سی آواز نکل رہی ہو وہ بھی نہیں نکلنی تھی "لیکن فاطمہ نے اسکی بات پر کوئی رد عمل نا دیتے ایک اور ٹانگ ماری۔ اب کہ حیرم نے آئی پیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اسکی دونوں ٹانگوں کو جکڑ کر اوپر بیٹھ گیا۔

"آہھہ۔۔۔۔ حیرم نیچے اتریں" وہ کراہی تھی۔

"اب کرو گی"

"ہاں کرو گی"

"پھر میں بھی نہیں اتروں گا"

"حیرم اتریں اتنا وزن ہے آپکا۔۔۔۔۔۔ میری ٹانگ" وہ چلائی تھی۔ حیرم ہنستے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

"ابھی تو میں نے پورا وزن ڈالا ہی نہیں تھا"

"سانڈ نہ ہو تو"

"کیا کہا تم نے" وہ جو واپس آئی پیڈ اٹھا رہا تھا پھر سے اسکی طرف گھوما۔

"میں نے کہا آپ پورے سانڈ ہیں"

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"رکو ابھی بتاتا ہوں تمہیں" حیرم نے آگے بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو جکڑا اور اسے گدگدی کرنے لگا۔ فاطمہ کے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔ جس کے ساتھ حیرم کا قہقہہ بھی شامل ہو گیا۔

"آئی لو یو" اس نے جھک کر فاطمہ کے کان میں سرگوشی کی۔

"آئی لو یو ٹو" اس کے گردن کے گرد باہوں کے حصار بناتے فاطمہ نے بند ہوتی آواز میں کہا تھا۔ حیرم اسکی بات پر مسکرایا اور جھک کر اسکے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی۔

فاطمہ اور حیرم کی کہانی اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی اور رہی بات جیا کی تو وقت کے ساتھ ساتھ اسکی حالت میں بہتری آرہی تھی۔ امید تھی کہ وہ جلد ہی اس بیماری سے چھٹکارا پا لے گی۔ فاطمہ کا آج بھی اس سے رابطہ نا ہونے کے برابر تھا لیکن وہ جیا کو بتا چکی تھی کہ اس نے اسے معاف کر دیا ہے۔

ختم شد

www.urdunovelsmania.com